

18.22

# گناہ گار اور رحمت پروردگار

ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔ کراچی پاکستان



گناہگار  
اور  
رحمت پروردگار

ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر



ضمیمہ قرآن پبلی کیشنز  
لاہور-کراچی-پاکستان

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

84961	گناہ گار اور رحمت پروردگار	نام کتاب
	عاجز ادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر	مصنف
	اپریل 2007ء	تاریخ اشاعت
	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور	ناشر
	ایک ہزار	تعداد
	12 477	کمپیوٹر کوڈ
	- روپے	قیمت

ملنے کے تھے

## ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:- 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7247350-7225085

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-2212011-2630411۔ فیکس:- 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

## فہرست مضامین

49	التجائے اکبردارٹی	5	آغاز
49	التجائے شاعر اردو	7	مقام خائفین و تائبین
49	التجائے امیر	7	قرآن کی روشنی میں
50	التجائے عزیز حاصل پوری	15	حدیث کی روشنی میں
50	التجائے حاصل مراد آبادی	30	پچی توبہ
50	التجائے حالی	32	وسیلہ مصطفیٰ ﷺ
50	التجائے ترمذی	35	محبوبان خدا اور وسیلہ مصطفیٰ
51	حکایات تائبین	36	التجائے اعرابی
51	سو آدمیوں کے قاتل کی توبہ	37	التجائے امام زین العابدین
53	چالیس سال کے گنہگار کی توبہ	37	التجائے امام اعظم
54	سیاہ کار اسرائیلی کی توبہ	39	التجائے مخدوم ہاشم ٹھٹھوی
55	گنہگار اسرائیلی کی توبہ	39	التجائے خواجہ محمد سعید
55	ایک نطام کار کی توبہ	41	التجائے بوعیری
56	چور کی توبہ	41	التجائے شاہ ولی اللہ
57	حضرت ثعلبہ کی توبہ	42	التجائے جامی
60	مالک الروسی کی توبہ	43	التجائے حاجی امداد اللہ
60	کعب بن مالک کی توبہ	44	التجائے محبت صادق
67	ماعز اور ایک زانیہ کی توبہ	44	التجائے حافظ شیرازی
70	ہبار بن اسود کی توبہ	44	التجائے قدسی
71	عبداللہ بن مرزوق کی توبہ	45	التجائے شیخ سعدی
72	ہارون الرشید کی توبہ	46	التجائے مولانا احمد رضا خان
72	مامون الرشید کی توبہ	47	التجائے مولانا حسن رضا خان
82	حضرت عمر فاروق کی توبہ	48	التجائے مولانا نعیم الدین مراد آبادی
84	پیر چنگلی کی توبہ	48	التجائے بیکل

109	علامہ مہمانی کی مناجات	86	دینار عیار کی توبہ
111	عبد القادر جیلانی کی عربی مناجات	88	کوفہ کے باشندے کی توبہ
112	شیخ عبد القادر جیلانی کی فارسی مناجات	89	فضیل بن عیاض کی توبہ
113	ایک عاشق رسول کی مناجات	90	بادشاہ کے مصاحب کی توبہ
114	مولانا روم کی مناجات	91	مناجاتیں
115	حضرت جنید بغدادی کی مناجات	92	حضرت آدم علیہ السلام کی مناجات
116	حضرت شمس تبریز کی مناجات	92	حضرت نوح علیہ السلام کی مناجات
117	خواجہ فرید الدین عطار کی مناجات	92	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مناجات
118	شیخ سعدی کی مناجات	92	حضرت داؤد علیہ السلام کی مناجات
119	شاہ نقشبند کی مناجات	93	حضرت یونس علیہ السلام کی مناجات
120	حضرت مولانا جامی کی مناجات	93	حضرت ایوب علیہ السلام کی مناجات
120	ایام احمد رضا خان کی اردو مناجات	93	حضرت زکریا علیہ السلام کی مناجات
122	مولانا حسن رضا کی مناجات	93	حضرت محمد ﷺ کی مناجات
123	بیدم وارثی کی مناجات	98	حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی مناجات
123	ایک اردو شاعر کی مناجات	100	امام زین العابدین کی مناجات
124	حاجی امداد اللہ کی مناجات	101	امام جعفر صادق کی مناجات
124	علامہ اقبال کی مناجات	102	شیخ شرجی یمنی کی مناجات
125	جگر مراد آبادی کی مناجات	103	امام سہلی کی مناجات
125	ایک شاعر کی مناجات	105	ابوالفضل البکری کی مناجات
125	امیر مینائی کی مناجات		دوزخ کی آگ سے ڈرنے والے
126	داغ دہلوی کی مناجات	105	کی مناجات
126	ذوق کی مناجات	105	جلال الدین سیوطی کی مناجات
126	اکبر الہ آبادی کی مناجات	107	ایک مقبول خدا کی مناجات
126	محمود کی مناجات	107	علامہ بوسیری کی مناجات
127	بیدل کی مناجات	108	علامہ ابوالقاسم زحشری کی مناجات
127	اکبر وارثی کی مناجات	108	حضرت رابعہ بصری کی مناجات
		108	بعض عابدین کی مناجات

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”احتساب“ ایک ایسی چیز ہے کہ اس کے نام سے بھی بڑے بڑے سوراخوں کے پتے پالی ہو جاتے ہیں۔ خواہ کوئی غریب ہو یا امیر، فقیر ہو یا بادشاہ اگر اس سے کوئی جرم سرزد ہو گیا اور وہ احتساب کے شکنجے میں آ گیا تو اس کے پسینے چھوٹ جاتے ہیں اور بعض تو ایسے ہوتے ہیں کہ اس احتساب کے خوف سے ان کا ہارٹ تک فیل ہو جاتا ہے اور بعض ایسے ہوتے ہیں جو خودکشی کر کے اس خوف سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اے انسان! ذرا غور تو کر یہ تو دنیا کا ایک معمولی سا احتساب ہے جہاں دس جانے والے دلا سہ حوصلہ اور تسلی دینے والے بھی ہوتے ہیں دس سفارشی بھی نکل آتے ہیں کچھ نہ کچھ لے دے کے بھی کبھی جان چھڑالی جاتی ہے۔ لیکن آخرت کا احتساب وہ عظیم اور خوفناک احتساب ہو گا جہاں نہ لے دے کے جان چھوٹے گی، نہ جھوٹی گواہیوں سے کام چلے گا۔ نہ عزیز رشتہ دار کام آئینگے نہ دوست اور جگری یار مدد کو آئیں گے نہ کسی ایم پی اے، ایم این اے کی سفارش چلے گی نہ کسی بڑے دنیاوی حاکم سے تعلق اور رشتہ داری کام آئے گی قبر کی تاریک کالی کوٹھری میں جب عذاب کے فرشتے تجھ پر آگ کے کوڑے برسارے ہونگے تو تیری چیخ و پکار اور فریاد کو نہ کوئی تیرا ساتھی سننے والا ہو گا اور نہ کوئی اس وقت تیرا حامی اور تیرا مدد کرنے والا ہو گا۔ پھر میدان حشر میں جب تیری بد اعمالیوں اور تیری سیاہ کاریوں کی ایک لمبی فہرست تیرے ہاتھ میں تھمائی جائے گی اس وقت بھی تیری کسمپرسی کا یہ عالم ہو گا کہ نہ ان جرائم سے انکار کرتے بن پڑے گی کیونکہ خود تیرے ہاتھ پیر آنکھیں اور کان تیرے ان جرائم کی اس وقت گواہی دے رہے ہوں گے۔ نہ اس وقت کوئی تیرا جگری یار اور دوست تیری مدد کو آئے گا۔ کیونکہ **أَلَا خَلَاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ** (الزحرف ۶۷) گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہونگے۔ نہ تیرے بیوی بچے نہ تیرے

عزیز واقارب اس وقت تیرے کوئی کام آئیں گے کیونکہ اس دن تو بھائی اپنے سگے بھائی سے ماں اپنے بیٹے سے، بیٹا اپنے باپ سے بھاگ رہا ہوگا۔ **يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۗ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۗ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ۗ** (عبس) اس دن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اپنے بچوں سے نہ اس وقت کسی دنیاوی جاہ و منصب رکھنے والے کی سفارش سے کام بنے گا۔ **”فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشُّفْعَانِ ۗ“** (المدثر) بس انہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی نہ تیری کار کوشی، بنگلے، جائیدادیں اور مال و دولت تجھے اس سخت احتساب سے بچا سکیں گے **يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ۗ** (الشعراء) جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے اور مجرم ثابت ہونے پر جب دوزخ کے ہیبت ناک فرشتے تجھے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے دوزخ کی طرف لے کے جا رہے ہوں گے اس وقت تجھے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔ **كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنْتَهُوا لَنَنْفَعُنَّ بِالْأَنْصِيَةِ ۗ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۗ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ۗ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۗ** (علق) خبردار، اگر وہ باز نہ آئے تو ہم ضرور گھسیٹیں گے اس کے پیشانی کے بالوں سے وہ پیشانی جو جھوٹی خطا کار ہے پس وہ بلائے اپنے ہم نشینوں کو ہم بھی جہنم کے فرشتوں کو بلائیں گے۔ اس وقت تو کہے گا ہائے میرا مال و دولت میرا رعب دبدبہ آج میرے کچھ کام نہ آیا کاش میرا حساب ہی نہ ہوتا کاش مجھ پر موت ہی آجاتی **وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِشَاطِلٍ ۗ فَيَقُولُ يَلَيْتَنِ لِمَ أُوتِيَ كِتَابِيَةَ ۗ وَلَمْ أَدِرْ مَا حَسَابِيَةَ ۗ يَلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۗ مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَةَ ۗ هَلْكَ عَنِّي سُلْطَانِيَةَ ۗ خُدُوهُ فَعُلُوهُ ۗ لَنُحْمَ إِلَهُكُمْ صَلُوهُ ۗ لَمْ يَلْمِ فِي سُلْطَانِهِ ذُرْعَهَا سَبْعُونَ ذِرْعًا فَأَسْلَمَتْهُ ۗ** (الحاقة) اور جس کو دیا جائے گا اس کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں وہ کہے گا کہ اے کاش مجھے نہ دیا جاتا میرا نامہ اعمال اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے اے کاش موت نے ہی میرا قصہ پاک کر دیا ہوتا آج میرا مال میرے کسی کام نہ آیا مجھ سے میری حکومت بھی جاتی رہی (فرشتوں کو حکم ہوگا) اس کو پکڑ لو اور اس کی گردن میں طوق ڈال دو پھر اسے دوزخ میں ڈال دو پھر ستر گز لمبی زنجیر میں اس کو جکڑ



دو۔ لیکن یہاں تو موت بھی نہیں کہ مر کر ہی اس عذاب سے چھٹکارا مل جائے و حتیٰ کہ جب جسم جل کر راکھ ہو جائے گا تو پھر دوبارہ صحیح کر دیا جائے گا تا کہ عذاب مسلسل ہوتا رہے۔

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ (النساء: ۵۶) جس وقت ان کی کھالیں جل جائیں گی تو ہم ان کو اور کھالیں بدل دیں گے تا کہ وہ مسلسل چمکتے رہیں عذاب۔

### مقام خائفین و تائبین

ہاں مگر وہ عاصی و سیاہ کار بندے جو اس آخرت کے احتساب کے خوف سے اس دنیاوی زندگی میں لرزتے رہتے ہیں اس دردناک عذاب کے تصور سے انکے دل کانپتے رہتے ہیں انکی آنکھوں سے آنسو بہتے رہتے ہیں اور اس خوف سے اپنے گناہوں کو چھوڑ کر وہ اپنی سابقہ کوتاہیوں اور لغزشوں پر اپنے رب کے حضور ندامت اور شرمندگی عجز و انکساری اور تضرع و زاری کے ساتھ مغفرت و بخشش طلب کرتے رہتے ہیں اور اپنے گناہوں پر نادم ہو کے توبہ کرتے رہتے ہیں انکے لئے قرآن میں بشارتیں دی گئی ہیں کہ ایسے گناہ گار بندوں کو ان کا رب معاف فرمادے گا قبر و حشر کی تکلیفیں قیامت کے دن کے حساب و کتاب کو ان پر اللہ آسان فرمادے گا اور ان سے راضی ہو کر ان کو اپنی جنت میں داخل فرمادے گا۔

### قرآن کی روشنی میں

آئیے ذرا قرآن کی روشنی میں دیکھیں کہ اللہ سے ڈرنے والوں اور اس سے توبہ اور استغفار کرنے والوں کا کیا مقام ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٌ ۖ (رحمن)

”اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو

باغ ہونگے۔“

کہیں ارشاد ہوتا ہے۔

وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ

يَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ۝ وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلَاةَ وَاَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًا وَّعَلَانِيَةً وَاِيْدْرَاعُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ جَنَّتْ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَاَمَّنْ صَدَحَ مِنْ اَبَائِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَاذْرِيَّتِهِمْ وَاَلْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝ (الرعد)

”وہ لوگ جو ملاتے ہیں اسے جسے ملانے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں اور برے حساب کا خوف رکھتے ہیں اور جنہوں نے مصائب پر صبر کیا اپنے رب کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور صحیح صحیح نماز ادا کی اور ہمارے دیئے ہوئے میں ہے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کیا اور برائی کے مقابلے میں بھلائی کرتے ہیں انہی کے لئے دار آخرت کی راحتیں ہیں سدا بہار باغات ہیں جن میں وہ خود بھی رہیں گے اور ان کے باپ دادا اور انکی بیویاں اور انکی اولاد میں سے جو صالح ہونگے وہ رہیں گے اور انکے پاس فرشتے ہر دروازے سے یہ کہتے ہوئے آئیں گے تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کرنے کی وجہ سے پس کیسا عمدہ ہے یہ آخرت کا گھر۔“

۳۔ کہیں فرمایا

اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝

بیشک جو لوگ بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔ (الملک)

۴۔ کہیں برے اعمال کر کے اپنے نفسوں پر ظلم ڈھا کے اپنے رب سے مغفرت طلب کرنے والوں کو انکی خطاؤں کی معافی کا یوں مشردہ سنایا جاتا ہے۔

وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا وَّاَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ لَمْ يَسْتَفْرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ

عَفْوًا تَرَجِيْبًا ﴿النساء﴾

”اور جو کوئی برا کام کر بیٹھے یا ظلم کرے اپنے آپ پر پھر اللہ سے بخشش طلب کرے تو اللہ کو بہت بخشش کرنے والا اور رحم کرنے والا پائے گا۔“

۵۔ سبحان اللہ! توبہ استغفار بھی گناہ گار بندوں کے لئے کیسا عظیم سہارا ہے کہ اس کے سبب وہ ”رب قہار“ ان کے لئے ”رب غفار“ بن جاتا ہے اس کا غضب و جلال ان کے لئے ”کرم و جمال“ میں بدل جاتا ہے اور دوزخ کے مستحق مجرم اس کے دامنِ عفو میں آ کر سزا سے بچ جاتے ہیں۔ بلکہ قرب کے اعلیٰ مناصب پر فائز ہوتے چلے جاتے ہیں۔

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاجِسَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ  
فَاسْتَعْفَرُوا لِدُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرِ الدُّنُوْبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ  
يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۱۰۰﴾ أُولَٰئِكَ جَزَاءُ مَنُغْفَرَةٍ  
مَنْ تَابَهُمْ وَجَنَّتْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَنِعْمَ  
أَجْرُ الْعَابِدِينَ ﴿۱۰۱﴾ (آل عمران)

”اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب کر بیٹھیں کوئی گناہ یا ظلم کریں اپنے آپ پر تو اللہ کو یاد کرنے لگتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگتے ہیں اور اللہ کے سوا کون گناہوں کو بخشنے والا ہے اور اپنے کئے پر وہ اڑتے نہیں اور وہ جانتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کا بدلہ ان کے رب کے یہاں بخشش ہے اور باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوگی ہمیشہ رہیں گے ان میں اور کام کرنے والوں کی کیسی اچھی مزدوری ہے۔“

۶۔ کہیں فرمایا

وَأَنِّي لَعَلَّمَرَأْسًا تَابَ وَأَمَّنْ وَعَوَّلَ صَالِحًا كَمَا أَهْتَدَى ﴿۱۰۷﴾

”اور بیشک میں نے بہت بخشنے والا ہوں اسے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا پھر ہدایت پر رہا۔“ (طہ)

۷۔ جو اس کی نافرمانی کر کے اس کی رحمت سے دور ہو گئے تھے اب توبہ کے بعد اس ہی رب غفور و رحیم کی رحمت ان کو اپنی آغوش میں یوں لے لیتی ہے۔

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُولَئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٤﴾ (النساء)

”توبہ جس کا قبول کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے لیا ہے ان کی توبہ ہے جو بے سمجھی سے گناہ کر بیٹھتے ہیں پھر جلدی سے توبہ کر لیتے ہیں بس یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے توجہ فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے اور بڑی حکمت والا ہے۔“

۸۔ اور جب کوئی گناہ گار بندہ یہ سوچ کر بالکل مایوس ہو جاتا ہے کہ میں نے کتنی بڑی بڑی نافرمانیاں کی ہیں اور کتنے بے حد و حساب میرے گناہ ہیں یہ کیسے معاف ہونگے؟ کوئی دوسرا ملک بھی نہیں جہاں رب کے غضب و جلال سے بچنے کے لئے وہاں بھاگ کر پناہ لے لوں۔ کوئی جہاں میں ایسا طاقتور بھی نہیں جو اس کے مقابلہ میں پناہ دیکر مجھے بچالے۔ اب بھلا میرا کیا بنے گا؟ ایسے مایوس، لاچار اور گناہ گار بندہ کو خوشخبری سنا کر گویا اس کے مردہ جسم میں جان ڈال دی جاتی ہے۔

قُلْ لِيَعْلَمِ الَّذِينَ اسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ۗ

إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۗ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٥٧﴾

”آپ فرمادیتے ہیں کہ اے میرے بندو! جنہوں نے زیادتیاں کی ہیں اپنے نفسوں پر اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ بیشک اللہ سارے گناہوں کو بخش دے گا۔ بلاشبہ وہ بہت بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔“ (الزمر)

۹۔ اور ان کی ڈھارس بندھائی جاتی ہے۔ کہ جب تک تم توبہ استغفار کرتے رہو گے ہم تمہیں عذاب نہیں دیں گے۔

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ۗ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ  
يَسْتَغْفِرُونَ ﴿١٠﴾ (الانفال)

”اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دینے والا نہیں اس حال میں کہ وہ مغفرت طلب کر رہے ہوں۔“

۱۰۔ بلکہ ایسے بندے اللہ کو پسند ہیں جو اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو کے اس سے توبہ و استغفار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنے پیارے بندوں میں شمار کرتے ہوئے ان کے اس استغفار پر اظہار پسندیدگی فرماتا ہے، اور ان کو دین و دنیا میں بہترین اپنے انعامات سے نوازنے کی خوشخبری سناتا ہے۔

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي  
أَمْرِنَا وَتُبَّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿١١﴾ كَاتِبُهُمْ  
اللَّهُ ثَوَابَ الثَّيْبِ وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ  
الْمُحْسِنِينَ ﴿١٢﴾ (آل عمران)

”اور ان کا کہنا صرف یہی تھا کہ ہمارے رب ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے کاموں میں جو ہم سے زیادتیاں ہو گئی ہیں (ان کو بھی بخش دے) اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں پر ہماری مدد فرما تو اللہ نے انہیں دنیا کا انعام دیا اور آخرت کا عمدہ بدلہ عطا فرمایا اور اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“

۱۱۔ دوسرے مقام پر فرمایا

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الثَّوَابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُنْتَظِرِينَ ﴿١٣﴾ (البقرہ)

”بیشک اللہ تعالیٰ بہت توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“

۱۳۔ صرف یہی نہیں بلکہ اس کے خاص نورانی فرشتے جو حاملین عرش ہیں وہ بھی استغفار اور توبہ کرنے والے بندوں سے محبت کرتے ہیں۔ اور اللہ کی بارگاہ میں اس کی بخشش و مغفرت

کی دعائیں کرتے ہیں۔

الَّذِينَ يَخِشُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ  
يُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ  
رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ  
الْجَحِيمِ ۝ رَبَّنَا وَادْخُلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنِ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ  
صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ  
الْحَكِيمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ  
رَاحِبْتَهُ ۝ وَذَلِكَ هُوَ الْقَوْلُ الْعَظِيمُ ۝ (المومن)

”جو فرشتے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو عرش کے ارد گرد اپنے  
رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس پر ایمان  
رکھتے ہیں اور وہ ایمان والوں کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں اے  
ہمارے رب تو نے اپنی رحمت اور علم سے ہر چیز کو گھیر لیا ہے تو انہیں  
بخش دے جنہوں نے توبہ کر لی اور تیرے راستے پر چلتے رہے۔ اور  
انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے رب تو انہیں  
ہمیشہ رہنے والے باغوں میں داخل فرما جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا  
ہے اور انہیں بھی ان کے باپ دادوں اور انکی بیویوں اور ان کی اولاد  
میں سے جو مغفرت کے لائق ہوں (ان کو بھی جنت میں داخل فرما)  
بیشک تو ہی بڑے غلبہ والا اور بڑی حکمت والا ہے۔“

۱۳۔ پھر وہ غفور و رحیم رب اپنے توبہ و استغفار کرنے والے اس بندہ کو نہ صرف معاف فرما  
دیتا ہے بلکہ اس کے سیاہ نامہ اعمال میں جتنے گناہ ہوتے ہیں اس توبہ کی وجہ سے ان سب کو  
مٹا دیتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ

## مَا تَفْعَلُونَ ﴿۱۳﴾ (الشوریٰ)

”اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کے گناہ معاف کر دیتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب جانتا ہے۔“

۱۳۔ دوسرے مقام پر فرمایا ہے

يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ ۖ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ ﴿۱۴﴾ (الرعد)

”مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے (گناہوں کو) اور باقی رکھتا ہے (جو چاہتا ہے) اور اسی کے پاس ہے اصل کتاب۔“

۱۵۔ بلکہ اپنے اس گنہگار بندہ کی عجز و انکساری اور تضرع و زاری کے ساتھ توبہ و استغفار کو دیکھ کر اس کے دریائے رحمت میں اس قدر جوش میں آجاتا ہے کہ اپنے اس بندے کے سارے گناہوں کو نیکیوں میں بدل کر اس کو اپنا محبوب و مقرب بنا لیتا ہے۔

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ

سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿۱۵﴾ (الفرقان)

”مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کئے تو یہ لوگ وہ ہیں کہ بدل دے گا اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو نیکیوں سے اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے۔“

۱۶۔ جب توبہ اور استغفار کے اتنے بے شمار فوائد اور ثمرات ہیں پھر اے گنہگار بندے اپنے رب کے حضور توبہ کرنے میں کیوں دیر کرتا ہے؟ کیا تجھے یقین نہیں آ رہا کہ وہ اتنے سارے اور اتنے بڑے بڑے گناہوں کو آن واحد میں بخش دے گا؟ اس کی رحمت اپنے گنہگار بندے کو قبولیت توبہ کا یقین دلاتے ہوئے توبہ کی رغبت دلاتی ہے اور ارشاد ہوتا ہے

أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ

الصَّدَاقَاتِ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿۱۶﴾ (التوبہ)

”کیا انہیں علم نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور

صدقہ خود اپنے دست قدرت میں لے لیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے۔“

۱۷۔ وہ کریم و رحیم رب جس کی رحمت و شفقت پر ہزار ماں باپ کی رحمتیں اور شفقتیں قربان بھلا اس کو کب گوارا ہو سکتا ہے کہ اس کا بندہ دوزخ کے دہکتے ہوئے انگاروں میں جلے، اسی لئے وہ قرآن مجید میں بار بار اپنے بندوں کو توبہ و استغفار کا حکم دے رہا ہے تاکہ اس کے بہانہ وہ ان کے گناہوں کو معاف کر کے ان کو جنت میں داخل کر دے۔

۱۸۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا ۗ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُم جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ۗ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا آتِنَا لَنَا نُورَنَا وَاعْقِرْنَا ۗ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۱۸﴾ (تحريم)

”اے ایمان والو! اللہ کی جانب میں سچی توبہ کرو کچھ بعید نہیں کہ تم سے تمہارا رب تمہارے گناہ دور کر دے اور انہیں ایسے باغوں میں داخل کر دے جس کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی۔ اس دن اللہ رسوا نہیں کرنے گا نبی کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے اس روز ان کا نور ایمان دوڑتا ہوگا ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب وہ عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارا نور پورا فرما دے اور ہمیں بخش دے بیشک تو جو چاہے اس پر قادر ہے۔“

۱۹۔ کہیں فلاح کی بشارت دے کر توبہ کا حکم دیا جا رہا ہے

وَتَوْبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿۱۹﴾ (النور)

”اے ایمان والو! تم سب کے سب اللہ سے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔“

۲۰۔ تو کہیں توبہ کے ذریعے دین و دنیا کے بے شمار فوائد کے حاصل ہونے کی خوشخبری سنا کر



توبہ اور استغفار کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔

وَ اِنْ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا اِلَيْهِ يَتَّبِعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا اِلٰى

اَجَلٍ مُّسَمًّى (ہود: ۳)

”اور اپنے رب سے بخشش طلب کرو پھر اس کی طرف (صدق دل سے)

متوجہ ہو جاؤ وہ تمہیں لطف اندوز کرے گا زندگی کی راحتوں سے ایک مقررہ

معیاد تک۔“

۲۱۔ کہیں حضرت ہود کی زبانی توبہ کے ذریعے آسمان سے باران رحمت کے نزول اور قوم و

ملت کی قوت اور طاقت میں اضافہ کی نوید سنا کر توبہ کا شوق دلایا جا رہا ہے۔

وَلَيَقُوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ

مِدْرًا مَّاءً لَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٥٧﴾ (ہود)

”اے میری قوم تم اپنے رب سے مغفرت طلب کرو۔ پھر اس کی طرف

رجوع کرو تو وہ تم پر خوب بارشیں برسائے گا اور تمہاری قوت کو اور

بڑھائے گا اور اس کی نافرمانی کرتے ہوئے اس سے منہ نہ موڑو۔“

۲۲۔ کیسا رحیم و کریم رب ہے! پہلے توبہ کے فوائد بتا کر اس کی طرف شوق دلا کر اس کی طرف

رغبت دلاتا ہے۔ لیکن ان ترغیبات اور فوائد کے باوجود اگر کوئی توبہ کی طرف نہیں آتا پھر اس

کو برے انجام اور دردناک عذاب سے ڈرا کر اس کو توبہ کرنے کی طرف مائل فرماتا ہے۔

تاکہ کسی نہ کسی طرح یہ توبہ کر کے دوزخ میں گرنے سے بچ جائے۔

فَاِنْ يَّتُوبُوْا اِيْكُمْ خَيْرًا لَّهٖمْ ؕ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يَعْذِبْهُمْ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا

”تو اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کا بھلا ہے اور اگر منہ پھیریں (اور توبہ نہ کریں) تو

اللہ انہیں سخت عذاب دے گا۔“ (التوبہ: ۷۴)

حدیث کی روشنی

احادیث مبارکہ میں بھی توبہ اور استغفار کرنے والوں کے بڑے فضائل ذکر کئے گئے

ہیں چند احادیث نقل کی جاتی ہیں جن سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ توبہ اور استغفار اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہے اور اس کا حاصل کرنے والا اپنے رب کے غضب اور جلال سے بچ کر کس طرح اس کے آغوش رحمت میں آجاتا ہے۔

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی

مرے جرم خانہ خراب کو تیرے عفو بندہ نواز میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً

(صحیح بخاری باب استغفار آدمی ﷺ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو میں نے یہ کہتے سنا کہ بیشک میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اس سے اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں ایک دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ چونکہ استغفار اور توبہ کے بیٹھا دینی اور دنیوی فوائد ہیں اور یہ ایک گنہگار بندے کو رب کا محبوب اور مقرب بنا دیتا ہے اس لئے امت کو اس کا شوق دلانے کے لئے اور استغفار اور توبہ کا عادی بنانے کے لئے خود حضور ﷺ نے ایک ایک دن میں ستر دفعہ سے زیادہ استغفار فرمایا اور اللہ کی بارگاہ میں توبہ پیش کی حالانکہ حضور ﷺ تو معصوم تھے حضور ﷺ سے تو کوئی گناہ کبھی بھی سرزد ہی نہیں ہوا تھا اور جو ترک اولیٰ کام تھے انکی بھی اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں بخشش کا اعلان فرما دیا تھا۔ لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ (سورۃ الفتح ۲، ۴۸) تاکہ معاف فرمادے اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے خلاف اولیٰ تمام کام، پھر حضور ﷺ کا کثرت سے استغفار فرمانا امت کو سبق دینے کے لئے تھا تاکہ آپ کی امت بھی اس کی عادت ڈال لے اور اس کے ذریعہ جو رحمتیں اور برکتیں اللہ تعالیٰ کی ایک بندہ کو ملتی ہیں اس سے آپ کی امت کا ہر فرد مالا مال ہو جائے گا۔

۲. عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَارِ بْنِ زَيْدِ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُهُ عَنْ جَدِّي أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاتَّوْبُ إِلَيْهِ ، غُفِرَ لَهُ ، وَإِنْ كَانَ فَرًّا مِنَ الرَّحْفِ

(مشکوٰۃ عن ترمذی والی داؤد ص ۲۰۵)

”آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس بندہ نے یہ کہا اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاتَّوْبُ إِلَيْهِ وہ بخشتا گیا اگرچہ وہ اسلامی لشکر سے پیٹھ موڑ کر بھاگا ہو۔“

یعنی حضور ﷺ کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ شریعت اسلامہ میں کافروں سے جہاد کے وقت اسلامی لشکر میں سے پیٹھ موڑ کر بھاگنا سخت ترین گناہ اور بدترین جرم شمار ہوتا ہے۔ لیکن جب بندہ اپنے رب کے حضور استغفار کرتا ہے تو اس جیسے بڑے بڑے گناہوں کے پہاڑ بھی اس کے دریائے رحمت کے آگے خس و خاشاک کی طرح بہ جاتے ہیں۔ لہذا بڑے بڑے گناہ کرنے والو! رب کی رحمت سے ناامید نہ ہو اس کے حضور صدق دل سے استغفار کرو وہ تمہارے بڑے بڑے گناہوں کو بھی معاف کر دے گا۔

۳. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَرَضْتُ عَلَى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتَّى جَعَلْتُ أَنْفُحَهَا وَخِيفْتُ إِنْ تَغَشَّائِكُمْ وَجَعَلْتُ أَقْوَلَ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَا تُعَذِّبُهُمْ وَأَنَا فِيهِمْ ، أَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَا تُعَذِّبُهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ

(شمائل ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن نسائی)

”حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ بیشک مجھ پر جنت اور دوزخ پیش کی گئی یہاں تک کہ میں اس کو پھونک مارنے لگا کیونکہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں یہ تمہیں نہ ڈھانپ لے (یعنی اس آگ کی لپیٹ میں کہیں تم نہ آ جاؤ) اور میں یہ کہنے لگا

کہ اے میرے رب! کیا آپ نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ آپ ان کو اس وقت تک عذاب نہیں دیں گے جب تک میں ان کے درمیان موجود ہوں۔  
اے میرے رب! کیا آپ نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ آپ ان کو اس وقت تک عذاب نہیں دیں گے جب تک یہ استغفار کرتے رہیں گے۔

اس حدیث مبارک سے ایک طرف تو حضور ﷺ کی عظمت اور منزلت کا پتہ چلتا ہے۔ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے کتنا بلند مقام عطا فرمایا ہے کہ دنیا میں بیٹھ کر ساتوں آسمانوں کے اوپر جو جنت و دوزخ ہے اس کو ملاحظہ بھی فرما رہے ہیں اور اتنی طاقت و قوت اور اختیار بھی اللہ نے عطاء فرمایا ہے کہ چاہیں تو یہاں سے پھونک مار کر آتش دوزخ کو بجھا دیں۔ دوسرے اس حدیث مبارک سے اپنی امت پر آپ کی شفقت کا اندازہ بھی ہو گیا کہ امت کے عذاب کی فکر نے آپ کو بے چین و مضطرب کر دیا تھا۔ لیکن اس اضطراب کی حالت میں جس چیز نے آپ کے قلب انور کو سکون پہنچایا وہ رب کا یہ وعدہ تھا کہ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ کہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک انہیں عذاب نہیں دے گا جب تک اے محبوب آپ ان میں موجود ہیں اور اس وقت تک انہیں عذاب نہیں دے گا جب تک یہ استغفار کرتے رہیں گے لہذا گنہگاروں کے لئے یہ دونوں چیزیں بہت بڑا سہارا ہیں کہ ایک حضور زندہ اور حی ہمارے درمیان موجود ہیں اور امت اپنے گناہوں پر استغفار بھی کرتی رہتی ہے انشاء اللہ رب تعالیٰ اپنا وعدہ ضرور پورا فرمائے گا اور ان دونوں نعمتوں کے صدقہ میں ہم گنہگاروں کو ہرگز عذاب نہیں دیگا۔

۴۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ اتُّوبُ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ وَ إِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبْدِ الْبَحْرِ (مستدرک ج ۱ ص ۲۰۵، مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۶۱۰)

”حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے یہ کہا کہ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا

هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ اتُّوبُ إِلَيْهِ اس کے سارے گناہ بخش دیئے گئے اگرچہ وہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں ذرا اپنے رب کریم کی رحمت واسعہ اور استغفار کے کرشمہ کو دیکھئے کہ اس کے سامنے گناہوں کی قلت و کثرت کی کوئی حیثیت نہیں اگر سمندر کے جھاگوں کے برابر بے شمار گناہ بھی ہوں تو استغفار کے صدقہ میں اس کی بے حد و حساب رحمت اس کے سارے گناہوں کو بہا کر لے جاتی ہے اور اس کی ساری خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں۔“

لہذا اپنے گناہوں کی کثرت سے پریشان اور افسردہ نہ ہو بلکہ اس کی بے حد و حساب رحمت کو دیکھو اور اس سے استغفار اور بخشش طلب کرنے اور گناہوں سے توبہ کرنے میں جلدی کرو انشاء اللہ وہ رحیم و کریم تمہارے سارے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔

۵ . عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبْدُ آمَنَ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ تَعَالَى مَا اسْتَغْفَرَ اللَّهَ (مسند احمد ج ۶ ص ۲۰)

”حضور ﷺ نے فرمایا بندہ اللہ کے عذاب سے اس وقت تک امن میں ہے جب تک وہ اللہ سے استغفار کر رہا ہے۔“

ان بطش ربک لشدید رب کی پکڑ بڑی سخت ہے اس سے کوئی بچانے والا نہیں ہاں اگر کوئی چیز اس کی سخت پکڑ اور عذاب سے بچانے والی ہے تو وہ استغفار ہے، سبحان اللہ! استغفار ایک گنہگار کے لئے کتنا بڑا قیمتی سہارا ہے۔

۶ . عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضَيْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرْجًا وَ رِزْقًا مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

(سنن ابوداؤد، سنن ابن ماجہ)

”آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس نے استغفار کو اپنے لئے لازم

کر لیا یعنی پابندی سے پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر تنگی سے نجات اور ہر غم سے چھٹکارا عطا فرمادے گا اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوگا۔

اس سے معلوم ہوا کہ ”استغفار اور توبہ“ کے صرف روحانی اور اخروی فوائد ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ سے نجات دے دے گا اور جنت عطا فرمادے گا بلکہ توبہ اور استغفار کرنے والے کو دنیا کے ہر غم ہر آفت ہر مصیبت ہر پریشانی ہر دکھ سے نجات بھی مل جائے گی اور اللہ تعالیٰ روزی کے دروازے بھی اس کے لئے کھول دے گا اور اس کے مال اور کاروبار میں خوب برکت بھی عطا فرمائے گا۔ اور اس کو وہاں سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوگا۔

۷۔ اپنے گناہوں کی زیادتی پر فکر مند اور پریشان ہونے والے انسان! کیا توبہ سوچتا ہے کہ میرے اتنے سارے بیشمار گناہ ہیں بھلا یہ کیسے بخشے جائیں گے؟ اس پر پریشان نہ ہو، دیکھ وہ کیا فرما رہا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَ رَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ زُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَ تَنِي غَفَرْتُ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تَشْرِكُ بِي شَيْئًا لَا تَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةٌ (جامع ترمذی)

”حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے اولاد آدم تو مجھ سے جب تک دعا کرتا اور معافی کی امید رکھتا رہے گا میں تجھے معاف کرتا رہوں گا خواہ تو نے کیسے ہی کام کئے ہوں اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ اے آدم کے

بیٹے تیرے گناہ اگر آسمان کو بھی چھونے لگیں اور تو مجھ سے ان کی مغفرت چاہے تو میں تجھے معاف کر دوں گا۔ اے فرزند آدم! تو اگر زمین بھر کے بھی گناہ میرے پاس لایا بشرطیکہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا تو میں زمین بھر کے رحمت و مغفرت کے ساتھ تجھ سے ملوں گا۔“

۸۔ دنیا میں اگر کسی ملازم، نوکر، غلام یا ماتحت سے ایک بار یا دو بار غلطی ہو جائے تو معاف کر دی جاتی ہے لیکن بار بار اگر کوئی غلطی کرے تو اس کو معاف نہیں کیا جاتا لیکن یہ کیسا رحیم و کریم آقا ہے جس کا بندہ اور غلام بار بار گناہ کر کے اپنے رب کے حضور آ کے صدق دل سے توبہ واستغفار کرتا ہے اور وہ ہر بار اس کو معاف فرما دیتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ حَبِيبُ ابْنِ الْحَارِثِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ مَقْرَافٌ لِلذُّنُوبِ فَقَالَ تَبَّ أَلِي اللَّهِ يَا حَبِيبُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتُّوبُ ثُمَّ أَعُوذُ قَالَ كَلَّمَا أَذْنَبْتُ فَتُبُّ قَالَ إِذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ تَكْثُرُ ذُنُوبِي قَالَ عَفْوُ اللَّهِ أَكْثَرُ مِنْ ذَنْبِكَ يَا حَبِيبَ بْنَ حَارِثٍ (حاکم، مسند ابو نعیم)

”حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس حبیب بن حارث آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں بہت گنہگار انسان ہوں مجھ سے بہت گناہ سرزد ہوئے ہیں آپ نے فرمایا اے حبیب! اللہ سے توبہ کر لیا کرو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں توبہ کر لیتا ہوں لیکن پھر دوبارہ مجھ سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا جب بھی گناہ کیا کر تو فوراً توبہ کر لیا کرو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس طرح تو میرے گناہ بہت بڑھ جائیں گے آپ نے فرمایا اے حبیب بن حارث! اللہ کا عفو و درگزر تیرے گناہوں سے کہیں زیادہ ہے۔“

۹۔ اگر کسی ”جرم“ کے پکے گواہ ہوں اور عدالت میں آ کر گواہی دے دیں تو ”مجرم“ کا بچنا بہت مشکل ہو جاتا ہے تو جب قیامت کا دن اس احکم الحاکمین کی عدالت میں ہر انسان کے محافظ فرشتے اور خود اس انسان کے ہاتھ پیر جب اس کے خلاف گواہی دینگے تو ایسے پکے گواہوں کے ہوتے ہوئے پھر یہ سزا سے کیسے بچے گا؟ اے اللہ کے مجرم! بس تو صرف سچے دل سے توبہ و استغفار کر لے پھر تجھے ان پکے گواہوں کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں دیکھ رب ان کا کیسا بندوبست فرماتا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَابَ الْعَبْدُ مِنْ ذُنُوبِهِ انسى الله حَفْظَةَ ذُنُوبِهِ وَ انسى ذَالِكَ جَوَارِحَهُ وَ مُعَالِمَهُ مِنَ الْأَرْضِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَاهِدٌ مِنَ اللَّهِ بِذَنْبٍ

(الترغیب ج ۴، ص ۹۴)

”آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے محافظ فرشتوں کو اس کے اعضاء کو اور زمین میں جو کچھ اس کے شواہد و نشانیاں ہیں ان سب کو اس کے گناہ بھلا دیتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اللہ کے سامنے پیش ہوتا ہے تو اس کے اس گناہ پر اس وقت کوئی گواہی دینے والا نہیں ہوتا۔“

۱۰۔ رب ذوالجلال کی نافرمانیاں کر کے اس کے دردناک عذاب کے مستحق بن جانے والو! ذرا اشک ندامت بہا کے اس کے حضور معافی مانگو، دیکھو اس کا دریائے رحمت کیسا ٹھاٹھیں مار رہا ہے اور توبہ کرنے والے ”عادی مجرموں“ کی معافی کا کیسا جانفزا اعلان فرما رہا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَالَ أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَعَالَى أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا عَلِمَ أَنَّ لَهُ

84961



رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَادْنَبَ فَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي  
ذُنْبِي فَقَالَ تَعَالَى أَذْنَبَ عَبْدِي ذُنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَ  
يَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَادْنَبَ فَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنْبِي فَقَالَ تَعَالَى  
أَذْنَبَ عَبْدِي ذُنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ  
اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَهُ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے  
اللہ تعالیٰ کا ارشاد بیان فرمایا کہ کوئی بندہ ایک مرتبہ گناہ کر گزرتا ہے پھر کہتا ہے  
اے اللہ تو میرے گناہ معاف کر دے“ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے  
بندے نے گناہ تو کیا مگر وہ یہ بھی جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو معاف بھی  
کرتا ہے اور گرفت بھی کرتا ہے پھر وہ گناہ کا اعادہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے  
رب میرا گناہ بخش دے تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا  
مگر وہ یہ بھی جانتا ہے کہ میرا کوئی رب بھی ہے، جو گناہ معاف کرتا ہے۔ اور  
گناہوں پر پکڑ بھی کرتا ہے (تو اے میرے بندے) میں نے تجھے معاف  
کیا۔ اب جو تیرا دل چاہے کر، یعنی اگر پھر کبھی تجھ سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا اور  
اسی طرح تو نے مجھ سے سچی معافی طلب کی تو میں پھر تیرے گناہ معاف کر  
دوں گا۔“

۱۔ جب ایک چھوٹا نادان بچہ دوڑتا ہوا چھت کے کنارے پہنچ جاتا ہے اور نیچے گرنے لگتا  
ہے تو اس کی ماں جس طرح اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر اس کو اپنی آغوش میں لینے کے لئے بے  
چہین و بے قرار ہو جاتی ہے اسی طرح وہ بندہ جس کو رب نے خود بنا کر خود ہی اس کو پالا ہو  
جب وہ گناہ کر کے دوزخ میں گرنے لگتا ہے تو اس کی رحمت کو گوارا نہیں ہوتا اور وہ اپنا دست  
رحمت پھیلا دیتا ہے تاکہ گنہگار معافی مانگ کے توبہ کر کے اس کی آغوش رحمت میں آجائے  
اور دوزخ میں گرنے سے بچ جائے۔ اسی کو حدیث میں اس طرح بیان فرمایا گیا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَسْطُرُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيئُ النَّهَارِ وَيَسْطُرُ يَدَهُ  
بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيئُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا

(صحیح مسلم)

”حضور ﷺ نے فرمایا کہ رات کے وقت اللہ تعالیٰ اپنا دست رحمت پھیلائے رکھتے ہیں تاکہ دن کا کوئی گنہگار توبہ کرے تو وہ اسے معاف فرمادے اور دن کو اپنا دست رحمت پھیلائے رکھتے ہیں تاکہ رات کا کوئی گنہگار توبہ کرے تو وہ اس کی توبہ قبول کر لے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔“

۱۲۔ جب گرتا ہوا بچہ ماں کی آغوش میں آجاتا ہے تو اس کو کتنی خوشی ہوتی ہے اسی طرح جب دوزخ میں گرتا ہوا بندہ توبہ کر کے آغوش رحمت میں آجاتا ہے تو رب کو کتنی خوشی ہوتی ہے اس کا اندازہ اس حدیث سے لگائیے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي أَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي وَاللَّهِ اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدٍ كُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شَيْئًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِي أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أَهْرَوْلَةَ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

”حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں اپنے بندہ کے گمان کے مطابق اس سے معاملہ کرتا ہوں اور وہ مجھے جہاں بھی یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اور اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو جنگل بیابان میں اپنی گم شدہ سواری کو پا کر خوش ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے میں

ایک ہاتھ بھر اس سے قریب آتا ہوں اور میری طرف ایک ہاتھ بھرا آتا ہے میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں جو میری طرف چل کر آتا ہے میں اس کی طرف لپک کر بڑھتا ہوں۔“

۱۳۔ کیوں نہ اسے خوشی ہو اس لئے کہ وہ ماؤں سے زیادہ شفیق و مہربان ہے۔

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبِيٍّ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبِيِّ تَسْعَى إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبِيِّ أَخَذَتْهُ فَأَلْرَقَتْهُ بِبَطْنِهَا فَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُونَ هَذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَاللَّهِ فَقَالَ اللَّهُ أَرْحَمَ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بَوْلِدَهَا (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

”حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں کچھ قیدی آئے ہوئے تھے ان قیدیوں میں ایک عورت گھبرائی گھبرائی پریشان سی پھر رہی تھی (شاید اس کا بچہ گم ہو گیا تھا) جب قیدیوں میں سے کوئی بچہ دکھائی دیتا تو وہ لپک کر اسے اٹھا لیتی اور چھاتی سے لگا کر اسے دودھ پلانا شروع کر دیتی (اس کی یہ کیفیت دیکھتے ہوئے) حضور ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے خیال میں ایسی عورت اپنے بچہ کو آگ میں ڈال سکتی ہے۔ ہم نے عرض کیا اللہ کی قسم وہ ہرگز ایسا نہیں کر سکتی۔ تب آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس عورت کے اپنے بچہ پر رحم اور مہربانی کرنے سے زیادہ رحیم اور مہربان ہے۔“

۱۴۔ ماں باپ کی شفقت اور محبت کا تو کچھ اندازہ ہے لیکن اس کی رحمت ماں باپ کی شفقت و رحمت سے کتنی زیادہ ہے اس کا اندازہ اس حدیث مبارک سے لگائیے اور سوچئے کہ ایسا شفیق و مہربان رب شرمسار بندہ کی کیوں نہ بخشش فرمائے گا۔

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى مِائَةٌ رَحْمَةً أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنَّ وَ  
الْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فِيهَا يَتَعَاطَفُونَ بِهَا يَتَرَاحِمُونَ وَبِهَا  
تَغِطُّ الْوُحُشُ عَلَى وَلَدِهَا وَآخَرَ اللَّهُ تَعَالَى تَسْعَاوُ تَسْعِينِ  
رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

”حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے سو رحمتیں ہیں اس میں سے  
ایک حصہ اس نے جن و بشر جانوروں اور کیڑوں مکوڑوں کے لئے اتارا یہ اسی  
ایک حصہ رحمت کا اثر ہے کہ سب باہم نرمی برتتے ہیں اور ایک دوسروں پر  
مہربان ہوتے اور ایک دوسرے کا لحاظ رکھتے ہیں اور اسی کا اثر ہے کہ وحشی  
جانور بھی اپنے بچے پر نرمی کرتے ہیں اور ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ نے آخرت  
کے لئے اپنے پاس رکھ چھوڑی ہیں کہ قیامت کے دن اپنے بندوں پر انہی  
رحمتوں کے ذریعے رحم فرمائے گا۔“

۱۵۔ بندوں سے جب گناہ سرزد ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے ان گناہوں پر شرمندہ ہو کے اپنے  
رب کے حضور عاجزی و انکساری اختیار کرتے ہیں اور ان کو تائبیوں اور لغزشوں پر اس سے گڑگڑا  
کر معافی طلب کرتے ہیں تو انکی یہ ادا اس کو اتنی پسند آتی ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تَذْنُبُوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ  
وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يَذْنُبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ (مسلم)

”اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم سے گناہ سر  
زد ہی نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ تم کو ایک طرف کرتے اور تمہارے بجائے دوسرے  
لوگوں کو لے آتے کہ وہ گناہ بھی کرتے اور اس پر مغفرت بھی طلب کرتے تو وہ  
انکی مغفرت فرماتا۔“

۱۶۔ اور مغفرت بھی کوئی چھوٹے موٹے گناہوں کی نہیں بلکہ پہاڑ کے برابر بڑے بڑے

گناہ بھی اگر کسی کے ہوں اور وہ توبہ و استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے ان بڑے بڑے گناہوں کو بھی معاف فرمادے گا۔

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
بِذُنُوبٍ أَمْثَالِ الْجِبَالِ يَغْفِرُهَا اللَّهُ لَهُمْ (صحیح مسلم)

”حضور ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن بعض گنہگار مسلمان ایسے بھی ہونگے جو پہاڑوں کے برابر گناہ لے کے آئیں گے مگر اللہ تعالیٰ ان کو بھی بخش دے گا۔“

۱۔ دنیا میں اگر کسی سے کوئی غلطی ہو جائے اور وہ اپنی غلطی نہ مانے تو اس پر زیادہ غصہ آتا ہے لیکن اگر کوئی اپنی غلطی کا فوراً اقرار کر لے اور اعتراف جرم کر لے تو فوراً غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے اسی طرح رب کی بارگاہ میں بھی جب اس کا مجرم اور خطا کار بندہ اپنے جرم و خطا کا اعتراف کرتا ہے تو صرف اعتراف تصور سے ہی اس غفور و رحیم کو اس پر رحم آ جاتا ہے اور وہ اس کی خطا کو معاف فرمادیتا ہے۔ اپنے خالق و مالک اور اپنے آقا و مولیٰ کے سامنے اپنے ایک ایک جرم اور اپنی ایک ایک خطا کا اقرار کرنے میں ایک عجیب لذت ہے، اعتراف تصور بھی ایک طرح کی توبہ ہے بلکہ توبہ کا یہ ایک ایسا نرالا اور اچھوتا انداز ہے کہ اس پر رب کو بڑا پیارا آتا ہے اور توبہ کے لئے یہ انداز اختیار کرنے والے پر اس کی رحمت کی گھٹائیں جھوم کر آتی ہیں اور نہ صرف یہ کہ اس کے سارے گناہ بہا کر لے جاتی ہیں بلکہ اس کی دینی اور دنیوی مشکلوں اور آفتوں اور پریشانیوں سے بھی اس کو نجات دلا جاتی ہیں۔ دیکھئے حضرت یونس علیہ السلام نے جب مچھلی کے پیٹ میں ان الفاظ کے ساتھ اعتراف تصور کیا کہ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ ۗ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیرے لئے پاکی ہے بیشک مجھ سے قصور ہو گیا“ تو اللہ تعالیٰ نے اسی وقت ان پر رحم فرمایا اور مچھلی کے پیٹ سے نکال کر ان کو اس مصیبت سے فوراً نجات عطا فرمادی بلکہ اس انداز سے اعتراف تصور کرنے پر مومنوں کو بھی قرآن میں خوشخبری سنادی گئی کہ اگر وہ بھی ایسا کریں

گے تو ہم ان کو بھی اسی طرح ہر دکھ پریشانی اور غم سے نجات دے دیں گے۔ چنانچہ ارشاد رب العزت ہے۔

وَذَا النُّونِ إِذْ ذُهِبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿۱۰۱﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿۱۰۲﴾ (الانبیاء)

”اور ذوالنون (یعنی حضرت یونس کو یاد کرو) جب وہ غصہ میں بھرے ہوئے چلے تو انہوں نے گمان کیا کہ ہم اس پر تنگی نہ کریں گے پس انہوں نے اندھیروں میں پکارا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ پس ہم نے ان کی پکار سن لی اور انہیں غم سے نجات بخش دی اور ہم اسی طرح نجات دیں گے مومنوں کو بھی۔“

اسی لئے حدیث شریف میں آتا ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذَا دَعَا رَبَّهُ وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ ” لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ

(مسند احمد ۱۷۰، جامع ترمذی سنن نسائی)

”حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ذوالنون (حضرت یونس علیہ السلام) نے جو دعا مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی وہ یہ تھی لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ جو بھی مسلمان کسی معاملہ میں اس دعا کو مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمائے گا۔“

اور ایک روایت میں یہ بھی الفاظ آتے ہیں کہ کوئی مصیبت زدہ حضرت یونس کی اس دعا

کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس مصیبت سے نجات عطا فرمائے گا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا (قرآن میں) وعدہ ہے اور اللہ کبھی وعدہ خلافی نہیں فرماتا۔

(کتاب التوابعین، عبد اللہ بن احمد بن قدامہ ص ۵۳)

دنیا کی مصیبت و آفت کیوں نہ ٹلے گی؟ یہ ”اعتراف قصور“ تو وہ چیز ہے کہ اس کی وجہ سے تو میدان حشر کی سختیوں اور مصیبتوں کو بھی اللہ تعالیٰ آسان فرمادے گا اور جو دوزخ کی سزا کا مستحق ہو چکا ہوگا اس کو اس اعتراف قصور کے صدقے میں دوزخ سے رہائی کا پروانہ مل جائے گا حدیث مبارک میں آتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُدْنِي الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنْفَهُ عَلَيْهِ فَيَقْرُرُهُ بِذُنُوبِهِمْ فَيَقُولُ اتَّعَرِفُ ذَنْبَ كَذَا اتَّعَرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ رَبِّ اَعْرِفْ قَالَ فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَ أَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطَى صَحِيفَةً حَسَنَاتِهِ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ قیامت کے دن بندہ مومن کو اللہ تعالیٰ کے قریب لایا جائے گا وہ دامن رحمت سے سایہ لگن ہوگا اور اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کرائے گا پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا اس گناہ کو پہچانتے ہو؟ کیا اس گناہ کا اقرار کرتے ہو؟ وہ عرض کرے گا اے میرے رب ان کا مجھے اعتراف ہے (یہ مجھ سے سرزد ہوئے ہیں) پھر اس اعتراف قصور پہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا دنیا میں میں نے تیرے گناہ چھپائے جا آج بھی میں تجھے معاف کرتا ہوں اور اس کو نیکیوں کا صحیفہ یعنی پروانہ معافی دے دیا جائے گا۔“

## سچی توبہ

قرآن و حدیث کی روشنی میں اب تک توبہ اور استغفار کے جو کچھ فوائد و فضائل و ثمرات بیان کئے گئے ہیں اس سے مراد سچی توبہ ہے اور سچی توبہ اسے نہیں کہتے کہ صرف زبان سے توبہ تو بہ کر لی جائے بلکہ سچی توبہ کے لئے چند چیزوں کا ہونا ضروری ہے جس میں سے سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ جس گناہ سے آدمی توبہ کر رہا ہے وہ گناہ چھوڑ دے اور اس معصیت اور جرم سے باز آ جائے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ آئندہ پکا ارادہ کر لے کہ اب کبھی یہ گناہ نہیں کرے گا اور تیسری چیز یہ ہے کہ اگر اس گناہ کا تعلق کسی بندہ سے ہو تو اس کا حق ادا کرے یا اس سے معاف کرائے چوتھی چیز یہ ہے کہ جو گناہ اس سے سرزد ہوا ہے اہم پرندامت، شرمندگی، عاجزی، انکساری کا اظہار کرتے ہوئے رب کے حضور اس گناہ سے معافی کا طلب گار ہو۔ اگر اس وقت احساس ندامت اور خوف خدا سے اس کی پلکیں بھیگ جائیں اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلیں تو سمجھ لے کہ اب بارگاہ الہی میں اس کی توبہ ضرور قبولیت کا شرف پائے گی۔ یہ آنسو قبولیت کی علامت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کی بڑی قدر و منزلت ہے۔ چنانچہ جو قرآن کو سن کر روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے اپنے پیارے بندوں کا قرآن میں ذکر کر کے ان سے اپنی محبت کا اظہار فرما رہا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا ۝ (بنی اسرائیل)

”اور وہ روتے ہوئے ٹھوڑی کے بل گر جاتے ہیں اور قرآن ان کے خشوع یعنی دل کے جھکنے کو بڑھا دیتا ہے۔“

اسی طرح حدیث مبارک میں اس رونے کی عظمت اور اہمیت کو بیان کرتے ہوئے سرکارِ دو جہاں ﷺ نے فرمایا۔

لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبْنُ فِي الضَّرْعِ (جامع ترمذی)



کہ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رونے والا کبھی جہنم میں نہیں جائے گا حتیٰ کہ دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے گا۔ یعنی حضور ﷺ کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ دودھ کا واپس تھنوں میں جانا جس طرح محال ہے اسی طرح خوف خدا میں رونے والے کا جہنم میں جانا بھی ناممکن اور محال ہے۔ ایک اور حدیث مبارک میں اس کی فضیلت کو بیان کرتے ہوئے سرکار ﷺ نے فرمایا۔

يُظْلَهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَ شَابٌ نَشَاءٌ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَ رَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ وَ رَجُلَانِ تَحَابَا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَ تَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَ رَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتِ مَنْصِبٍ وَ جَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَخَافَهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالَهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

”حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سات قسم کے لوگ ایسے ہونگے کہ جن کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سایہ رحمت میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ ۱۔ امام عادل ۲۔ نوجوان عبادت گزار ۳۔ وہ شخص جس کا دھیان ہر وقت مسجد میں لگا رہے (کہ کب نماز کا وقت ہو اور میں مسجد میں جاؤں) ۴۔ وہ دو آدمی جو محض اللہ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کریں، ملیں تو اللہ کے لئے جدا ہوں تو اللہ کے لئے ۵۔ وہ شخص جسے بہ حیثیت حسن و جمال والی عورت دعوت گناہ دے اور وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ ۶۔ وہ شخص جو صدقہ و خیرات اتنی پوشیدگی سے دے کہ بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔ ۷۔ وہ شخص جو خلوت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جائیں۔“

ترمذی شریف ہی کی ایک اور روایت میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ

تعالیٰ کو دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ایک آنسو کا قطرہ جو اللہ کے خوف کے باعث آنکھ سے ٹپکے اور دوسرا خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں (جہاد) ہے اور نشانوں میں سے ایک وہ نشان جو اللہ کی راہ میں لگا ہو (یعنی جہاد میں) اور دوسرا وہ نشان جو اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی کے سلسلہ میں لگا ہو۔

بہر حال خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو شخص اس گناہ کو ترک کر کے اور آئندہ بھی اس کو ترک کرنے کا عزم کر کے رب ذوالجلال کے خوف سے روتے ہوئے احساس ندامت کے ساتھ جب اس کی بارگاہ میں اپنے اس گناہ کی بخشش طلب کرے گا اور صدق دل سے توبہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو ضرور قبول فرمائے گا۔ پھر نہ صرف یہ کہ اس کے گناہ بخش دے گا بلکہ اس کے گناہ کو نیکی میں تبدیل کر کے اس کو اپنا محبوب اور پیارا بنا لے گا۔

لہذا اے مسلمان! موت کا کوئی بھروسہ نہیں اس کے آنے سے پہلے اپنے رب کے حضور گڑگڑا کر اپنے گناہوں سے سچی توبہ کر کے اس کے نیک اور پیارے بندوں میں شامل ہو جا اور سیدھا جنت میں چلا جا۔ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَاَدْخُلِي جَنَّتِي

وسیلہ مصطفیٰ ﷺ

توبہ کی قبولیت کے لئے ایک اور اہم چیز سرورِ دو جہاں ﷺ کا وسیلہ ہے۔ جب گنہگار بندہ اپنے رب کی بارگاہ میں اس کے محبوب کا وسیلہ پیش کر کے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس محبوب وسیلہ کو کبھی رد نہیں فرماتا بلکہ اس کے صدقہ فوراً اس کی توبہ کو قبول فرمالتا ہے۔ اور توبہ کا یہ طریقہ خود قرآن میں اس نے ہمیں سکھایا ہے۔ ارشاد رب العزت ہے۔

وَ لَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَ

اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿١٣﴾ (النساء)

”اور انہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کر لیا ہے تو وہ آپ کے پاس آئیں پھر اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کریں اور رسول بھی ان کے لئے بخشش طلب کریں تو وہ اللہ کو بہت توبہ قبول فرمانے والا اور رحم فرمانے والا پائیں گے۔“

اس آیت مبارکہ میں کسی زمانے کی قید لگائے بغیر قیامت تک آنے والے حضور کی امت کے گنہگاروں کے لئے معافی اور توبہ کی قبولیت کا یہ طریقہ رب نے بیان فرما دیا کہ تمہارا اللہ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرنا اس وقت قبول ہوگا جب تم ہمارے نبی کی بارگاہ میں جا کر ان کا وسیلہ اور سفارش لیکر آؤ گے جب وہ تمہاری سفارش فرمائیں گے تو ہم تمہارے سارے گناہ معاف فرمادیں گے۔

ظاہر ہے قرآن کے احکامات آفاقی اور دائمی ہیں لہذا یہ حکم بھی ہر زمان اور مکان کے بسنے والوں کے لئے ہے، آج کوئی گناہ کرے یا کل کرے عربستان میں کرے یا پاکستان میں کرے، امریکہ میں کرے یا افریقہ میں کرے جب بھی اور جہاں بھی کوئی گناہ کرے اس کے لئے رب کا حکم ہے کہ میرے رسول کے پاس آئے اور آپ کی سفارش لائے۔ اب ظاہر ہے ہر شخص مدینہ شریف حضور ﷺ کے روضہ انور پر تو نہیں پہنچ سکتا لہذا اس آیت کے معنی یہ ہونگے کہ جہاں ہے وہیں سے بیٹھے بیٹھے اپنی فریاد نبی کی خدمت میں پیش کر دے وہ روضہ شریف میں ہی تیری فریاد کوسن لیں گے اور وہیں سے رب کی بارگاہ میں تیری سفارش فرما کے تیری بگڑی بنا دیں گے۔ یہ خیال دل میں کبھی مت لاؤ کہ وہ ہماری فریاد کو اتنی دور سے اور وہ بھی وصال فرمانے کے بعد کیسے سنیں گے؟ اس کا جواب رسول خدا ﷺ نے خود اپنی ایک صحیح حدیث مبارکہ میں پہلے سے دے دیا ہے۔ آپ کا ارشاد مبارک ہے۔ کہ

لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَيَّ إِلَّا بَلَغَنِي صَوْتُهُ حَيْثُ كَانَا قُلْنَا وَ بَعْدَ وَ  
فَاتِكَ قَالَ وَ بَعْدَ وَ فَابِي

(سنن ابن ماجہ، طبرانی، ترغیب، جلاء الافہام لابن قیم ص ۷۴)

کہ میرا امتی جہاں سے بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے اور میری وفات کے بعد بھی ایسا ہی ہوگا۔ ثابت ہوا کہ یہ خیال ہرگز نہیں لانا چاہئے کہ وہ اتنی دور سے اور وصال کے بعد کیسے سنیں گے بلکہ آپ کا امتی قیامت تک کسی زمانہ میں اور کسی مقام اور کسی جگہ سے حضور ﷺ سے فریاد کرے گا تو حضور ﷺ اس کی فریاد کو ضرور سنیں گے اور

اس کی ضرور فریاد سی فرمائیں گے۔

بہر حال جب حضور ﷺ کا گنہگار امتی حضور ﷺ سے اللہ کی بازگاہ میں سفارش کے لئے عرض کرے گا تو حضور ﷺ اس پر ضرور کرم فرمائیں گے اور اس کی اللہ سے سفارش کر کے اس کو بخشوادیں گے کیونکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ شان بیان فرمائی ہے۔  
عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۱۰﴾ کہ امت کا تکلیف میں پڑ جانا ان پر بہت گراں گزرتا ہے وہ امت کے لئے اچھی حالت کے خواہاں ہیں اور ان پر بہت شفیق اور مہربان ہیں۔ جو نبی امت کے پاؤں میں اگر کنا چھ جائے تو اس تکلیف کو گوارا نہیں کر سکتا وہ نبی کب گوارا فرمائے گا کہ ہم دوزخ کے سخت ترین عذاب اور تکلیف سے دو چار ہوں لہذا جب سفارش کے لئے ان کو پکارو گے وہ فوراً اللہ کی بازگاہ میں تمہاری سفارش کر کے دوزخ کے عذاب سے تمہیں رہائی دلا دیں گے۔

ذرا دیکھو ان کو تمہاری تکلیف کا کتنا احساس ہے، گناہ کر کے جس خدا کے عذاب کو تم اپنے لئے لازم کرتے ہو اس کے خیال سے وہ کتنے بے چین اور مضطرب ہیں۔ حدیث مبارک میں آتا ہے کہ ایک روز آنحضرت ﷺ نے قرآن پاک میں سے آیہ کریمہ تلاوت فرمائی۔ رَبِّ اِنَّهُمْ اَضَلُّنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ﴿۱۱۰﴾ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ؕ وَ مَنۡ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَافُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۱﴾ (ابراہیم) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب بیشک بتوں نے بہت لوگ بہکا دیئے ہیں تو جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہنا نہ مانا تو بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے یہ آیہ مبارک تلاوت فرمائی۔ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ؕ وَاِنْ تَعْفُوْهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۱۲﴾ (المائدہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی امت کے لئے فرمایا کہ اے میرے اللہ! اگر آپ انہیں عذاب دیں تو بہر حال یہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ ان کو معاف فرمادیں تو بیشک آپ زبردست حکمت والے ہیں۔ ان آیات کی تلاوت کر کے حضور اکرم ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور آپ نے روتے ہوئے اپنے

ہاتھوں کو بلند کر کے اللہ سے عرض کی اللھم امتی امتی ، اے اللہ میری امت اے اللہ میری امت اللہ تعالیٰ کو سب کچھ پتا تھا لیکن حضرت جبرئیل کو حکم دیا۔ ”یا جبرئیل اذھب الیٰ محمد و ربک اعلم فسئلہ ما ینکبہ“ اے جبرئیل جاؤ میرے محبوب کے پاس اور ان سے پوچھو آپ کو کس چیز نے محزون و اشکبار کر دیا جبرئیل دوڑ کر حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا پیغام دیا حضور ﷺ نے جبرئیل کے ذریعہ اس کا جواب بھجوا دیا۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو پھر حکم دیا کہ

يَا جِبْرَائِيلُ اِذْهَبْ اِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ اَنَا سَرَضِيكَ فِي اَمْتِكَ وَلَا  
نَسُوْكَ (صحیح مسلم)

”اے جبرئیل ہمارے محبوب کے پاس جاؤ اور ان سے کہہ دو کہ ہم آپ کو امت کے معاملہ میں خوش کر دیں گے اور آپ کو غمزدہ نہیں ہونے دیں گے۔“

یہ حدیث ہم گنہگاروں کے لئے بہت بڑا سہارا ہے اگرچہ اس میں کوئی شک نہیں ہم گناہ کر کے جہنم کے مستحق ہو گئے ہیں لیکن جب ہم حضور ﷺ سے اللہ کی بارگاہ میں سفارش کے لئے عرض کریں گے تو بھلا ان جیسا شفیق اور کریم نبی ہمیں دوزخ کی آگ میں جلتا ہوا کب دیکھ سکے گا وہ فوراً ہماری سفارش فرمائیں گے اور اللہ آپ کی سفارش پر ہمیں ضرور بخش دے گا کیونکہ وہ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا اور اس کا وعدہ ہے کہ اے محبوب آپ کی امت کے بارے میں آپ کو غمزدہ نہیں ہونے دوں گا۔ آپ کے امتیوں کو بخش کر آپ کو خوش کر دوں گا۔ انشاء اللہ وہ ہم سیاہ کاروں کی خطاؤں کو معاف فرما کر اور ہم بدکاروں کو بخش کر اپنے محبوب کو ضرور راضی کرے گا۔

محبوبان خدا اور وسیلہ مصطفیٰ ﷺ

مندرجہ بالا آیت مبارکہ جس میں اللہ تعالیٰ نے توبہ کرنیوالوں کو حضور اکرم ﷺ کی سفارش اور آپ کا وسیلہ لانے کا حکم دیا ہے اس پر عمل کرتے ہوئے بڑے بڑے اللہ کے پیارے اور مقبول بندوں نے اپنے اپنے مقامات اور جگہوں پر رہ کر حضور ﷺ سے فریاد

کی۔ اپنی لغزشوں اور کوتاہیوں پر اظہارِ ندامت کرتے ہوئے حضور ﷺ سے کرم فرمانے کی التجائیں کی اس رحیم و کریم نبی نے بے پایاں کرم فرماتے ہوئے اپنے رب سے ان کی سفارش فرمادی۔ اللہ نے حضور ﷺ کی سفارش کو قبول فرماتے ہوئے ان پر اپنی رحمتوں اور مغفرتوں کی بارشیں فرمائیں اور اپنی ”ولایت اور قرب“ کے اعلیٰ مقام سے ان کو سرفراز فرمادیا۔

آئیے محبوبانِ بارگاہِ خداوندی کی ان التجاؤں اور فریادوں کی ایک جھلک دیکھیں جو انہوں نے اپنے پیارے آقا و مولیٰ حضور سرورِ دو جہاں ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیں اور مقامِ محبوبیت سے سرفراز ہوئے۔

### التجائے اعرابی

ایک اعرابی نے حضور ﷺ کے روضہ انور پر حاضر ہو کے پوری آئیہ مبارکہ و کواۓہم اذ ظلموا انفسہم کی تلاوت کی اور پھر اللہ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کی بخشش کرانے کے لئے حضور ﷺ کو شفیع اور سفارشی بناتے ہوئے یوں آپ سے عرض کیا۔

وَقَدْ جِئْتُكَ مُسْتَغْفِرًا لِذَنْبِي مُتَّعِثًا بِكَ إِلَى رَبِّي

یعنی اب میں اللہ کے اس حکم کے مطابق آپ کی بارگاہ میں آ گیا ہوں اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کر رہا ہوں اور آپ کو اپنے رب کے پاس اپنا شفیع اور سفارشی بنا رہا ہوں، میری سفارش کرو دیجئے تاکہ اللہ میرے گناہ معاف فرمادے۔..... پھر اس نے یہ اشعار پڑھے۔

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اعْظَمَةٌ  
فَطَابَ مِنْ طَيِّبِينَ الْقَاعُ وَالْآكُمُ  
نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرِ أَنْتَ سَاكِنُهُ  
فِي الْعَفَافِ وَ فِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ

”اے وہ ذات جو ساری کائنات سے افضل ہے جس کا جسم اقدس اس مٹی میں مدفون ہے۔“

پس ان کی خوشبو سے ٹیلے اور میدان مہک اٹھے۔ میرے جان اس قبر انور پر قربان! جس میں آپ جلوہ افروز ہیں اس قبر میں تو سراپا پاکیزگی سخاوت اور شرافت جلوہ گر ہے۔“

حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت وہیں روضہ انور کے پاس بیٹھا ہوا تھا جیسے ہی وہ اعرابی حضور سے یہ فریاد کر کے لوٹا حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے عقبہ! جاؤ اس اعرابی کو خوشخبری سنا دو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرمادیا۔

(تفسیر ابن کثیر، المعروف لامام نووی، المعنی، الشرح الکبیر، لابن قدامہ)

التجائے امام زین العابدین

حضرت امام حسین کے لخت جگر و نور نظر اہل بیت اطہار کی شان اور آن حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے پیارے نانا حضور سرور دو جہاں ﷺ سے یوں استغاثہ کرتے ہیں۔

يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ أَنْتَ شَفِيعُ الْمُدْنِيِّينَ

اَكْرِمُ لَنَا يَوْمَ الْحَزِينِ فَضْلًا وَ جُودًا وَالْكَرَمِ

اے رحمت عالم! آپ گنہگاروں کے شفیع ہیں ہمیں قیامت کے دن اپنے فضل و عطاء

اور جود و کرم سے سرفراز فرمائیے۔

التجائے امام اعظم

حنفیوں کے امام اپنے وقت کے ایک عظیم مجتہد عارف حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ

علیہ اپنے آقا و مولیٰ حضور سرور کون و مکان ﷺ سے یوں شفاعت کے طلب گار ہیں۔

يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ جَنَّكَ قَاصِدًا

أَرْجُوا رِضَاكَ وَ أَحْتَمِي بِحَمَاكَ

اے پیشواؤں کے پیشوا! میں تیرے حضور قصد اور ارادہ کر کے آیا ہوں آپ کی رضا اور

خوشنودی کا طلب گار ہوں اور اپنے آپ کو سب برائیوں سے آپ کی پناہ میں دیتا ہوں۔

انت الٰدی فینا سئلت شفاعة

لباک ربک لم تکن لسواک

آپ وہ ہیں کہ آپ نے ہمارے واسطے شفیع ہونا خدا سے طلب کیا تو آپ کے رب نے اعلان فرما دیا کہ اے محبوب یہ مقام خاص تیرا ہے تیرے سوائے اور کسی کیلئے نہیں۔

یا مالکی کن شافی فی فاقتی

انی فقیر فی الوری لغناک

اے میرے مالک! میرے گناہوں میں میری شفاعت فرما دیجئے میں آپ کی شفاعت کا محتاج ہوں۔

فَعَسَاک تَشْفَعُ فِیْهِ عِنْدَ حِسَابِهِ

فَلَقَدْ غَدَا مُتَمَسِّبًا بِعَرَاکَا

مجھے امید ہے آپ رحم فرماتے ہوئے قیامت کے دن حساب و کتاب کے وقت میری ضرور شفاعت فرمائیں گے اور خدا سے مجھے مانگ لیں گے۔

فَلَا نْتَ اَکْرَمُ شَافِعٍ وَ مُشْفَعٍ

وَمَنْ التَّجِبَى بِحَمَاکَ نَالَ رِضَاکَ

اللہ کی جناب میں آپ کا بہت بڑا مرتبہ ہے آپ شفاعت کے مجاز بھی ہیں اور آپ کی شفاعت قبول بھی ہے۔ جس نے آپ سے حمایت اور پناہ کی درخواست کی اس نے آپ کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کر لیا۔

فَاَجْعَلْ قِرَاى شَفَاعَةِ بِنِى فِى غَدِ

فَعَسَى اَرِى فِى الْحَشْرِ تَحْتَ لَوَاکَا

اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! حشر میں مجھے اپنی شفاعت سے ضرور نوازیں تاکہ میں بھی اس دن آپ کے لواء الحمد کے سائے میں نظر آؤں۔



التجائے مخدوم ہاشمی ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ

سندھ کے عظیم محقق اور بلند پایہ فقہیہ و محدث اور اعلیٰ مرتبہ قرب پر فائز عارف باللہ حضرت مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی اپنے آقا و مولا سے اپنے گناہوں کی شکایت کرتے ہوئے آپ سے یوں مدد کی درخواست کرتے ہیں۔

أَغْنِنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ حَانَتْ نِدَامَتِي

أَغْنِنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَامَتْ قِيَامَتِي

یا رسول اللہ میری مدد فرمائیے اب میں بہت شرمسار ہوں یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے میرے لئے تو قیامت قائم ہوگئی ہے۔

أَغْنِنِي يَا شَفِيعَ الْمُذْنِبِينَ جَمِيعُهُمْ

تَفَرَّقْتُ فِي دِمَاءٍ كَثْرَةٍ شَامَتِي

اے تمام گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے! میری مدد فرمائیے۔ میں اپنی شامت اعمال کے باعث خونی سمندر میں گر گیا ہوں۔

فَاخُذْ بِيَدِي يَا شَفِيعَ الْخَلْقِ إِنِّي

عَلَى شَفَا جُرْفٍ هَارٍ رَأَيْتُ مَقَامَتِي

میرا ہاتھ پکڑ لیجئے! اے مخلوق کی شفاعت کرنے والے! میں نے اپنا مقام جہنم کے گڑھے کے کنارہ پر دیکھ لیا ہے۔

التجائے خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

سندھ کی عظیم روحانی خانقاہ لواری شریف کے پانچویں سجادہ نشین حضرت خواجہ محمد سعید مہاجر کی بارگاہ مصطفیٰ میں ایک محمس مناجات

كَيْفَ حَالِي يَكُونُ فِي الْمَحْشَرِ

بِكَ الْجِي إِلَى اللَّهِ الْأَكْبَرِ

لِي خَطِيئَاتٍ فَوْقَ أَنْ يُذَكَّرَ

أَتَشَبَّتُ بِذَيْلِكَ الْأَطْهَرِ

فَلْتَرْحَمِ لِمَذْنِبٍ مُضْطَرِّ  
رَحْمَتِكَ أَنْ تَقُولَ آمِينَ

میرے گناہ اور میری خطائیں بیان سے باہر ہیں، میدان حشر میں میرا کیا حال ہوگا؟ وہاں آپ کے دامن سے لپٹ جاؤں گا، آپ کے ذریعہ اور وسیلہ سے اللہ کی بارگاہ میں التجا کروں گا کہ اس گنہگار اور بے قرار پر رحم فرمائیے اس وقت آپ کی رحمت کہے گی آمین اے اللہ اس کی التجا کو قبول فرمالے۔

قَسَبَ الْقَلْبُ مِنْ سَوَادِ الْعَيْنِ  
لَيْسَ مِثْلِي أَيْتِمٌ فِي الثَّقَلَيْنِ  
مِنْ قَبَائِحِ لَقَدْ كَثُرَتْ الرِّينِ  
لَيْسَ مِثْلَكَ شَفِيعٌ فِي الْكُونَيْنِ

فَاصْقِلُوا صَيْقَلَ الصِّفَا وَ الرِّينِ  
صَيْقَلِكَ أَنْ تَقُولَ آمِينَ

میرا دل گناہ کر کے آنکھ کی کالک سے بھی کہیں زیادہ کالا ہو گیا ہے۔ میرے اخلاق و اعمال کی وجہ سے وہ بہت غلیظ اور گندا ہو گیا ہے۔ جن دنس میں مجھ جیسا کوئی گنہگار نہیں اور دو جہاں میں آپ جیسا کوئی شفیع نہیں لہذا میرے دل سے گناہوں کی غلاظت کو دور فرما کر میرے دل کو چمکا دیجئے اس وقت آپ کی چمک کہے آمین۔  
آپ کی تحریک کردہ ایک اور مناجات۔

حَقِيرُ الْحَالِ فَلَسُ الْبَالِ بَابِكَ جَاءَ مُلْتَمِسًا  
فَكْرَمَهُ وَ شَرَفَهُ بِعَيْنِ اللَّطْفِ وَ الْكَرَمِ

ایک مفلوک الحال اور مفلس البال التجاء اور فریاد کرتا ہوا آپ کے دروازے پر آیا ہے اپنے لطف و کرم سے اسے سرفراز فرمادیجئے۔

وَ كُنْ مَعَهُ بِكُلِّ آلَانٍ وَ الْأَحْوَالِ وَ الصَّغْبِ  
شَفِيعًا غَافِرًا غَوْنًا مُزِيلًا التَّعْبِ وَ الْأَلَمِ

ہر آن ہر آفت اور ہر مصیبت کے وقت آپ اس کے دکھ مصیبت اور تکلیف کو دور

کرنے والے، اس کی شفاعت کرنے والے، اس کی پردہ پوشی کرنے والے اور اس کے مددگار ہو جائیے۔

وَذَارُكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ غِيَاثَ الْخَلْقِ يَا سَيِّدِي

سَعِيدًا مُسْتَغِيثًا بِكَ نَكِيسَ الرَّأْسِ مِنْ نَذْمِ

اے اللہ کے حبیب! خدا آپ پر رحمتیں نازل کرے، اے میرے آقا، اے مخلوق خدا کے فریادرس سعید ندامت اور شرمندگی سے سر جھکائے ہوئے آپ سے مدد کا طلب گار ہے۔

التجائے بوسیری رحمۃ اللہ علیہ

جس قصیدہ بردہ پر خوش ہو کے حضور اکرم ﷺ نے حضرت علامہ بوسیری رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں اپنی چادر اوڑھا کر ایک موذی بیماری سے ان کو نجات عطا فرمادی تھی۔ اسی قصیدہ بردہ کا ایک شعر ہے جس میں امام بوسیری رحمۃ اللہ علیہ اپنے آقا و مولیٰ حضور سرور دو جہاں ﷺ سے اپنے گناہوں کی مصیبت اور دنیا و آخرت کی پریشانیوں میں آپ کو اپنا حاجت روا اور مشکل کشا قرار دیتے ہوئے آپ کو یوں پکارتے ہیں۔

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِي مِنْ الْوَذْبِ

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

اے ساری مخلوق میں سب سے معزز و مکرم ذات! آپ کے سوا میرے لئے کوئی ایسا نہیں جس کی میں پناہ میں آؤں قیامت کے ہولناک سانحہ کے وقت۔

وَلَنْ يَضِيقَ رَسُولَ اللَّهِ جَاهُكَ بِي

إِذَا الْكَرِيمُ تَجَلَّى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

اے اللہ کے رسول! میری شفاعت سے آپ کی قدر و منزلت کوئی کم نہیں ہوگی۔ لہذا جب اللہ تعالیٰ اپنی صفت منتقم کے ساتھ جلوہ افروز ہو اس وقت میری ضرور شفاعت فرمائیں۔

التجائے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

ہندو پاک کے عظیم محدث اور فقیہہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضور

اکرم ﷺ کو گناہوں کی آفت اور ہر مصیبت کا نجات دہندہ اور مشکل کشا مانتے ہوئے آپ سے یوں عرض گزار ہیں۔

وَبَا خَيْرٍ مَّن يَرْجِي الْكُشْفَ رِزِيَّةً  
وَمَنْ جُوذُهُ فَاقَ جُوذَ السَّخَائِبِ

(اطیب النغم)

اے وہ بہترین ذات جس سے تمام مصیبتوں اور آفتوں میں نجات دلانے کی امید کی جاتی ہے اے وہ کہ جس کی سخاوت برسنے والے بادلوں سے بھی کہیں زیادہ ہے۔

التجائے جامی رحمۃ اللہ علیہ

سراپا عشق مصطفیٰ اور علم و حکمت اور فارسی عربی نظم و نثر کا بے تاج بادشاہ مشہور فارسی عربی صوفی شاعر اور عظیم علمی اور روحانی شخصیت حضرت مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ اپنے گناہوں کی بخشش کے لئے حضور ﷺ سے شفاعت اور سفارش کرنے کی یوں درخواست کرتے ہیں۔

یا رسول اللہ براحوال خراب ما بہین  
روبخاک افتادہ ام از شرم عصیاں بر زمین  
مذہم چوں من نباشد در جمیع امتاں  
شافعم از عنایت یا شفیع المذنبین  
دیدہ گریاں سینہ بریان دل کباب افتادہ ام  
رحم کن بر حال ما من یارحمۃ للعالمین

یا رسول اللہ! میرے تباہ اور خراب حالات پر نگاہ کرم فرمائیے۔ میں نے گناہوں کی شرمندگی کی وجہ سے اپنا چہرہ زمین پر ڈال کر خاک آلودہ کیا ہوا ہے۔ آپ کی ساری امت میں مجھ جیسا برا اور کوئی نہیں، اے گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے برائے مہربانی میری بھی شفاعت فرمادیجئے۔ دیکھئے میں روتی ہوئی آنکھوں اور جلے ہوئے سینہ و دل کے

ساتھ یہاں پڑا ہوا ہوں۔ یا رحمۃ للعالمین میرے حال پر رحم فرما دیجئے۔  
ایک اور اپنی نعت میں حضور ﷺ سے اپنے گناہوں کی روداد سناتے ہوئے یوں  
عرض کرتے ہیں۔

یا رسول اللہ بدر گاہت پناہ آوردہ ام  
ہم جو چاکر عاجزم کوہ گناہ آوردہ ام  
یا رسول اللہ! آپ کے در پہ پناہ لینے کے لئے آ گیا ہوں، عاجز و در ماندہ آپ کا غلام  
گناہوں کا پہاڑ لے کے آیا ہے۔

غیر تو طباؤ ملای نیست در ہر دوسرا  
رحم کن یا سیدی حال تباہ آوردہ ام  
دو جہاں میں آپ کے سوا میرا کوئی طباؤ ماوی نہیں ہے۔ اے میرے آقا میرے تباہ  
حال پر رحم فرمائیے۔

جز تو دیگر دستگیرم نیست در دنیاؤ دیں  
با ہزاراں انفعال و روسیاء آوردہ ام  
دنیاؤ آخرت میں آپ کے سوا میرا کوئی مددگار نہیں ہے۔ ہزار شرمندگی اور ندامت کے  
ساتھ اپنا یہ روسیاء لے کر آ گیا ہوں  
التجائے حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ کے پیرومرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ  
تعالیٰ علیہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں یوں فریاد کرتے ہیں۔

عالم نہ متقی ہوں نہ زاہد نہ پارسا ہوں امتی تمہارا گنہگار یا رسول اللہ  
دونوں جہاں میں مجھ کو وسیلہ ہے آپ کا کیا غم ہے گرچہ ہوں میں بہت خوار یا رسول اللہ  
ذات آپ کی تو رحمت و شفقت ہے سر بسر میں گرچہ ہوں تمام خطا وار یا رسول اللہ  
کیا ڈر ہے اس کو لشکر عصیان و جرم سے تم سا شفیع ہو جس کا مددگار یا رسول اللہ

ہو آستانہ آپ کا امداد کی جہیں اور اس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یا رسول اللہ  
التجائے محبت صادق رحمۃ اللہ علیہ

ایک اور فارسی عاشق رسول کی بارگاہ رسالت پناہ میں التجا  
غریبم یا رسول اللہ غریبم نہ دارم در جہاں جز تو حبیبم  
یا رسول اللہ! غریب و لاچار ہوں۔ آپ کے سوا سارے جہاں میں کوئی دوست نہیں  
میرا۔

مرض دلم زغصیاں لادوائے مگر الطاف تو باشد طبیبم  
گناہوں کا علاج مرض مجھے لگ گیا ہے۔ مگر آپ کا لطف و کرم ہی میرا معالج ہے۔  
بریں نازم کہ ہستم امت تو گنہگارم و لیکن خوش نصیبم  
مجھے اس پر ناز ہے کہ میں آپ کا امتی ہوں۔ اگرچہ گنہگار ہوں مگر بڑا خوش نصیب  
ہوں۔

التجائے حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

اے خسروہ خوباں نظرے سوئے گداکن رحمتی بمن سوختہ و بے سرو پاکن  
اے بادشاہ حسن! اپنے اس منگتے کی طرف بھی ایک نگاہ کرم فرما دیجئے، اس تباہ و برباد پر  
بھی رحم فرما دیجئے۔

دارد دل درویش تمنائے نگاہے ز اں چشمیہ مست بیک غمزہ رواکن  
اس فقیر کے دل کی بھی ایک تمنائے نگاہے کہ اپنی چشمیہ مست سے اس کی طرف صرف ایک  
نظر ڈال دیجئے۔

التجائے قدسی

مرحبا سید مکی مدنی العربی دل و جاں بادنہایت چہ عجب خوش لقمی  
مرحبا! اے مکی مدنی عربی آقا! دل و جاں قرباں ہوں آپ پر کیا پیارے القاب ہیں

آپ کے

چشمِ رحمت بکشا سوئے من اندازِ نظر اے قریشی لقمیِ حاشی و مطلبی  
 ے وہ ذات جس کا لقب قریشی ہاشمی اور مطلبی ہے اپنی نگاہِ رحمت اٹھا کے مجھ پر بھی  
 ایک نظرِ کرم ڈال دیجئے۔

عاصیانمِ زمانے کئی اعمالِ پیرس سوئے ماروئے شفاعتِ بکنِ ازبے سبھی  
 میں بہت گنہگار ہوں مجھ سے میرے اعمال کی پرستش نہ فرمائیے۔ بس بغیر کسی وجہ کے  
 ہی میری تو شفاعت فرما دیجئے۔

ما تمہ تشنہ لبانیم و توتئی آبِ حیاتِ رحمِ فرما کہ زحدمی گزر دتشنہ لبی  
 ہم آپ کے جو دودِ کرم اور شفاعت کے پیاسے ہیں آپ آبِ حیات ہیں ہم پر رحم فرما  
 دیجئے اب تو ہماری پیاس حد سے گزر گئی ہے۔

سیدی انت جیبی و طبیبِ قلبی آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماںِ طلبی  
 اے میرے آقا! آپ ہی میرے غمخوار اور میرے دل کے طبیب ہیں، قدسی اپنے  
 علاج کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہے۔

التجائے شیخِ سعیدی رحمۃ اللہ علیہ

من گدائے تو یارسول اللہ جاں فدائے تو یارسول اللہ  
 یارسول اللہ! میں آپ کے در کا منگتا ہوں میری جاں آپ پر قربان ہو۔

ارحم الراحمین نہ ہم بخشد بے رضائے تو یارسول اللہ  
 یارسول اللہ! وہ ارحم الراحمین بھی آپ کی رضا کے بغیر نہیں بخشتا۔

سر نہاد است بردتِ سعدی در ہوائے تو یارسول اللہ  
 اسی لئے سعدی نے نہایت عجز و انکساری کے ساتھ اپنا سر آپ کی چوکھٹ پہ رکھ دیا ہے  
 تاکہ آپ اس سے راضی ہو جائیں (اور اسے اللہ سے بخشوادیں)

التجائے مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کھڑے ہیں منکر نکیر سر پر نہ کوئی جامی نہ کوئی یاور  
بتا دو آ کر میرے پیسیر کہ سخت مشکل جواب میں ہے  
خدائے قہار نے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر  
بچا لو آ کر شفیع محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے  
گنہ کی تاریکیاں ہیں چھائیں امنڈ کے کالی گھٹائیں آئیں  
خدا کے خورشید، مہر فرما کہ ذرہ بس اضطراب میں ہے  
کریم اپنے کرم کا صدقہ لئیم بے قدر کو نہ شرما  
تو اور رضا سے حساب لینا رضا بھی کوئی حساب میں ہے

☆☆☆☆☆☆

سب نے صف محشر میں لگا کر دیا ہم کو اے بیکسوں کے آقا اب تیری دھائی ہے  
بازار عمل میں تو سودا نہ بنا اپنا سرکار کرم! تجھ میں عیبی کی سمائی ہے  
اے عشق تیرے صدقے جلنے سے چھٹے سے جو آگ بھادے گی وہ آگ لگائی ہے

☆☆☆☆☆☆

سرکار ہم گنواروں میں طرز ادب کہاں ہم کو تو بس تمیز نہیں بھیک بھر کی ہے  
مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پانینگے سرکار میں نہ "لا" ہے نہ حاجت اگر کی ہے  
اف یہ بے حیائیاں کہ یہ منہ اور ترے حضور ہاں تو کریم ہے تری خود رگزر کی ہے  
تجھ سے چھپاؤں منہ تو کروں کس کے سامنے کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے  
جاؤں کہاں پکاروں کس کا منہ نکوں کیا پرسش اور جا بھی سنگ بے ہنر کی ہے  
مومن ہوں مومنوں پہ رؤف و رحیم ہو سائل ہوں سائلوں کو خوشی لانہر کی ہے

☆☆☆☆☆☆

ان فتنہ ہائے حشر سے کہد و حذر کریں نازوں کے پالے آتے ہیں رہ سے گزر کریں



بد ہیں تو آپ کے ہیں بھلے ہیں تو آپ کے ٹکڑوں سے تو یہاں کے پلے رخ کدھر کریں  
سرکار! ہم کینوں کے اطوار پہ نہ جائیں آقا! حضور! اپنے کرم پر نظر کریں

☆☆☆☆☆☆☆☆

اے شافع ام شہ ذی جاہ لے خبر اللہ لے خبر مری اللہ لے خبر  
دریا کا جوش ناؤ نہ بیڑا نہ ناخدا میں ڈوبا تو کہاں ہے میرے شاہ لے خبر  
وہ سختیاں سوال کی وہ صورتیں مہیب اے غمزدوں کے حال سے آگاہ لے خبر  
مجرم کو بارگاہ عدالت میں لائے ہیں تکتا ہے بے کسی میں تیری راہ لے خبر  
اہل عمل کو ان کے عمل کام آئیگی میرا ہے کون تیرے سوا آہ لے خبر  
مانا کہ سخت مجرم و ناکارہ ہے رضا تیرا ہی تو بے بندہ درگاہ لے خبر

☆☆☆☆☆☆☆☆

التجائے حسن رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ

کیا ہے حق نے کریم تم کو ادھر بھی اللہ نگاہ کر لو  
کہ دیر سے بے نوا تمہارا تمہارے ہاتھوں کو تک رہا ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆

ہمیشہ تم کرم کرتے ہو بگڑے حال والوں پر بگڑ کر میری حالت نے میری بگڑی بنالی ہے  
تمہارے در تمہارے آستوں سے میں کہاں جاؤں نہ مجھ سا کوئی بے کس ہے نہ تم سا کوئی والی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆

نگاہ لطف کے امید وار ہم بھی ہیں لئے ہوئے تو دل بے قرار ہم بھی ہیں  
ہمارے دست تمنا کی لاج بھی رکھنا ترے فقیروں میں اے شہریار ہم بھی ہیں  
تمہاری ایک نگاہ کرم میں سب کچھ ہے پڑے ہوئے تو سر رہ گزار ہم بھی ہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆

ہم غریبوں پر کرم فرمائیے بد نصیبوں پر کرم فرمائیے

بے قراروں کے سرہانے آئیے دلفگاروں کے سرہانے آئیے  
 اے عرب کے چاند اے مہر عجم اے خدا کے نور اے شمع حرم  
 ہم سیہ کاروں پہ رحمت کیجئے تیرہ بختوں کی شفاعت کیجئے  
 میں بھکاری ہوں تمہارا تم غنی لاج رکھ لو میرے پھیلے ہاتھ کی  
 میں تمہارا ہوں گدائے بے نوا کیجئے اپنے بے نواؤں پر عطا  
 اچھے اچھوں کے ہیں گاہک ہر کہیں ہم بدوں کی ہے خریداری یہیں

☆☆☆☆☆☆

التجائے مولانا نعیم الدین مراد آبادی

بد ہیں اگرچہ ہم حضور آپ کے ہیں مگر ضرور  
 کس کو سنائیں حال دن تم کو نہیں سنائیں تو  
 آپ کے در پہ گر نہ آئیں کونسا در ہے جس پہ جائیں  
 سامنے کس کے سر جھکائیں آپ ہمیں بتائیں تو

☆☆☆☆☆☆

التجائے بیکل

ہر نظر کانپ اٹھے گی محشر کے دن خوف سے ہر کلیجہ دھل جائے گا  
 اوڑھ کر کالی کالی وہ آجائینگے حشر کا سارا نقشہ بدل جائیگا  
 سرور انبیاء مونس بے کساں شاہ کون و مکاں! ہادی انس و جاں  
 آپ کی گر نگاہ کرم ہو گئی ہر عذاب آ کے رحمت میں ڈھل جائیگا  
 میرا کیا کر سکے گی بھنور میں بلا ناز ہے آپ پر یا حبیب خدا  
 آپ کا نام لیتے ہی بیڑا مرا ڈوبتے ڈوبتے بھی سنبھل جائیگا  
 اپنی چوکھٹ پر سرکار بلوایئے کچھ تو بیکل کے بارے میں فرمائیے  
 اے مسیح دو عالم! چلے آئیے ورنہ بیمار کا دم نکل جائیگا

## التجائے اکبر و ارثی

ہے محشر میں کافی وسیلہ تمہارا  
خبر تم نہ لو گے تو پھر کون لے گا  
حرام اس پہ ہو جائے نار جہنم  
یہ کاریوں سے نہ گھبراؤ یارو  
تم آقا ہو کس کے؟ ہمارے ہمارے  
تم آقا ہو میرے میں بندہ تمہارا  
میں آخر تو ہوں نام لیوا تمہارا  
پڑھے صدق دل سے جو کلمہ تمہارا  
کہ حامی ہے اک کملی والا تمہارا  
ہمیں زعم کس کا؟ تمہارا تمہارا

## التجائے شاعر اردو

ایک اردو شاعر نے مولانا جامی کی فارسی نعت کا یوں ترجمہ کیا۔

یا شفیع المذنبین بارگنہ لایا ہوں میں  
میرے بالوں کی سفیدی پر نظر رحمت کی ہو  
عجز و بے خویشی درویشی و دل ریشی و درد  
ہوں اگر محروم عرفان سے یہ ہے میری خطا  
گھات میں شیطان ہے نفس، ہوا اعدائے دیں  
اس گراں باری سے باپشت دو تا آیا ہوں میں  
گرچہ عصیاں کے سبب روئے سیاہ لایا ہوں میں  
ان گواہوں کو ثبوت عشق میں لایا ہوں میں  
خود خطائیں کر کے اب عذر خطا لایا ہوں میں  
زیر و امان کرم لینے اماں آیا ہوں میں

## التجائے امیر

نہیں ہے آسرا کوئی ہمارا یا رسول اللہ  
نہ دنیا کے رہیں جھگڑے نہ عقبی کے رہیں دھڑ کے  
مدد فرمائیے، اب تاب گویائی نہیں باقی  
امیر بے نوا عقبی میں کس کا آسرا ڈھونڈے  
تمہارے ہیں تمہارا ہے سہارا یا رسول اللہ  
نگاہ لطف سے ہوا اک اشارہ یا رسول اللہ  
چلی جب تک زباں میں نے پکارا یا رسول اللہ  
رہا مداح دنیا میں تمہارا یا رسول اللہ

☆☆☆☆☆☆☆☆

کوئی محشر میں نہیں پوچھنے والا شاہا  
ہم گنہگار کے بھی شرمندہ نہیں کیا تھے وہ لوگ  
اس گنہگار سیہ کار کا بھی دھیان رہے  
کہ گنہ بھی نہ کیا اور پشیمان رہے

## التجائے عزیز حاصل پوری

تسہی سے ہم گنہگاروں کی امیدیں ہیں وابستہ  
چھپا لینا عزیز روسیہ کو اپنے دامن میں  
تسہی اک لاج رکھو گے ہماری یا رسول اللہ  
نہ ہو محشر میں اس کی روسیا ہی یا رسول اللہ

## التجائے حاصل مراد آبادی

طوفان بلا کی موجیں ہیں اور امت عاصی کی کشتی  
یا شاہ مدینہ اب تو کوئی رحمت کا اشارہ ہو جائے

## التجائے حالی

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے  
فریاد ہے اے کشتی امت کے نگہبان  
اے چشمہ رحمت بابی انت امی  
کرتق سے دعا امت مرحوم کے حق میں  
ہم نیک ہیں یا بد پھر آخر ہیں تمہارے  
گر بد ہیں تو حق اپنا ہے کچھ اور زیادہ

## التجائے ترمذی

تو سراپا رحمت و الطاف و احسان و کرم  
اک نظر رحمت کی ہو جائے تو بیڑا پار ہے  
زاہدوں کو ناز ہے اپنے متاع زہد پر  
تجھ کو بخشا ہے خدا نے اختیار کائنات  
اک نظر کی آرزو میں ہے جہان آرزو  
اے شفیع المذنبین اے رحمۃ للعالمین  
شامت اعمال سے گو ہو چکا ہوں روسیہ  
میں سرا سر غرقہ طغیان و عصیان و خطا  
اک نظر بس اک نظر بہر کرم بہر خدا  
ترمذی کو ہے فقط تیرے کرم کا آسرا  
میری بگڑی بھی بنا دے از رہ لطف و عطا  
اک نظر بہر کرم امی ابی رومی فدا  
میں خطا کی انتہا ہوں تو عطا کی انتہا  
دیکھ تو اپنے کرم کو میرے عیبوں پہ نہ جا

ذات تیری ہے ہمیشہ سے خطا پوش و کریم      اپنی رحمت میں چھپالے میرے جرموں کو شہا  
ترندی تیرے غلاموں کے غلاموں کا غلام      تیری نظروں میں رہے اے شافع روز جزاء

### حکایات تائبین

چند توبہ کرنے والوں کے واقعات اور حکایات تحریر کئے جاتے ہیں تاکہ ان کو پڑھ کر ہمارے پتھر جیسے سخت دل نرم ہو جائیں ہمارے ایمان تازہ ہو جائیں اور ہمیں پتہ چل جائے کہ اس توبہ و استغفار کے صدقہ اللہ تعالیٰ اپنے گنہگار بندوں کو کیسے کیسے انعام و اکرم سے نوازتا ہے اور اپنی رحمتوں کی کیسی کیسی بارشیں برساتا ہے۔

### سو آدمیوں کے قاتل کی توبہ

یہ واقعہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کو سنایا جس کی تفصیل یہ ہے کہ پچھلی امتوں میں سے ایک شخص نے ننانوے آدمی قتل کئے تھے ایک دن اس کے ضمیر نے ملامت کی کہ تو نے اتنے بڑے بڑے گناہ کئے ہیں چل اس کی توبہ کر اس نے لوگوں سے پوچھا کہ اس زمانے میں سب سے بڑا عالم فاضل کون ہے جس کے پاس جا کر میں توبہ کے متعلق معلومات کروں لوگوں نے ایک بڑے عالم جو اس زمانے کا بڑا راہب تھا اس کا پتہ بتا دیا۔ یہ شخص اس کے پاس پہنچا اور اس سے کہا کہ میں نے ننانوے قتل کئے ہیں کیا میرے لئے توبہ کی کوئی گنجائش ہے؟ اس راہب نے کہا کہ تیرے لئے توبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس نے یہ سن کر اس راہب کی بھی گردن اڑادی اور سو کا عدد پورا کر دیا لیکن دل اس کا بہت بے چین تھا اس نے پھر لوگوں سے معلوم کیا کہ کسی اور اچھے اور بڑے عالم اور فاضل کا مجھے پتہ بتاؤ تاکہ ان سے میں توبہ کے متعلق معلومات کروں اور اپنے گناہوں کی بخشش کا سامان کر سکوں۔ لوگوں نے اس کو ایک اور عالم کا پتہ بتایا یہ فوراً اس عالم کے پاس پہنچا اور اس نے کہا کہ میری توبہ کی کوئی صورت ہے؟ اس عالم نے فرمایا ہاں کیوں نہیں تمہارے اور توبہ کے درمیان کوئی چیز حائل اور مانع نہیں۔ تم ایسا کرو فلاں جگہ پر چلے جاؤ کچھ اللہ کے مقبول بندے عبادت میں مصروف ہیں ان کے ساتھ رہ کر خدا کی عبادت اور اس کی یاد میں مصروف ہو جاؤ۔ یہ شخص

بتائے ہوئے پتہ پر ان اللہ کے مقبول بندوں کی طرف روانہ ہو گیا ابھی راستہ میں ہی تھا کہ موت نے اس کو آلیا جب وہ مر گیا تو رحمت اور عذاب دونوں کے فرشتے آگئے دونوں فرشتوں کے درمیان میں جھگڑا ہونے لگا عذاب کے فرشتے کہتے تھے کہ یہ بڑا گنہگار اور پاپی تھا اس کو ہم دوزخ میں لے کر جائیں گے جبکہ رحمت کے فرشتے کہتے تھے کہ اس نے صدق دل سے سچی توبہ کر لی تھی لہذا اس کو ہم جنت میں لے کر جائیں گے۔ رب کائنات نے اس تنازع کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک فرشتے کو بھیجا اس نے آ کر فیصلہ کیا کہ زمین کو ناپ لو جس زمین کے قریب ہو اسی میں اس کا شمار کرو۔ اس فیصلہ کے مطابق تو وہ جہنمی بنتا تھا کیونکہ جس طرف سے وہ نکلا تھا اس طرف کی زمین سے وہ قریب تھا اور اللہ کے مقبول بندوں کی زمین سے ذرا سا دور تھا۔ اب ذرا دیکھئے رب کی رحمت کے توبہ کرنے والے سے وہ کیسا راضی ہو جاتا ہے؟ اس کی کیسی حمایت فرماتا ہے؟ اس کو کس طرح بچاتا ہے حدیث میں آتا ہے کہ

فَاَوْحَىٰ اللَّهُ تَعَالَىٰ إِلَىٰ هَذِهِ أَنْ تَبَاعِدِي وَ إِلَىٰ هَذِهِ أَنْ تَقْرَبِي وَ

قَالَ قَيْسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوَجَدُوهُ إِلَىٰ هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِيرٍ فَغْفِرَ لَهُ

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بدوں اور بروں کی جوز میں تھی اس کو حکم دیا کہ دور ہو جا اور اپنے مقبول بندوں کی طرف زمین تھی اس سے فرمایا سکر جا اور سمٹ جا اور پھر حکم دیا کہ اب نا پو جب زمین ناپی گئی تو اللہ کے پیاروں کی طرف ایک بالشت قریب نکلی اسی وقت اس کی بخشش کر دی گئی اور جنت کے فرشتے اسے جنت میں لے گئے۔

(مسند احمد، صحیح بخاری، صحیح مسلم)

گنہگارو! خوشخبری ہے تمہارے لئے جب سو آدمیوں کا قاتل سچی توبہ کرنے پر اللہ کے مقبول بندوں کے شہر کی طرف رخ کرنے پر بخشا جاسکتا ہے تو تم بھی اپنے گناہوں پر مایوس نہ ہو سچی توبہ کر کے اللہ کے ولیوں کی صحبت اختیار کرو انشاء اللہ تعالیٰ وہ تمہاری ساری خطاؤں کو درگزر فرما کر تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا۔

## چالیس سال کے گنہگار کی توبہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بڑا سخت قحط پڑا لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا پناہ چہ آپ سب کو لے کر ایک صحرا کی طرف نکل گئے۔ اور وہاں آپ نے کھلے آسمان کے نیچے اللہ سے دعا کی یا الہی! بارش برسا دے اپنی رحمت نازل فرما دے دودھ پیتے بچوں پر اور جھکی ہوئی کمر والے بوڑھوں پر رحم فرما۔ اے مولا! اگر میری عزت تیری بارگاہ میں کچھ کم ہوگئی ہے تو تیرے آخری نبی محمد مصطفیٰ ﷺ جنہیں تو آخری زمانے میں مبعوث فرمائے گا ان کا تجھے واسطہ دیتا ہوں ہم پر رحم فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! ہماری بارگاہ میں تمہاری عزت کوئی کم نہیں ہوئی اب بھی تم اسی طرح ہمارے ہاں معزز و مکرم ہو لیکن بات یہ ہے کہ تمہارے درمیان ایک ایسا گنہگار شخص ہے جو چالیس سال سے متواتر گناہ کر رہا ہے یہ مصیبت اور آفت اسی کی وجہ سے ہے لہذا اس مجمع میں اعلان کر دو کہ ایسا شخص جو چالیس سال سے گناہ کر رہا ہے وہ ہم میں سے نکل جائے۔ حضرت موسیٰ نے اللہ کا حکم پا کر اعلان فرما دیا، وہ شخص جو چالیس سال سے گناہ کر رہا تھا اس نے جب یہ اعلان سنا تو وہ بڑا پریشان ہوا اور سوچنے لگا کہ اگر میں اٹھ کر جاتا ہوں تو سب مجھے دیکھ لیں گے کہ یہی وہ بد بخت ہے جو چالیس سال سے فلاں گناہ کر رہا ہے اور میرا راز بھی فاش ہو جائے گا اور میں سب لوگوں میں رسوا بھی ہو جاؤں گا اور اگر نہیں اٹھتا تو میری وجہ سے مجھ سمیت سب قحط کا شکار ہو کر مر جائیں گے۔ آخر اس نے اپنا منہ ایک کپڑے میں چھپا کر اور سر کو جھکا کر انتہائی ندامت اور عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کی کہ اے میرے آقا اے میرے معبود میں نے چالیس سال تک گناہ کیا تو نے مجھے ڈھیل دی اور کچھ نہ کہا؟ اب میں تجھ سے سچی توبہ کر کے تیرا مطیع فرمانبردار بن کر تیری بارگاہ میں حاضر ہوں مجھے اتنے سارے لوگوں میں رسوا نہ کر۔ ابھی اس کی دعا پوری بھی نہیں ہونے پائی تھی کہ گھنگھور گھٹائیں آسمان پر چھا گئیں اور موسلا دھار بارش برسنے لگی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے عرض کیا کہ اے مولا یہ کیا ماجرا ہے؟ ابھی ہمارے درمیان سے کوئی آدمی اٹھ کر بھی

نہیں گیا اور تو نے کرم فرما دیا اور بارش بر سادی یہ تو نے کس کی وجہ سے کرم فرمایا ہے؟ اللہ نے فرمایا اے موسیٰ! جس کی وجہ سے میں نے بارش روکی تھی اپنے اسی بندے کی وجہ سے میں نے بارش برسائی ہے حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے مولیٰ مجھے اپنا وہ بندہ تو دکھا دے اللہ نے فرمایا اے موسیٰ! جب وہ گنہگار تھا اس وقت ہم نے اس کو رسوا نہیں کیا اب تو وہ ہمارا مطیع و فرمانبردار ہو گیا ہے اب ہم اس کو ظاہر کر کے کیسے رسوا کریں گے۔

(کتاب التوابعین لابن قدامہ ص ۶۸)

### سیاہ کار اسرائیلی کی توبہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک شخص بڑا سیاہ کار اور بدکار مشہور تھا لوگوں نے اس کے گناہوں اور برے کاموں کی وجہ سے اس کو نکال کر علیحدہ کر دیا تھا۔ وہ شہر سے باہر اکیلا پڑا ہوا تھا کہ وہیں اس کی موت کا وقت آ گیا اور وہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اے موسیٰ شہر سے باہر فلاں جگہ پر میرے ایک پیارے مقبول بندے کا انتقال ہو گیا ہے لوگوں سے کہہ دیجئے کہ فوراً اس کو لا کر عزت و احترام سے اس کو غسل دیں اور اس کی نماز پڑھیں۔ جن کے بہت زیادہ گناہ ہوں ان سے کہہ دیجئے کہ وہ اس میرے ولی کے جنازہ میں شریک ہو جائیں اس ولی کے صدقے میں میں ان کے سارے گناہ بخش دوں گا۔ حضرت موسیٰ نے اعلان فرما دیا لوگ جمع ہو کر جب شہر سے باہر نکلے اور اس گنہگار شخص کو مرا ہوا پایا تو سب حیران رہ گئے اور ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھنے لگے اور حضرت موسیٰ سے کہنے لگے کہ اے موسیٰ یہ تو وہی سیاہ کار و بدکار شخص ہے جس کی بدکاریوں کی وجہ سے ہم نے اس کو شہر سے نکال دیا تھا یہ اللہ کا مقبول بندہ کیسا ہو گیا؟ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ اے موسیٰ! یہ لوگ صحیح کہہ رہے ہیں بیشک یہ بہت بڑا بدکار اور سیاہ کار تھا لیکن جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے مجھ سے کہا کہ اے میرے خدا! میں تیرا ایک بندہ تیرے شہر میں پردیسی ہوں لا وارث ولا چار پڑا ہوا ہوں اگر میں جانتا کہ میرے عذاب دینے سے تیرے ملک میں کوئی اضافہ ہو جائے گا اور



مجھے معاف کرنے سے تیری بادشاہت میں کوئی کمی آ جائے گی تو میں کبھی بھی تجھ سے آخرت کی بھلائی اور جنت نہ مانگتا اے اللہ! تیرے سوا مجھے کسی سے کوئی امید نہیں تو ہی میری امیدوں کا آخری سہارا ہے میں نے سنا ہے کہ تیرا فرمان ہے کہ میں غفور و رحیم ہوں۔ لہذا مجھے اپنے در سے ناامید نہ لوٹائیو۔

اے موسیٰ! جب اس نے اپنی غربت اور لاچارگی کا حوالہ دیا اور تضرع و زاری کے ساتھ مجھ سے فریاد کی تو مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اس کو بخش دیا بلکہ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم اگر وہ مجھ سے ساری روئے زمین کے گنہگاروں کی بخشش طلب کرتا تو میں اس کی اس غربت اور لاچارگی اور تضرع و زاری کے باعث ان سب کو معاف کر دیتا۔ اے موسیٰ میں لاچاروں اور لاوارثوں کی پناہ اور ان کا دوست ہوں اور ان پر بہت شفقت اور مہربان ہوں۔ (کتاب التوابعین لابن قدامہ ص ۸۸)

### گنہگار اسرائیلی کی توبہ

بنی اسرائیل میں سے ایک شخص سے گناہ سرزد ہو گیا۔ اس کو اللہ کی ناراضگی کا جب خیال آیا تو وہ بے چین و مضطرب ہو گیا وہ اسی اضطراب میں کبھی ادھر جاتا تھا کبھی ادھر اور بار بار یہ الفاظ دھراتا تھا کہ میں اپنے رب کو کیسے راضی کروں؟ اپنے رب کو کیسے راضی کروں؟ رب کو اس کا یہ انداز بے قراری بڑا پسند آیا اور اسی وقت صدیقین کی فہرست میں اس کا نام لکھوا دیا۔ (کتاب التوابعین لابن قدامہ ص ۸۹)

### ایک خطا کار کی توبہ

سابقہ امتوں میں سے ایک شخص سے کوئی گناہ ہو گیا بعد میں اس کو اپنے گناہ پر احساس ندامت ہوا اور توبہ کرنے کا خیال آیا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں اپنے گناہ معاف کرانے کے لئے اپنے رب کی بارگاہ میں کسی سفارشی کو ڈھونڈنے کے لئے جا رہا ہوں یہ کہہ کر وہ جنگل کی طرف نکل گیا اور وہاں پاگلوں کی طرح چیختا تھا اور کہتا تھا کہ اے آسمان تو اللہ سے میری سفارش کر دے کبھی کہتا تھا کہ اے پہاڑو تم اللہ سے میری سفارش کر دو کبھی کہتا تھا

کہ اے زمین تو اللہ سے میری سفارش کر دے یہ کہتے کہتے اپنے گناہوں کے غم سے بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے فوراً ایک فرشتہ کو اس کے پاس پیغام دے کر بھیجا جس نے اسے آ کر اٹھایا اس کے سر اور منہ کو پہلے صاف کیا پھر اس سے کہا کہ خوشخبری ہے تیرے لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تیری توبہ کو قبول فرمایا ہے اس نے کہا کہ یہ تو بتاؤ کہ کس کی سفارش پر مجھ جیسے گنہگار پر یہ کرم فرمایا ہے فرشتوں نے کہا تیرے اس خوف خدا نے تیری سفارش کر کے تجھے اللہ کا محبوب بنا دیا۔ (کتاب التوابع لابن قدامہ ص ۹۰)

معلوم ہوا کہ خدا کی ناراضگی کا اگر صحیح ڈر اور خوف دل میں آجائے تو یہ بخشش کا سب سے بڑا خزانہ ہے۔

### چور کی توبہ

ایک روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ایک حواری یعنی ساتھی کے ساتھ ایک قلعہ کے پاس سے گزرے وہاں ایک پرانا پانی چور بیٹھا ہوا تھا جس کی نظر آپ پر پڑی تو اس کے دل کی دنیا بدل گئی اس نے اپنے دل میں چوری سے ہمیشہ کے لئے توبہ کر لی اور عاجزی اور انکساری کے ساتھ آپ کے ساتھ ہو لیا لیکن ادب کی وجہ سے آپ کے ساتھ چلنے کے بجائے آپ کے پیچھے پیچھے چلنے لگا یہ سوچ کر کہ میں پانی چور گنہگار اس لائق کہاں کہ آپ کے برابر چل سکوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جو ان کا ساتھی تھا اس نے جب اس مشہور زمانہ چور کو اپنے ساتھ دیکھا تو نفرت سے دل میں سوچا کہ یہ کبخت بدنام زمانہ ہمارے ساتھ کہاں لگ گیا؟ رب علیم وخبیر ان دونوں کے دلوں کی کیفیت کو دیکھ رہا تھا اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوراً وحی فرمائی کہ اے عیسیٰ! اس چور سے کہہ دیجئے کہ اس کی عاجزی اور انکساری اور توبہ کی وجہ سے ہم نے اس کے پچھلے سارے گناہ معاف فرمادئے اور اپنے اس حواری سے بھی کہہ دیجئے کہ اس کے اس تکبر اور خود پسندی کی وجہ سے اس کے سابقہ تمام نیک اعمال ہم نے ضائع کر دیئے (کتاب التوابع لابن قدامہ ص ۹۰)

معلوم ہوا کہ کسی عبادت گزار کو کبھی بھی اپنی عبادتوں پر فخر کرتے ہوئے کسی گنہگار

کو حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ توبہ کر کے جنتی بن گیا ہو اور یہ عابد و زاہد اپنے فخر و غرور کی وجہ سے تمام عبادتیں گنوا کر جہنمی بن گیا ہو۔

حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ کی توبہ

ایک انصاری صحابی حضرت ثعلبہ بن عبد الرحمن حضور ﷺ کے بڑے پیارے خادم تھے جن کی خدمت یہ تھی کہ حضور اکرم ﷺ کی نعلین مبارک اٹھایا کرتے تھے۔ ایک روز حضور ﷺ نے ان کو کسی کام سے بھیجا راستہ میں ایک انصاری کے گھر کا دروازہ کھلا ہوا تھا اس میں ایک عورت کو غسل کرتے ہوئے انہوں نے دیکھ لیا اسی وقت ان کا دل اس گناہ کی سزا کے خوف سے لرز گیا اس خیال نے تو ان کو اور بھی بے چین کر دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کے ذریعہ اپنے محبوب کو اگر میرے اس جرم اور گناہ پر مطلع کر دیا تو پھر میرا کیا بنے گا؟ الغرض وہ اس ندامت اور شرمندگی اور خوف سے صحراء میں نکل گئے اور پہاڑوں میں جا کر چھپ گئے۔ اس طرح ان کو چالیس روز گزر گئے۔ حضور اکرم ﷺ کو ان کے اس طرح اچانک غائب ہونے پر تشویش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فوراً حضرت جبرئیل امین کو آپ کی خدمت میں بھیجا انہوں نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ آپ کا ایک امتی پہاڑوں میں میری پناہ طلب کر رہا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے دو صحابیوں حضرت عمر اور حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حکم دیا کہ جاؤ اور ثعلبہ کو ڈھونڈ کر لاؤ دونوں حضرت ثعلبہ کو ڈھونڈتے ہوئے پہاڑوں پر پہنچے تو ان کو ایک چرواہا ملا انہوں نے اس چرواہے سے پوچھا کہ تم نے ان پہاڑوں میں کسی نوجوان کو دیکھا ہے۔ اس نے کہا کہ تم شاید اس نوجوان کی بات کر رہے ہو جو جہنم کے خوف سے بھاگا ہے۔ ان صحابیوں نے کہا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا کہ یہ نوجوان جہنم کے ڈر سے بھاگا ہے۔ چرواہے نے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں جب آدھی رات ہوتی ہے تو وہ نوجوان پہاڑوں سے نکل کر چنچتا ہوا پھرتا ہے اور یہ کہتے ہوئے ادھر سے گزرتا ہے کہ اے اللہ کاش جیسے آپ نے اور روہیں قبض کی ہیں میری روح بھی قبض کر لیتے اور جس طرح آپ نے دوسرے جسموں کو ختم کر دیا ہے

کاش میرے جسم کو بھی ختم کر دیا ہوتا اور مجھے قضاء کے فیصلے کے لئے نہ چھوڑا ہوتا۔ حضرت عمر نے اس چرواہے سے کہا کہ ہاں ہاں بالکل ہمیں اسی نوجوان کی تلاش ہے ہمیں اپنے ساتھ لے چلو جب رات کو وہ ادھر آئے گا تو ہم اس سے مل لیں گے۔ چنانچہ یہ دونوں صحابی اس چرواہے کے ساتھ چلے گئے۔ جون ہی آدھی رات ہوئی انہوں نے دیکھا کہ پہاڑوں سے نکل کر ایک آدمی سر پر ہاتھ رکھ کے وہی الفاظ دہراتے ہوئے دیوانہ وار پھر رہا ہے۔ حضرت عمر اس نوجوان کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ حضرت ثعلبہ تھے آپ نے فوراً ان کو اپنے سینہ سے چمٹا لیا حضرت ثعلبہ نے پہلا سوال یہی کیا کہ کیا حضور ﷺ کو میرے گناہ کا پتہ چل گیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے اس کا تو پتہ نہیں ہے البتہ حضور ﷺ نے ہم دونوں کو تمہیں ڈھونڈ کر لانے کے لئے بھیجا ہے حضرت ثعلبہ نے کہا کہ اے عمر! جب حضور ﷺ نماز میں مصروف ہوں تو اس وقت مجھے آپ کے پاس لے کے جانا چنانچہ یہ لوگ حضرت ثعلبہ کو لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب حضور ﷺ نماز پڑھا رہے تھے۔ حضرت ثعلبہ نے جوں ہی نماز میں حضور ﷺ کی قرأت سنی تو خوف خدا سے بے ہوش ہو کر گر پڑے جب آنحضرت ﷺ نے سلام پھیرا تو آپ نے حضرت عمر اور حضرت سلمان سے پوچھا کہ ثعلبہ کا کیا ہوا؟ ان دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ رہا آپ کا غلام ثعلبہ حضور ﷺ نے ثعلبہ پر اپنا دست شفقت پھیر کر ان کو اٹھایا اور پھر بڑے پیار بھرے انداز میں ان سے پوچھا اے ثعلبہ! اتنے دن ہم سے کہاں غائب رہے؟ ثعلبہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھ سے گناہ ہو گیا جس کی وجہ سے آپ کی خدمت میں نہ آسکا حضور ﷺ نے فرمایا کیا میں تجھ کو ایسی آیت نہ بتا دوں جس کو پڑھنے سے تیرے سارے گناہ مٹ جائیں اور تیری خطائیں معاف ہو جائیں۔ ثعلبہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا یہ آیت پڑھ۔ ”رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ“ ١٥ ثعلبہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرا گناہ بہت بڑا ہے حضور ﷺ نے فرمایا لیکن اللہ کا ارشاد اس سے بھی بڑا ہے۔ پھر آپ نے

فرمایا ثعلبہ کو گھر پر چھوڑ آؤ۔ گھر پر بھی ثعلبہ کو اسی گناہ کی سزا اور اللہ کی ناراضگی کا خوف لرزاتا رہا اور وہ اس خوف سے آٹھ دن سخت بیمار رہے۔ جب ان کی بیماری حد سے زیادہ بڑھ گئی تو صحابہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ثعلبہ کا کچھ کیجئے ورنہ وہ مر جائے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہمیں اس کے پاس لے چلو۔ جب حضور ﷺ ان کے گھر پہنچے تو آپ نے شفقت سے ثعلبہ کا سر اپنی جھولی میں لے لیا لیکن ثعلبہ نے فوراً اپنا سر حضور ﷺ کی جھولی سے ہٹا لیا آپ نے فرمایا یہ کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ مرا سر گناہوں سے بھرا پڑا ہے۔ اس کو آپ کے پاک دامن میں کیسے رکھوں۔ آپ نے فرمایا کیا محسوس کر رہے ہو؟ عرض کی ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میری ہڈی، گوشت اور کھال میں چیونٹیاں چل رہی ہوں۔ آپ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو؟ تمہاری کیا خواہش ہے؟ انہوں نے عرض کیا صرف اپنے رب سے اپنے گناہ کی مغفرت چاہتا ہوں اسی وقت جبرئیل امین اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر نازل ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور وہ فرماتا ہے کہ اگر میرا بندہ زمین بھر گناہ کر کے مجھ سے ملے تو میں زمین بھر رحمت و مغفرت کے ساتھ اس سے ملتا ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے فوراً یہ خوشخبری حضرت ثعلبہ کو سنائی جسے سن کر انہوں نے ایک چیخ ماری اور اسی وقت ان کی روح نفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

جب حضرت ثعلبہ کو غسل دے کے کفن پہنا کے لائے تو حضور ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی اور ان کو دفن کرنے کے لئے جب چلے تو حضور ﷺ ان کے جنازے میں بیچوں کے بل چل رہے تھے جب صحابہ کرام نے آپ سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر مبعوث کیا ہے۔ ثعلبہ کے جنازے میں اس قدر کثرت کے ساتھ ملائکہ شریک تھے کہ مجھے ان کے رش کی وجہ سے زمین پر قدم رکھنا مشکل ہو رہا تھا۔ (کتاب التوابعین لابن قدامہ ص ۱۱۰)

سبحان اللہ! جو خوف خدا سے لرزتے رہتے ہیں اور آخرت کے عذاب سے ڈرتے

کانپتے رہتے ہیں ان کے لئے ان کے رب کی طرف سے کیسے کیسے اعزاز و اکرام اور کیسی کیسی بشارتیں ہیں۔

### مالک الروسی رضی اللہ عنہ کی توبہ

مالک الروسی کا تعلق قبیلہ بنی کلاب سے تھا انہوں نے اپنی قوم کے ساتھ مل کر قبیلہ بنی اسد پر حملہ کر دیا اور انکی عورتوں کو بھی رسوا کیا جب حضور اکرم ﷺ تک یہ خبر پہنچی تو آپ نے بنی کلاب کے لوگوں کو بہت برا بھلا کہا جب مالک الروسی کو پتہ چلا کہ حضور ﷺ نے ان کو اور ان کے قبیلہ کو سخت ست کہا ہے تو ان کو بہت برا لگا لیکن بعد میں ان کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا اور وہ فوراً حضور ﷺ کی خدمت میں معافی کے لئے حاضر ہو گئے اور حضور ﷺ سے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ مجھ سے راضی ہو جائیں اللہ آپ سے راضی ہوگا لیکن حضور ﷺ اتنے سخت ناراض تھے کہ آپ نے اپنا رخ انور دوسری طرف پھیر لیا وہ دوسری طرف سے آپ کے سامنے آگئے اور پھر عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھ سے راضی ہو جائیں اللہ آپ سے راضی ہوگا۔ حضور ﷺ کو ان کے رویے سے اتنی شدید تکلیف پہنچی تھی کہ آپ نے پھر اپنا چہرہ انور ان سے پھیر لیا وہ تیسری مرتبہ پھر آپ کے سامنے آ کر عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھ سے راضی ہو جائیں اللہ آپ سے راضی ہوگا دیکھئے اللہ کو جب راضی کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو وہ فوراً راضی ہو جاتا ہے ان کے یہ الفاظ سن کر حضور ﷺ نے ان کی طرف نگاہ کرم فرمائی اور فرمایا تم نے جو حرکت کی ہے اس کی اللہ سے توبہ کی اور اس پر اللہ سے بخشش طلب کی؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ! پھر آپ نے فرمایا اے اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے اور اس سے راضی ہو جائے۔ (کتاب التواہین لابن قدامہ ص ۱۱۷)

### کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی توبہ

حضور ﷺ کے پیارے صحابی حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سوائے غزوہ تبوک کے کسی بھی غزوہ میں حضور ﷺ کی ہمراہی کے شرف سے محروم

نہیں رہا ایک غزوہ بدر میں میری شرکت نہیں ہو سکی تھی لیکن اس میں شرکت نہ کرنے والوں پر حضور ﷺ نے کوئی عتاب نہیں فرمایا تھا۔ غزوہ تبوک میں میرے رہ جانے کا واقعہ کچھ یوں ہے۔ کہ جس وقت حضور ﷺ نے غزوہ تبوک میں چلنے کا اعلان فرمایا اس وقت میری مالی حالت بھی اتنی اچھی تھی کہ اس سے پہلے کبھی اتنی اچھی نہیں ہوئی خدا کی قسم! اس زمانے میں میرے پاس دو اونٹنیاں تھیں جب کہ اس سے پہلے کبھی میرے پاس دو سواریاں جمع نہیں ہوئیں۔ پھلوں کے پکنے کا موسم تھا میں بھی اسی کی طرف زیادہ متوجہ تھا یہی وجہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ اور تمام صحابہ جنگی تیاریوں میں مصروف تھے جبکہ میں بھی صبح تیاری کے لئے نکلتا لیکن کسی کام میں الجھ کر جہاد کی تیاری کے بغیر واپس آ جاتا اور یہ سوچتا کہ چلو ابھی تو کافی دن پڑے ہوئے ہیں آج نہیں تو کل تیاری کر لوں گا اسی ٹال مٹول میں وقت گزرتا گیا یہاں تک کہ حضور اکرم ﷺ صحابہ کے ساتھ روانہ ہو گئے میں یہی سوچتا رہا کہ کوئی بات نہیں میں تیاری کر کے بعد میں پہنچ جاؤں گا لیکن افسوس اسی سوچ میں رہا اور مجھ سے گناہ ہو گیا اور میں شرکت سے رہ گیا۔ حضور ﷺ کے جانے کے بعد جب میں بازار میں گیا تو سوائے منافقوں کے یا بیماروں اور ضعیف مسلمانوں کے مجھے کوئی شہر میں نظر نہیں آیا جس سے میرے قلب کو بہت صدمہ ہوا ادھر تبوک پہنچنے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ سے میرے متعلق دریافت فرمایا کہ کعب بن مالک کو کیا ہوا ہے؟ ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس کو اس کی دونوں چادروں اور دونوں پہلوؤں پر نظر ڈالنے نے روک دیا یعنی وہ اپنے بناؤ سنگھار اور خود پسندی میں لگا رہ گیا۔ اس پر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے شخص تم غلط بات کہتے ہو پھر انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! کعب بن مالک تو ایسا آدمی ہے کہ اس میں سوائے بھلائی کے ہم نے کبھی کوئی برائی نہیں دیکھی۔ حضور ﷺ خاموش ہو گئے۔ بہر حال جنگ ختم ہو گئی حضور ﷺ واپس تشریف لانے لگے اور حضور ﷺ کی واپسی کی خبر جب مجھ تک پہنچی تو اب مجھے سخت کرب اور پریشانی لاحق ہو گئی کہ اب میں حضور ﷺ کو کیا جواب دوں گا؟ میں جھوٹے سچے غلط ملط عذر سوچنے لگا کہ

حضور ﷺ کے سامنے وہ بیان کر کے حضور ﷺ کی ناراضگی سے بچ جاؤں گا لیکن پھر میں نے سوچا کہ اس سے میرا پچنا مشکل ہے لہذا میں نے فیصلہ کیا کہ اب میں حضور ﷺ سے سچ بولوں گا۔ ایک صبح حضور ﷺ تشریف لے آئے مسجد میں جا کر حضور ﷺ نے جیسا کہ آپ کا ہمیشہ کا طریقہ تھا دو رکعت نماز ادا فرمائی اور لوگوں کی طرف رخ کر کے تشریف فرما ہو گئے۔ اب وہ لوگ جو تہوک جانے سے رہ گئے تھے ایک ایک آ کر اپنے اپنے جھوٹے سچے عذر بیان کرنے لگے اور قسمیں کھا کھا کر اپنی مجبوریوں کو بیان کرنے لگے۔ حضور ﷺ نے ان کے ظاہر پر نظر فرماتے ہوئے ان کو معاف فرمادیا اور ان کے باطن اور حقیقت حال کو اللہ کے حوالے کر دیا۔ بالآخر میں بھی حاضر ہوا اور میں نے سلام عرض کیا حضور ﷺ نے تبسم فرمایا مگر آپ غصہ میں تھے فرمایا ادھر آؤ! میں سامنے آ کر بیٹھ گیا پھر دریافت فرمایا کہ تمہارے نہ آنے کی کیا وجہ تھی؟ کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں کسی دنیاوی سردار کے سامنے حاضر ہوتا اور میں سمجھتا کہ کوئی بھی عذر کر کے اس سے نجات مل سکتی ہے تو مجھے اتنا زور بیان حاصل ہے کہ میں کوئی نہ کوئی عذر کر لیتا لیکن خدا کی قسم! میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ میں آپ سے اگر جھوٹ بولوں اور اس کی وجہ سے آپ مجھ سے خوش ہو جائیں تب بھی اللہ تعالیٰ جلد ہی میرا جھوٹ آپ پر ظاہر کر دے گا اور آپ مجھ سے ناراض ہو جائیں گے اور اگر میں سچ بات عرض کروں گا تو اگرچہ وہ شروع میں آپ کی ناراضگی کا باعث بنے گا لیکن مجھے آخرت میں اللہ تعالیٰ سے بہتر انجام کی امید ہے۔ یا رسول اللہ خدا کی قسم اس جنگ میں مجھے کوئی عذر نہ تھا اور اللہ! میں اس جہاد کے وقت جتنا طاقتور اور خوشحال تھا اتنا کبھی نہیں رہا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس شخص نے سچ بولا ہے۔ اچھا اب جاؤ جب تک اللہ تعالیٰ تمہارا خود ہی فیصلہ نہ فرمادے حضرت کعب فرماتے ہیں میرے علاوہ دو اور صحابی بھی تھے مرارہ بن ربیعہ اور دوسرے بلال بن امیہ ان دونوں کے ساتھ بھی میرے ہی جیسا معاملہ ہوا۔ حضور ﷺ نے تمام صحابہ کو منع فرمادیا کہ ہم تینوں سے کوئی کلام نہ کریں۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ لوگ ہم سے کنارہ کشی کرنے لگے اور وہ ہمارے لئے بالکل اجنبی اور بیگانہ بن گئے۔ ”حتیٰ



تَبْكُرْتُ لِي فِي نَفْسِي الْأَرْضِ فَمَا هِيَ بِالْأَمْرِ مِنَ الْتِي أَعْرَفْتُ“ میرے لئے تو دنیا ہی بدل گئی مدینہ تو جان پہچان والوں کا شہر ہی نہیں لگتا تھا۔ اسی حالت میں پچاس دن گزر گئے۔ میرے دوسا تھی تو خانہ نشین ہو گئے وہ ہر وقت گھر میں پڑے روتے رہتے تھے کیونکہ وہ کمزور اور ضعیف تھے جبکہ میں نوجوان اور طاقتور تھا باہر بھی نکلتا تھا بازاروں میں گھومتا پھرتا بھی تھا لیکن کوئی بھی مجھ سے بات کرنا گوارا نہیں کرتا تھا۔ حضور ﷺ کی خدمت میں بھی میں حاضر ہوتا اور نماز کے بعد جب حضور ﷺ تشریف فرما ہوتے تو میں سلام عرض کرتا اور دل میں سوچتا کہ نہ معلوم حضور ﷺ نے جواب میں اپنے لبہائے مبارک ہلائے ہیں یا نہیں! پھر میں آپ کے نزدیک ہی نماز پڑھنے لگتا اور کنکھیوں سے دیکھتا رہتا جب میں نماز میں مشغول ہوتا تو حضور ﷺ مجھے کنکھیوں سے دیکھتے اور جوں ہی میں آپ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتا تو آپ فوراً اپنا رخ انور پھیر لیتے۔ إِذَا قُمْتُ إِلَى السَّارِيَةِ فَأَقْبَلْتُ قَبْلَ صَلَاتِي نَظَرُ إِلَى بِمُؤَخَّرِ عَيْنِيهِ وَإِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ أَعْرَضَ عَنِّي الْغَرَضُ جَبِ مَسْلَمَانُونَ كِي بے اعتنائی حد سے زیادہ بڑھ گئی تو ایک روز میں اپنے چچا زاد بھائی اور جگری یار ابوققادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ گیا اور ان کو سلام کیا مگر خدا کی قسم! انہوں نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا ابوققادہ! میں اللہ کی قسم دے کر تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ مجھے اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہے؟ مگر وہ خاموش رہے پھر میں نے دوبارہ قسم دے کر پوچھا تب بھی وہ خاموش رہے جب تیسری مرتبہ میں نے ان کو قسم دے کر پوچھا تو انہوں نے صرف اتنا کہا کہ اللہ اور اس رسول بہتر جانتے ہیں ”فَتَمَاضَتْ عَيْنَايَ وَ تَوَلَّيْتُ“ یہ سن کر میری آنکھوں سے آنسو بہ نکلے اور میں دیوار پھلانگ کر واپس آ گیا۔

ایک دن مدینہ کے بازار میں پھر رہا تھا کہ شام کا رہنے والا ایک نطھی جو مدینہ میں فروخت کے لئے غلہ لایا کرتا تھا وہ لوگوں سے میرے متعلق دریافت کر رہا تھا کہ کعب کا پتہ بتا دو لوگوں نے میری طرف اشارہ کر دیا کہ یہی کعب ہے وہ میرے پاس آیا اور شاہ غسان کا ایک خط جو میرے نام تھا وہ مجھے دیا میں نے پڑھا تو اس میں لکھا تھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ

تمہارے صاحب یعنی رسول اکرم ﷺ نے تم پر ظلم کیا ہے؟ اللہ نے تم کو ذلت کے مقام پر رہنے کے لئے نہیں بنایا تم ہمارے پاس چلے آؤ ہم تمہاری مدد اور دلجوئی کریں گے خط پڑھ کر میں نے سوچا کہ یہ تو میرے لئے ایک اور امتحان ہے اور خط کو میں نے تندور میں جھونک دیا۔ پچاس میں سے ابھی چالیس روز گزرے تھے کہ حضور ﷺ کا ایک قاصد میرے پاس آیا اور پیغام دیا کہ حضور اکرم ﷺ نے تم کو اپنی بیوی سے علیحدہ رہنے کا حکم دیا ہے۔ میں نے پوچھا طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ قاصد نے کہا کہ نہیں بس صرف علیحدہ رہو حضور ﷺ کا یہی حکم میرے دونوں ساتھیوں کو بھی پہنچا دیا گیا میں نے حضور ﷺ کا حکم پا کر اپنی بیوی سے کہا تم فوراً اپنے میکے چلی جاؤ اور جب تک اس معاملے کا اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ نہ فرمادے وہیں رہنا میرے دوسرے ساتھی بلال بن امیہ کی بیوی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونیں اور عرض کیا کہ بلال اتنے ضعیف ہو گئے ہیں کہ خود اپنا کام نہیں کر سکتے ہیں نہ خادم رکھ سکتے ہیں اگر میں ان کی خدمت کمروں تو یہ آپ کی مرضی کے خلاف تو نہیں ہوگا؟ آپ نے فرمایا نہیں صرف ان سے ہم بستری نہ کرنا ان کی بیوی نے کہا کہ واللہ! اس کام کی تو انہیں طاقت ہی نہیں اور اللہ کی قسم جس روز سے یہ واقعہ ہوا اس روز سے آج تک وہ مسلسل روئے جا رہے ہیں۔

وَاللّٰهِ مَا زَالَ يَبْكِيْ مُنْذُ كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ مَا كَانَ اِلٰى يَوْمِهٖ هٰذَا

حضرت کعب کہتے ہیں مجھ سے میرے گھر والوں نے کہا کہ تم بھی حضور ﷺ سے اپنی بیوی کے لئے اجازت لے لو جس طرح بلال کی بیوی نے بلال کے لئے اجازت لے لی ہے۔ میں نے کہا کہ اس سلسلے میں حضور ﷺ سے میں کوئی درخواست نہیں کروں گا۔ کیا معلوم حضور ﷺ کیا جواب دیں اور پھر میں جو ان آدمی ہوں میرے پاس وہ عذر بھی نہیں جو بلال کے پاس ہے۔ الغرض اسی حالت میں پچاس دن گزر گئے پچاسویں رات کی فجر کی نماز گھر کے چبوترے پر پڑھی تھی۔

اَنَا جَالِسٌ عَلٰى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهَا قَدْ ضَاقَتْ عَلٰى

نَفْسِي وَ ضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ

فجر کی نماز کے بعد اسی حالت میں بیٹھا ہوا تھا کہ دل سخت بے چین و مضطرب تھا اور زمین اپنی ساری وسعتوں کے باوجود میرے لئے تنگ معلوم ہوتی تھی کہ اچانک کوہ سلع سے ایک بلند آواز سنائی دی کہنے والا چیخ کر کہہ رہا تھا کہ اے کعب بن مالک! تمہارے لئے خوشخبری ہے۔ یہ سنتے ہی میں سجدے میں گر گیا میں سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ نے کشادگی کی صورت پیدا فرمادی ہے فجر کی نماز کے بعد حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو ہماری توبہ قبول ہونے کی اطلاع دی تھی اور لوگ ہم کو خوشخبری سنانے کے لئے دوڑ پڑے تھے کچھ لوگ میرے دونوں ساتھیوں کو یہ خوشخبری سنانے کے لئے دوڑ پڑے ایک شخص گھوڑے پر سوار میری طرف چل دیا لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے قبیلہ بنی اسلم کا ایک شخص پہاڑ پر چڑھ گیا اور اس کی آواز اس گھڑ سوار سے پہلے مجھ تک پہنچ گئی اور جب یہ شخص میرے پاس آیا جس نے سب سے پہلے مجھ کو خوشخبری سنائی تھی اس کو میں نے خوشی میں اپنے دونوں کپڑے اتار کر دے دیئے جبکہ خدا کی قسم میرے پاس اس وقت ان دو کپڑوں کے علاوہ اور کوئی جوڑا نہیں تھا پھر میں نے کسی سے عاریتہ کپڑے لیکر پہنے۔ پھر میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے چل پڑا راستہ میں لوگوں کے گروہ کے گروہ مجھ سے مل رہے تھے اور مجھے توبہ کی قبولیت پر مبارکباد دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے لتھنک توبہ اللہ علیک مبارک ہو، اللہ نے تمہاری توبہ قبول فرمائی۔ جب میں مسجد میں داخل ہوا تو اس وقت حضور ﷺ تشریف فرما تھے اور صحابہ کرام آپ کے ارد گرد حلقہ بنا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے دیکھ کر طلحہ بن عبید اللہ دوڑے ہوئے آئے مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی۔ پھر میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ قَالَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهَهُ مِنَ السُّرُورِ اس وقت آپ کا روئے مبارک مسرت اور خوشی کی وجہ سے چمک رہا تھا آپ نے فرمایا۔ الْبَشْرُ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَ لَدَتْكَ أُمَّكَ جب سے تیری ماں نے تجھے جنا ہے اس وقت سے اب تک جتنے دن تجھے پر گزر رہے ہیں ان میں سب سے بہترین دن کی تجھے

بشارت ہو۔ میں نے عرض کیا کہ یہ بشارت آپ کی طرف سے ہے یا اللہ کی جانب سے ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَيْسَ اسْتِنَارٍ وَ جِهَةٌ حَتَّى كَانَ وَ جِهَةٌ قَطْعَةَ قَمَرٍ وَ كُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ اُورِیَہِ نَبِیْ اَكْرَمِ سَلَّمَ كَا مَعْمُولِ تَهَا كَہِ خُوشِ اُورِ سُرْتِ كَہِ وَ قْتِ اُپْ كَا رُوئے اُورِ دِكْنِے لگتا تھا کہ گویا چاند کا ٹکڑا ہو جس سے ہمیں آپ کی خوشی و مسرت کا اندازہ ہو جاتا تھا۔

پھر میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ میری توبہ کی تکمیل یہ ہے کہ میں اپنی دولت سے ہاتھ اٹھا لوں اور اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کی خدمت میں بطور صدقہ پیش کر دوں حضور ﷺ نے فرمایا کچھ مال اپنے لئے رکھ لو بہتر یہی ہے۔ میں نے عرض کیا تو پھر میں خیبر کے حصے کا اپنا مال رکھ لیتا ہوں۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے سچ کی بدولت مجھے نجات عطا فرمائی ہے لہذا اب میں عہد کرتا ہوں کہ جب تک میں زندہ ہوں ہمیشہ سچ بولوں گا۔ اور خدا کی قسم اس وقت سے آج تک پھر میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں سورۃ توبہ میں نازل فرمائیں جس میں حضرت کعب اور ان کے دو ساتھیوں کی قبولیت توبہ کا اعلان فرمایا۔ وَ عَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَ ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَ ظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَىٰهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا ۗ إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿۱۰﴾ (توبہ) اور ان تینوں کے حال پر بھی اللہ تعالیٰ نے توجہ فرمائی جن کا معاملہ ملتوی کر دیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ جب ان کی پریشانی کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ زمین اپنی فراخی کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی اور خود وہ اپنی زندگی سے تنگ آ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ خدا سے (بھاگ کر) کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔ بجز اس کے اس کی طرف رجوع کیا جائے پھر ان کی توبہ قبول کی تاکہ وہ اللہ کی طرف رجوع کریں۔ بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے اسلام کی دولت سے جس وقت مجھے نوازا اس کے بعد سے آج تک کوئی نعمت سچائی سے بڑھ کر میرے لئے ثابت نہیں

ہوئی۔ میں اگر حضور ﷺ کے سامنے جھوٹے سچے عذر پیش کر کے جھوٹ بول دیتا تو اسی طرح تباہ و برباد ہو جاتا جس طرح وہ دوسرے جھوٹ بولنے والے تباہ ہو گئے۔ کیونکہ وحی نازل فرما کر اللہ تعالیٰ نے ان سب کی مذمت فرمادی اور ان کے برے انجام کو بیان فرمادیا۔ ان لوگوں کے متعلق یہ آیات نازل ہوئیں۔ سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رٰجِسٌ وَّ مَا وٰلَهُمْ جَهَنَّمَ جَزَاۗءًاۤ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۵﴾ (توبہ)

اب وہ تمہارے سامنے آ کر جھوٹی قسمیں کھائیں گے (کہ ہم بڑے معذور اور مجبور تھے) تاکہ تم ان کے خیال میں نہ پڑو سو تم ان کے خیال کو چھوڑ دو وہ بالکل گندے لوگ ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے ان اعمال کے سبب جو وہ کیا کرتے تھے (صحیح بخاری، کتاب الوصیایا، والجهاد و فودالانصار، صحیح مسلم، کتاب التوبہ، ترمذی، کتاب التفسیر، سنن ابوداؤد، کتاب الطلاق، الجہاد، ریاض الصالحین، کتاب التوبہ)

### ماعز اور ایک زانیہ کی توبہ

”ماعز ابن مالک“ سے زنا جیسا بدترین گناہ سرزد ہو گیا اس کا کسی کو پتہ نہ تھا کوئی اس کا گواہ نہ تھا جو جرم ثابت کرتا لیکن عذاب الہی کے خوف نے حضرت ماعز کو بے چین کر دیا اور وہ گھبرا کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا جاؤ! استغفار کرو اور اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو وہ اٹھ کر چلے گئے لیکن ان کا دل مطمئن نہیں ہوا اور اس عظیم گناہ کی قیامت کے دن کے لئے جو سخت سزائیں اور وعیدیں حضور ﷺ نے بیان فرمائیں تھیں اس کے تصور سے بھی ان کا دل کانپنے لگا ابھی تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ پھر واپس حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے آپ نے پھر وہی جواب دیا استغفار اور توبہ کرو لیکن وہ سمجھتے تھے کہ اس جرم کی شریعت نے جو سزا دنیا میں مقرر کی ہے جب تک وہ سزا مجھے نہیں مل جاتی میں اس گناہ سے پاک نہیں ہوں گا۔ اور

آخرت میں سخت ترین عذاب کا بدستور مستحق رہوں گا لہذا انہوں نے پھر حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا کس معاملہ میں تمہیں پاک کروں؟ انہوں نے عرض کی مجھ سے زنا ہو گیا ہے اس عظیم گناہ سے مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا! اسے جنون اور پاگل پن کا مرض تو نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ! یہ پاگل نہیں اور اس کا ذہنی توازن بالکل صحیح ہے۔ پھر آپ نے پوچھا کہ کیا اس نے شراب تو نہیں پی ہوئی ہے؟ ایک آدمی نے اسی وقت کھڑے ہو کر اس کا منہ سونگھا اور کہا کہ اس کے منہ سے شراب کی کوئی بدبو نہیں آرہی ہے۔ پھر آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تو نے زنا کیا ہے؟ اس نے اقرار جرم کرتے ہوئے کہا جی ہاں یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اس کو زنا کی سزا دی جائے چنانچہ ان کو زمین میں آدھا گاڑھ کر رجم کر دیا گیا۔ جب ان کو دفن کر دیا گیا تو اس کے دو روز بعد حضور ﷺ نے فرمایا ماعز کے لئے استغفار کرو بیشک اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس توبہ کو ساری امت پر تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے اور اللہ تعالیٰ سب کی مغفرت فرمادے۔

اس کے بعد قبیلہ ازد کی ایک عورت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور جو الفاظ حضرت ماعز نے کہے تھے انہی الفاظ میں حضور ﷺ سے عرض کرنے لگی کہ یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ نے اس سے بھی فرمایا کہ جاؤ اللہ سے استغفار کرو اور توبہ کرو اس نے عرض کیا کہ کیا آپ مجھ کو بھی اسی طرح لوٹا دینا چاہتے ہیں جس طرح آپ نے ماعز کو لوٹایا تھا۔ مجھے زنا کا حمل ہے مجھے پاک کیجئے۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تو ہی ہے؟ اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ! میں ہی ہوں آپ نے فرمایا اچھا اب جاؤ جب بچہ ہو جائے پھر آجانا۔ اول تو اس کے گناہ کا کوئی عینی گواہ نہیں تھا وہ اگر اقرار نہ کرتی تو سزا سے بچ سکتی تھی۔ پھر جب حضور ﷺ نے اس کو بچے کی پیدائش تک مہلت دے دی تو بچہ کی پیدائش کے بعد وہ کہیں بھی غائب ہو سکتی تھی۔ لیکن حضور ﷺ کے ارشادات اور آخرت پر اس کو کتنا یقین کامل تھا کہ دوزخ کا سخت ترین عذاب اس کو اپنے سامنے نظر آ رہا تھا۔ اور وہ اس ہیبت

ناک عذاب سے بچنے کے لئے دنیا کی سخت سے سخت سزا کو برداشت کرنے کے لئے تیار تھی۔ اور بغیر کسی پولیس وغیرہ کی گرفتاری کے جب اس کا بچہ ہوا تو دوبارہ حضور ﷺ کی خدمت میں خود حاضر ہو گئی اور عرض کرنے لگی کہ یا رسول اللہ! اب بچہ پیدا ہو گیا ہے مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ ابھی بچہ بہت چھوٹا ہے اس کو دودھ پلاؤ جب اس کے دودھ چھڑانے کا وقت آئے اس وقت آنا۔ یہ مہلت دوبارہ اس کو ملی تھی اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر وہ کہیں بھی جاسکتی تھی۔ اس کو پتہ تھا بلکہ اس نے اس جرم کی سزا پر عمل درآمد ہوتے ہوئے حضرت ماعز کو بھی دیکھا کہ اس کی سزا یہ ہوتی ہے۔ کہ آدھا زمین میں گاڑ کر چاروں طرف سے پتھر مارے جاتے ہیں اور پتھر مار مار کر آدمی کو ختم کر دیا جاتا ہے۔ یہ تمام اذیت ناک منظر اس کے سامنے تھا لیکن اس کا دل اپنے رب کی ناراضگی اس کے جلال و ہیبت اور اس کے دردناک عذاب کے خوف سے اس قدر معمور تھا کہ یہ دنیاوی تکلیف اسے ہیچ نظر آ رہی تھی چنانچہ جب اس کا بچہ بڑا ہو گیا تو خود ہی دوبارہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئی۔ حدیث میں آتا ہے کہ اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا اور اتنا بڑا ہو گیا تھا کہ اس کے ہاتھ میں ایک روٹی کا ٹکڑا بھی تھا اس نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! اب تو اس نے دودھ چھوڑ دیا ہے اور کھانا کھانے لگا ہے اب مجھے پاک کر دیجئے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کا بچہ لیکر ایک مسلمان کے سپرد کر دیا اور صحابہ کو حکم دیا کہ ایک گڑھا کھود کر اس کو سینہ تک اس میں گاڑ دو۔ جب اس کو گاڑ دیا گیا تو آپ نے حکم دیا کہ اب رحم کرو۔ صحابہ نے پتھر مارنے شروع کر دیئے۔ حضرت خالد بن ولید نے جب اس کے سر پر ایک پتھر مارا تو اس کا خون اچھل کر خالد بن ولید کے منہ پر لگا اس پر انہوں نے اس عورت کے لئے کچھ برے الفاظ زبان سے نکالے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے خالد ایسا مت کہو! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر (ظلماً) ٹیکس لینے والا بھی ایسے توبہ کر لے تو اللہ اسے بھی معاف فرمادے گا۔

پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ کا حکم دیا۔ جب آپ خود اس کا نماز جنازہ پڑھانے

لگے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعجب سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھاتے ہیں حالانکہ اس نے تو زنا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کی توبہ کو بدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کر دیا جائے تو وہ ان سب کو کافی ہو جائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ستر آدمیوں کے گناہوں کو معاف فرمادے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم اس توبہ سے بڑھ کر کوئی اور توبہ کا خیال کرتے ہو؟ کہ محض رضائے الہی کی خاطر بخوشی اس نے اپنی جان قربان کر دی۔ (صحیح مسلم، ریاض الصالحین، کتاب التوبہ)

ہبار بن اسود رضی اللہ عنہ کی توبہ

”ہبار بن اسود“ نے حضور اکرم ﷺ کو اتنی تکلیف اور ایذا پہنچائی کہ آپ نے اعلان فرمادیا کہ تم میں سے کسی کو اگر ہبار مل جائے تو پہلے اس کے ہاتھ پیر کاٹنا اور پھر اس کی گردن اڑا دینا۔ حضرت زبیر بن عوام فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے جب بھی ”ہبار“ کا ذکر فرمایا ہمیشہ غصہ سے فرمایا۔ حضرت جہر بن مطعم فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ”ہبار“ کہیں سے نمودار ہو گیا، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہبار آ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں میں نے دیکھ لیا۔ بعض صحابہ اس کو مارنے کے لیے دوڑے تو حضور ﷺ نے ان کو منع فرمادیا اور فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ ہبار آپ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور عرض کرنے لگا السلام علیکم یا رسول اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ یا رسول اللہ! میں آپ سے بھاگ کر دوسرے ملک جانے کا ارادہ کر رہا تھا لیکن پھر مجھے آپ کا فضل و کرم آپ سے عداوت رکھنے والے پر آپ کی مہربانی فرمانے اور عنایت کرنے کی آپ کی عادتیں یاد آ گئیں۔ یا رسول اللہ! ہم مشرک تھے لیکن اللہ نے آپ کے ذریعے ہمیں ہدایت عطا فرمائی اور ہمیں تباہی سے بچا دیا۔ بس اب آپ ہماری تقصیر کو معاف فرمادیتے میری جو جو باتیں آپ تک پہنچی ہیں میں ان غلط باتوں کا اقرار کرتا ہوں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں میں ہمیشہ آپ کی بدگوئی اور آپ کو ایذا اور تکلیف پہنچانے میں لگا رہا لیکن اب مجھے خدا



نے ہدایت عطا فرمادی اور اسلام سے سرفراز فرمادیا ہے اب آپ بھی مجھے معاف فرما دیجئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا صبار میں نے تجھے معاف کیا اور اسلام ما قبل کی تمام باتوں کو ختم کر دیتا ہے (الاصابة، ابن حجر، کتاب التواہین، ابن قدامہ ص ۱۳)

عبداللہ بن مرزوق کی توبہ

عبداللہ بن مرزوق کسی زمانہ میں بڑے مالدار شخص تھے اور اپنے جاہ و منصب کے لحاظ سے بادشاہ وقت مہدی کے خاص مقربین میں شمار ہوتے تھے دنیا میں مستغرق تھے۔ ایک روز رقص و سرود کی محفل میں ایسے منہمک ہوئے کہ ظہر، عصر اور مغرب تینوں نمازوں کا وقت چلا گیا اور وہ کوئی نماز ادا نہ کر سکے، ان کی ایک بڑی خوش نصیب لڑکی تھی جس نے بار بار ان کو متنبہ کیا اور نماز کا خیال دلایا لیکن انہوں نے نماز کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا۔ آخر جب عشاء کی نماز کا وقت جانے لگا تو اس کی لڑکی نے ایک دہکتا ہوا انگارالے کے ان کے پاؤں کے اوپر رکھ دیا اور وہ ایک دم تکلیف سے تڑپ گئے اور کہنے لگے۔ یہ تم نے کیا کیا؟ اس لڑکی نے کہا یہ تو دنیا کی آگ کا ایک انگارا ہے، آخرت کی آگ کو تم کیسے برداشت کرو گے؟ یہ سن کر عبداللہ بن مرزوق کی آنکھوں میں آنسو آ گئے وہ نماز کے لئے فوراً کھڑے ہو گئے اور روتے رہے، لڑکی کی بات نے ان کے دل پر اتنا گہرا اثر کیا کہ انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ یہ دنیا جو میرے اور میرے رب کے درمیان حائل رہی اس سے ہمیشہ کے لئے میں جان چھڑا لوں گا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی تمام لونڈیوں کو آزاد کر دیا اور جو کچھ مال و متاع تھا وہ سب اللہ کی راہ میں خیرات کر دیا۔ پھر عالم یہ تھا کہ یہ کروڑ پتی انسان سبزیاں بیچ کر رزق حلال کماتا تھا اور ہر وقت یاد خدا میں مصروف اور مستغرق رہا کرتا تھا۔ ایک روز ان کے زمانے کے دو مشہور بزرگ حضرت فضل بن عباد اور سفیان بن عیینہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ کے سر کے نیچے ایک اینٹ کا تکیہ تھا اور آپ کے نیچے کوئی بستر اور فرش نہیں تھا۔ حضرت سفیان نے آپ سے پوچھا کہ جو اللہ کے لئے کچھ چھوڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ ضرور اس کو عطا فرماتا ہے تم نے جو سب کچھ اللہ کے لئے

چھوڑا ہے تو تم کو اللہ نے اس کا کیا بدلہ عطا فرمایا حضرت عبد اللہ بن مرزوق نے کہا کہ اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے رضا بقضا کی دولت سے مجھے سرفراز فرما دیا ہے۔

(کتاب التواہین ابن قدامہ ص ۱۷۰)

ہارون الرشید کی توبہ

مشہور عباسی حکمران ہارون رشید ایک روز اچانک فضل بن ربیع کے پاس گھر پر پہنچ گئے اور ان سے کہا کہ میرے دل میں کچھ باتیں ہیں جن کو حل کرنا چاہتا ہوں مجھے تم کسی مرد با خدا کے پاس لے چلو فضل بن ربیع ان کو اس وقت کے مشہور بزرگ حضرت سفیان بن عیینہ کے پاس لے گئے جب ان کے گھر پر پہنچے تو دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے انہوں نے پوچھا کہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ امیر المومنین ہیں یہ سن کر انہوں نے جلدی سے فوراً دروازہ کھولا اور عزت سے بٹھایا اور کہا کہ اے امیر المومنین آپ نے خواہ مخواہ تکلیف فرمائی آپ مجھے کہلوا دیتے ہیں خود حاضر ہو جاتا بہر حال چند ساعتیں ہارون رشید نے ان سے گفتگو کی پھر ان سے پوچھا کہ آپ پر کوئی قرض وغیرہ ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہارون رشید نے حکم دیا کہ ان کا قرضہ ادا کر دیا جائے یہ کہہ کر وہ وہاں سے چل دیئے۔ باہر نکل کر فضل بن ربیع سے کہنے لگے کہ مجھے تمہارے اس ساتھی سے کوئی فائدہ نہیں پہنچا مجھے کسی اور مرد با خدا کے پاس لے چلو۔ فضل بن ربیع ان کو ایک اور بزرگ حضرت عبدالرزاق بن عمام کے پاس لے گئے ان کا جب دروازہ کھٹکھٹایا تو انہوں نے بھی نکل کر وہی الفاظ کہے کہ آپ نے خواہ مخواہ تکلیف کی مجھے کہلوا دیتے ہیں خود حاضر ہو جاتا۔ ہارون رشید نے ان سے بھی چند ساعتیں گفتگو کی اور پھر پوچھا کہ آپ پر کوئی قرض ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہارون رشید نے حکم دیا کہ ان کا قرض ادا کر دیا جائے اور یہ کہہ کر وہ وہاں سے چل دیئے۔ باہر نکل کر فضل بن ربیع سے پھر کہا کہ تمہارے اس ساتھی سے بھی مجھے کچھ فائدہ نہیں پہنچا مجھے کسی اور اللہ کے ولی کے پاس لے چلو فضل بن ربیع ان کو حضرت فضیل بن عیاض کے پاس لے گئے۔ جب یہ وہاں پہنچے تو حضرت فضیل بن عیاض اس وقت کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور نماز میں قرآن کی

ایک آیت کو بار بار مزے لے لے کر دہرا رہے تھے۔ جب نماز پڑھ چکے تو انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے انہوں نے پوچھا کہ کون ہے؟ فضل بن ربیع نے کہا کہ امیر المؤمنین آئے ہیں اندر سے حضرت فضیل نے کہا کہ مجھ سے امیر المؤمنین کا کیا کام؟ فضل بن ربیع کہتے ہیں میں نے کہا یہ امیر المؤمنین ہیں ان کی اطاعت آپ پر واجب ہے۔ یہ سن کر حضرت فضیل بن عیاض نے دروازہ کھولا اور چراغ بجھا کے کمرہ کے ایک کونہ کے اندر بیٹھ گئے فضل کہتے ہیں کہ ہم ٹٹولتے ہوئے کمرے کے اندر آگے بڑھے تو اتفاق سے ہارون رشید کا ہاتھ حضرت فضیل کے جسم سے لگ گیا۔ حضرت فضیل نے فرمایا کتنا نرم اور نازک ہاتھ ہے کاش یہ کل اللہ کے عذاب سے بچ جائے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے جب خلافت سنبھالی تھی تو انہوں نے صالح بن عبد اللہ، محمد بن کعب اور رجا بن حیا کو اپنے پاس بلایا تھا اور ان سے کہا تھا کہ میں ایک آزمائش میں ڈالا گیا ہوں مجھے کوئی مشورہ دو میں کیا کروں؟ انہوں نے اس خلافت کو آزمائش جانا جبکہ تم اور تمہارے ساتھی اس کو ایک نعمت سمجھے بیٹھے ہیں۔ پھر حضرت سالم نے ان کو یہ مشورہ دیا کہ اے عمر بن عبد العزیز اگر تم اللہ کے عذاب سے نجات چاہتے ہو تو دنیا سے اپنے آپ کو علیحدہ کر لو۔ اور محمد بن کعب نے ان کو مشورہ دیا کہ اگر تم اللہ کے عذاب سے نجات چاہتے ہو تو ساری رعایا میں سے جو بزرگ ہو اس کو اپنا باپ سمجھنا اور جو تمہارا ہم عمر ہو اس کو اپنا بھائی اور جو تم سے چھوٹا ہو اس کو اپنا بیٹا سمجھنا، بس باپ کا ادب کرنا بھائی کو عزت دینا اور بیٹے پر شفقت کرنا اور رجا بن حیا نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو یہ نصیحت کی کہ اگر تم اللہ کے عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو جو اپنے لئے پسند کرو وہی عام مسلمانوں کے لئے پسند کرنا اور جو اپنے لئے ناپسند کرو وہی مسلمانوں کے لئے ناپسند کرنا۔ حضرت فضیل نے ہارون رشید سے فرمایا میں بھی تم سے یہی کہتا ہوں مجھے تیرے لئے خوف آتا ہے اس دن سے جس دن لوگوں کے قدم ڈگمگائیں گے، کیا اس وقت تیرے یہ مشیر و سفیر تیرے ساتھ ہونگے؟ یہ سن کر ہارون رشید رونے لگا اور خوف آخرت سے اس پر اتنا گریہ طاری ہوا کہ وہ روتے روتے بے ہوش ہو گیا۔ فضل بن

ربیع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت فضیل سے عرض کیا کہ امیر المومنین پر کچھ نرمی اور شفقت فرمائیے آپ نے فرمایا اے ابن ربیع! تم اور تمہارے ساتھی اس کو قتل کر رہے ہیں اور مجھ سے کہتے ہیں کہ نرمی کریں۔ جب ہارون رشید کو ہوش آیا تو اس نے حضرت فضیل سے کہا کہ مجھے کچھ اور ارشاد فرمائیے۔ آپ نے فرمایا، حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس ان کی حکومت کے ایک اہم عہدے دار کی شکایت آئی۔ انہوں نے فوراً اس عہدے دار کو ایک خط لکھا جس میں اس کو لکھا کہ اے میرے بھائی! دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہنے والے دوزخیوں کے کرب اور تکلیف کو یاد کرو یہ تمہیں رب کے دروازے تک پہنچائے گا اور ڈرو اس وقت سے جب تمہیں اللہ کی جانب سے پھیر کر آگ کی طرف لے جایا جائے گا بس سمجھ لینا کہ وہ ایسا آخری وقت ہوگا کہ ساری امیدیں اس وقت ختم ہو جائیں گی جب اس عہدیدار نے حضرت عمر کا یہ خط پڑھا تو اس کے دل پر بڑا اثر ہوا وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہو گیا یہ ناصحانہ کلام سن کر ہارون رشید پر پھر گریہ طاری ہو گیا اور وہ بہت رویا اور کہنے لگا کہ مجھے کچھ اور نصیحت فرمائیں۔ حضرت فضیل نے فرمایا کہ اے امیر المومنین! حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ جب حضور ﷺ کے پاس آئے اور حضور ﷺ سے عرض کی کہ مجھے کہیں کا امیر بنا دیجئے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے عباس اے نبی کے چچا ایسا نفس جس کو تو بچالے وہ بہتر ہے اس امارت سے جس کو تو سنبھال نہ سکے نفس تنجیہا خیر من امارت لما تحصیہا یاد رکھو کہ امارت اور حکومت سوائے حسرت اور ندامت کے کچھ نہیں ہے اگر تم سے ہو سکے کہ حاکم نہ بنو تو ایسا ضرور کرنا۔ یہ سن کر ہارون رشید پر جواب دہی اور حساب و کتاب کے خوف سے گریہ طاری ہو گیا اور اس کے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اس نے پھر عرض کیا کہ مجھے مزید کچھ اور نصیحت فرمائیں حضرت فضیل نے فرمایا اے خوبصورت چہرے والے! تجھ ہی سے اللہ تعالیٰ اپنی اس مخلوق کے بارے میں سوال کرے گا اگر ہو سکے تو اپنے اس چہرے کو آگ سے بچالے اور بچو اس بات سے کہ تیرے دل میں تیری رعیت کی طرف سے کوئی دھوکہ دہی کا تصور بھی ہو۔

کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو صبح کرے اس حال میں کہ وہ دھوکہ دینے والا ہو تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا۔ ہارون رشید پھر رونے لگا۔ اس نے آپ سے پوچھا کہ آپ کے اوپر کسی کا کوئی قرض تو نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں میرے رب کا مجھ پر بہت بڑا قرض ہے جس کا اس نے ابھی تک مجھ سے حساب نہیں لیا جس دن اس نے اس کے بارے میں سوال کر لیا اس دن میری بربادی کا دن ہوگا۔ اس نے کہا کہ میرے پوچھنے کا مقصد یہ تھا کہ مخلوق میں سے کسی بندے کا کوئی قرض تو آپ پر نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کا اللہ نے مجھے حکم نہیں دیا اس لئے میں نے کسی سے کوئی قرض لیا نہیں اس نے مجھے اپنی عبادت کا حکم دیا ہے اور اپنی اطاعت کا جبکہ رزق اپنے ذمہ رکھا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿۵۱﴾ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعَمُونَ ﴿۵۲﴾ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ﴿۵۳﴾ (الذاریات) اور نہیں پیدا کیا میں نے جن و انس کو مگر اس لئے کہ میری عبادت کریں۔ نہ طلب کرتا ہوں میں ان سے رزق اور نہ طلب کرتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔ بیشک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا قوت والا قدرت والا ہے۔

ہارون رشید نے ایک ہزار دینار کی تھیلی آپ کی خدمت میں پیش کی اور کہا کہ اس کو قبول فرما لیجئے اور اپنے کام میں لائیے۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ! میں تمہیں اس سے نجات کی راہ دکھا رہا ہوں اور تم مجھے اس کی یہ جزاء دے رہے ہو کہ اسی میں پھنسا کر ہلاک کر رہے ہو۔ پھر آپ خاموش ہو گئے اور آپ نے کوئی کلام نہیں فرمایا۔ ہارون رشید آپ کے پاس سے اٹھ کر باہر آ گئے اور فضل بن ربیع سے کہنے لگے کہ ایسے آدمیوں کے پاس مجھے لے کر جایا کرو حقیقت میں یہ مسلمانوں کے پیشوا اور سردار ہیں۔

(کتاب التوابع لابن قدامہ ص ۱۷۸)

مامون کی توبہ

عباسی خلفاء میں سے ساتواں خلیفہ اور ہارون رشید کا ولی عہد مامون رشید اپنے لڑکے

”علی“ سے بہت پیار کرتا تھا اس کو دیکھے بغیر اسے چین نہیں آتا تھا ایک روز گرمی کے دنوں میں دوپہر کے وقت کھانے کے لئے دسترخوان بچھا دیا گیا مامون نے خادموں کو حکم دیا کہ علی کو بلا کے لاؤ تا کہ وہ ہمارے ساتھ کھانا کھائے جب خادم بلانے آئے تو علی نے کہا کہ مجھے خواہ مخواہ پریشان کرتے ہو اس سخت گرمی میں میرا کہیں نکلنے کو جی نہیں چاہ رہا امیر المؤمنین سے کہہ دینا کہ وہ سو رہے ہیں مامون کو اس کی ایک لمحے کی جدائی بھی گوارا نہیں تھی وہ اس کے بغیر کھانا بھی نہیں کھاتا تھا اس نے خادموں سے کہا کہ اسے اٹھا کر لے آؤ۔ جب دوبارہ خادموں نے آ کر امیر المؤمنین کا حکم سنایا تو وہ خود اٹھ کر آ گیا اور کھانے میں شریک ہو گیا کھانے کے بعد جب شراب کباب کی محفل بھی تو وہاں سے اٹھ کر چلا آیا وہ فطری طور پر خدا ترس اور نیک اور صالح نوجوان تھا کبھی شراب نہیں پیتا تھا محل میں آ کر اس نے خادموں کو حکم دیا کہ دجلہ کے کنارے میرا تخت بچھا دیا جائے چنانچہ تخت بچھا دیا گیا اور وہ تخت پر آ کر بیٹھ گیا اور قدرت کے حسین نظاروں سے لطف اندوز ہونے لگا دجلہ کے کنارے ایک بار بردار پر اس کی نظر پڑی جس نے لمبا سا سفید موٹا اونٹنی جبہ پہنا ہوا تھا جس کے نیچے نہ شلووار تھی نہ قمیص تھی پیر میں دو پھٹی ہوئی جوتیاں پہن رکھیں تھیں اور گردن میں ایک پرانا تھیلا لٹکایا ہوا تھا وہ دجلہ کے کنارے آ کے بیٹھ گیا شہزادہ علی اس کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا اس نے اپنا تھیلا اتار کر اپنے پاس رکھا اپنی پھٹی پرانی جوتیاں اتاریں دجلہ کے پانی سے اپنے ہاتھ پیر دھوئے اور پھر اپنے تھیلے میں سے ایک سوکھا ٹکڑا نکالا اس کو پانی میں بھگوایا اور اس پر نمک چھڑکا پھر ریت پر آرام سے بیٹھ کر بسم اللہ پڑھ کے اس کو کھانا شروع کر دیا کھانے سے فارغ ہو کے چلو سے پانی پیا اور پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگا کہ اے میرے آقا اے میرے مولا تیرا بڑا شکر ہے کہ تو نے مجھے اپنی ان نعمتوں سے سرفراز فرمایا تیرے لئے حمد ہے اور تیرے لئے ہی شکر ہے۔ پھر اس نے اپنے اس تھیلے پر سر رکھا اور اسی مٹی پر لیٹ کے کچھ دیر کے لئے آرام کرنے لگا جب ظہر کا وقت ہو گیا تو وہ کھڑا ہوا اور وضو وغیرہ کر کے نماز ادا کرنے لگا۔ شہزادہ علی بڑی دلچسپی سے اسکے ایک ایک فعل کو دیکھ رہا تھا اس نے اپنے خادم کو

حکم دیا کہ اس فقیر کے پاس جاؤ اور جب یہ نماز سے فارغ ہو جائے تو اسے یہاں لے کر آؤ خادم اس کے پاس پہنچے اور اس سے کہا کہ خلیفہ کے محل میں کچھ سامان وغیرہ اٹھانے کا کام ہے ہمارے ساتھ چل کے وہ کام کر لو تمہیں تمہاری مزدوری دے دی جائے گی اس نے کہا کہ میں تو تھکا ہوا ہوں کسی اور کو لے جاؤ۔ خادموں نے کہا کہ محل قریب ہے اور کام بھی کوئی زیادہ بھاری اور وزنی نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ اے میرے پیارے! میں جانتا ہوں لیکن تم کسی اور کو لے جاؤ مجھے معاف کر دو کیونکہ میں گھر میں جانے کو ناپسند کرتا ہوں۔ خادموں نے کہا کہ تمہیں ہمارے ساتھ ہر حال میں چلنا ہو گا اگر خود چلتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ ہم تم کو اٹھا کر لے آئیں گے ان کی یہ دھمکی سن کر وہ کھڑا ہو گیا اپنی زنبیل اپنے گلے میں ڈالی اور یہ آیت پڑھتا ہوا ان کے ساتھ چل دیا۔ **وَ عَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَ هُوَ خَيْرٌ لِّكُمْ** (البقرہ: ۲۱۶) ہو سکتا ہے کسی چیز کو تم ناپسند کرو حالانکہ اللہ نے اس میں تمہارے لئے خیر کثیر رکھ دیا ہو۔ جب محل میں پہنچا تو شہزادہ علی نے اس کو اپنے پاس بٹھا لیا۔ بعض ساتھیوں نے کہا شہزادہ عالی قدر یہ آپ کیا کر رہے ہیں اس جیسے گندے اور نجس آدمی کو آپ اپنے پاس بٹھا رہے ہیں۔ شہزادہ نے کہا کہ تم لوگ خاموش رہو تمہیں میرے معاملہ میں بولنے کی کوئی ضرورت نہیں پھر اس سے پوچھا تم کیا یہیں کے رہنے والے ہو اس نے کہا جی ہاں، شہزادہ نے کہا کیا کام کرتے ہو اس نے کہا یہ جو آپ دیکھ رہے ہیں بس یہی کام کرتا ہوں۔ شہزادہ نے پوچھا تمہارے کتنے افراد خانہ ہیں۔ اس نے کہا کہ ایک بوڑھی والدہ ہیں اور ایک نابینا بہن ہے۔ شہزادہ نے پوچھا اور تمہارے بیوی بچے؟ اس نے کہا میرے کوئی بیوی بچے نہیں۔ شہزادہ نے پوچھا کتنا کما لیتے ہو۔ اس نے کہا جتنا میرے مقدر میں رزق ہوتا ہے اس کے بمقدار مجھے اللہ تعالیٰ عطا فرمادیتا ہے۔ پورے دن کے لئے وہ رزق اللہ کے فضل و کرم سے ہمارے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ شہزادہ نے کہا ہر روز تم بار برداری کر لیتے ہو؟ اس نے کہا صبح فجر کی نماز پڑھ کر میں رزق کی تلاش میں نکلتا ہوں زوال تک اپنے رزق کا انتظام کرتا ہوں پھر میں اپنے آپ کو عصر کی نماز کے لئے تیار کرتا ہوں پھر عصر سے رات تک میرے نفس کا

حق ہے اس کو آرام دیتا ہوں۔ شہزادہ نے کہا رات کو آرام نہیں کرتے؟ اس نے کہا اگر رات کو آرام کر لوں گا تو قیامت کے دن خالی ہاتھ رہ جاؤں گا شہزادہ نے کہا تم اکیلے کھا رہے تھے اپنی والدہ اور بہن کے ساتھ کیوں نہیں کھاتے؟ اس نے کہا کہ وہ دونوں دن میں روزے سے ہوتی ہیں اس لئے رات کا کھانا ان کے ساتھ کھاتا ہوں۔ شہزادہ نے کہا کہ تم کیا کھا رہے تھے ذرا وہ تو دکھاؤ؟ اس نے اپنی جھولی میں سے چند سوکھے ٹکڑے نکال کر دکھائے شہزادہ اسے دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا اس کے بعد اس نے خادم سے کہا کہ اس کو ایک ہزار درہم لا کر دے دو اس نے کہا کہ اے امیر مجھے اس کی ضرورت نہیں شہزادہ نے اس کو دینے کی بڑی کوشش کی لیکن اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ پھر شہزادہ نے کہا کہ مجھے تم سے کام ہے۔ میرا کام کر دو گے؟ اس نے کہا بھلا مجھ جیسے آدمی سے آپ کو کیا کام ہو سکتا ہے۔ شہزادہ نے کہا کہ ایک بڑا اہم کام ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو اپنے خاص کمرہ میں لے گیا اور تنہائی میں لیجا کر اس سے کہنے لگا کہ تم میرے لئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کا خوف اور رغبت عطا فرمادے۔ اس بار بردار مزدور نے کہا کہ اے میرے پیارے! میرا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسا کہاں مقام ہے کہ میں اس کی بارگاہ میں کسی کے لئے دعا کر سکوں۔ بہر حال شہزادہ کے اصرار پر پہلے اس نے کچھ نصیحتیں کیں کہ ہمیشہ تقویٰ اختیار کئے رکھنا اللہ کی اطاعت کرنا اس کی نافرمانی سے بچنا اس کے بعد اس نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنی شروع کی تو اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے اور اس نے اللہ سے یوں عرض کی۔

يَا مَنْ رَفَعَ السَّمَاءَ بِقُوَّتِهِ وَ دَخَا الْأَرْضَ بِمَشِيَّتِهِ وَ خَلَقَ الْخَلَائِقَ  
بِإِرَادَتِهِ وَ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ بِقُدْرَتِهِ يَا مَالِكَ الْمُلْكِ وَ  
جَبَّارِ الْجَبَابِرَةِ وَ إِلَهَ الْعَالَمِينَ وَ مَالِكَ يَوْمِ الدِّينِ اسْأَلُكَ  
بِرَحْمَتِكَ وَ جُودِكَ وَ قُدْرَتِكَ أَنْ تَخْرُجَ حُبَّ الدُّنْيَا مِنْ  
قَلْبِ عَبْدِكَ عَبْدِ اللَّهِ عَلِيٍّ وَ تُرَفِّقَهُ بِطَاعَتِكَ مِنَ الْأَعْمَالِ الَّتِي  
تُقَرِّبُهُ إِلَى مَرْضَاتِكَ وَ تُجَنِّبُهُ مَعَاصِيكَ وَ تَخْتَمَ لَنَا وَلَهُ



بِرِضْوَانِكَ وَعَفْوِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

”اے وہ ذات جس نے اپنی قوت سے آسمان کو بلند کیا ہے جس نے اپنی مشیت سے زمین کو بچھایا ہے، جس نے اپنے ارادہ سے تمام مخلوقات کو پیدا کیا ہے جو اپنی قدرت سے عرش پر جلوہ گر ہے اے مالک الملک اے سب طاقتوروں سے زیادہ طاقتور ذات! اے سارے جہانوں کے معبود! اے یوم آخرت کے مالک! میں تجھ سے تیری جو دو عطاء اور قدرت و رحمت کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ اپنے بندہ ”علی“ کے دل سے دنیا کی محبت نکال دے اور اس کو ان اعمال کی توفیق عطا فرما جو تیری رضا اور خوشنودی کے حصول کا سبب بنیں اور اس کو گناہوں سے بچالے اس کا اور ہمارا اپنی رضا اور عفو پر خاتمہ فرما اے ارحم الراحمین۔“

جب وہ یہ دعا کر رہا تھا تو شہزادہ زار و قطار رو رہا تھا۔ دعا کے بعد شہزادہ نے پھر اپنی اسی خواہش کا اظہار کیا کہ اگر آپ کچھ قبول کر لیتے تو مجھے بڑی خوشی ہوتی۔ اس نے کہا نہیں مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں البتہ صرف ایک چیز کا آپ سے سوال ہے کہ مجھے جلد یہاں سے جانے کی اجازت عطا فرما دیجئے شہزادہ نے اسی وقت اس کو اجازت دے دی۔ لیکن اس کی دعا اللہ کی بارگاہ میں قبول ہو چکی تھی اور اس کی صحبت اور کلام نے شہزادہ کے دل کی دنیا بدل دی تھی۔ اس کے جانے کے بعد شہزادہ کی وہ چمک وغیرہ سب ختم ہو چکی تھی۔ خوف آخرت نے اس کے دل میں گھر کر لیا تھا دنیا اور اس کی لذت سے منہ موڑ کر وہ ہر وقت فکر آخرت میں سرگرداں اور پریشان رہنے لگا تھا راتوں کو روتا تھا اور اپنے خوبصورت ہاتھوں کو دیکھ کر کہا کرتا تھا کہ یہ بدن جس کو اتنے اچھے اچھے الوان و اقسام کے کھانے کھلا کر پروان چڑھایا ہے اس کو بھی ایک دن مٹی میں مل جانا ہے۔ تمام خادموں کو اپنے پاس سے ہٹا دیا صرف ایک شاکر نامی خادم اپنے پاس رکھا اور ایک دن اس سے کہا کہ تمام خزانے جو اہرات اور تمام دنیاوی ساز و سامان کا تم خیال رکھنا میں اپنے آقا کے پاس جا رہا ہوں، شاکر نے سمجھا کہ

شاید یہ اپنے والد کے متعلق کہہ رہا ہے اور امیر المومنین کے پاس جا رہا ہے بہر حال وہ ایک چادر سر پر لے کے نکل گیا اور سب سے کہہ دیا کہ کوئی میرے پیچھے نہ آئے بعد میں معلوم ہوا کہ وہ امیر المومنین کے پاس نہیں پہنچے کسی نے کہا کہ ہم نے ان کو دجلہ کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا اور وہاں ملاح کو کچھ پیسے دیکر وہ کسی اور شہر کی طرف نکل گئے ہیں بعد میں پتہ چلا کہ وہ بصرہ شہر میں پہنچ گئے تھے وہاں انہوں نے اس بار بردار کی طرح ایک اونی جبہ پہن لیا تھا اسی کی طرح ایک زنبیل گلے میں ڈال لی تھی اس میں کھانے کے لئے کچھ سوکھے مکڑے رکھ لئے تھے وہاں حسب حاجت کوئی مزدوری کر کے اپنے لئے کچھ کھانے کا انتظام کرتے اور سارا دن ایک مسجد کے اندر اللہ کی عبادت کرتے تھے دن کو روزہ رکھ کر مزدوری کیا کرتے تھے اور رات کو کھڑے ہو کر اپنے رب کی بارگاہ میں عبادت کرتے تھے ہمیشہ ننگے پاؤں رہا کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کے پیر کی جلد پھٹ گئی تھی اور اس میں سے خون رسنے لگا تھا۔ کئی سال وہ اسی طرح عبادت میں مصروف رہے ادھر ان کے والد خلیفہ مامون نے اپنی ساری سلطنت میں اعلان کروا دیا تھا کہ اس کی جہاں کہیں بھی اطلاع ملے مجھے فوراً مطلع کرنا لیکن انہوں نے اپنا ایسا حال بنا رکھا تھا کہ بصرہ میں کوئی ان کو نہیں پہچان سکا کہ یہی خلیفہ وقت کے شہزادہ ہیں۔ اسی عرصہ میں وہ بیمار پڑ گئے وہاں سرائے کا ایک کمرہ انہوں نے کرایہ پر لے رکھا تھا اور اسی میں ایک چٹائی پر وہ پڑے رہتے تھے جب ان کا آخری وقت قریب آیا تو انہوں نے مالک مکان کو ایک خط لکھ کر دیا اور اس کے ساتھ اپنی ایک انگوٹھی بھی دی اور کہا کہ جب مر جاؤں تو اپنے اس شہر کے حاکم کے پاس جانا اس کو یہ انگوٹھی دکھانا وہ تمہیں اپنے پاس بلا لے گا جب اس کے پاس جاؤ تو اس کو یہ خط دے دینا یہ کہہ کر وہ انتقال کر گئے مالک مکان نے ان کی ہدایت کے مطابق شہر کے حاکم کو وہ انگوٹھی دکھائی جس کو دیکھ کر وہ پہچان گیا اور اس نے کہا کہ جس کی یہ انگوٹھی ہے وہ کہاں ہے؟ اس آدمی نے کہا کہ وہ تو سرائے کے ایک کمرہ میں چٹائی پر مرا پڑا ہے اس نے یہ رقعہ دیا ہے اس رقعہ پر لکھا ہوا تھا کہ اس رقعہ کو سوائے مامون کے اور کوئی نہ کھولے۔ چنانچہ شہر کے حاکم نے بڑی عزت

و تکریم کے ساتھ سارا واقعہ لکھ کر اس انگوٹھی اور اس کے خط کے ساتھ علی کی لاش امیر المؤمنین کی طرف روانہ کر دی جب علی کی لاش بغداد کے شاہی محل میں پہنچی تو محل میں ایک کہرام مچ گیا۔ جب اس کے چہرہ پر سے کپڑا ہٹا کر مامون نے اپنے انتہائی پیارے اور محبوب بیٹے کی لاش کو اس حالت میں دیکھا تو اس کے سارے صبر کے بندھن ٹوٹ گئے اور وہ زار و قطار رونے لگا۔ پھر اس نے اس کے خط کو کھولا تو اس میں لکھا ہوا تھا۔ اے امیر المؤمنین! سورۃ فجر کی چودھویں آیت تک پڑھے اور عبرت حاصل کیجئے اور جان لیجئے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے ہیں اور وہ لوگ محسن ہیں۔ پھر شہزادہ علی کو غسل دے کے کفن پہنایا گیا، اس پر نماز جنازہ پڑھی گئی مامون نے بھی نماز جنازہ پڑھی اور نماز جنازہ کے ساتھ ساتھ قبرستان تک آیا جب شہزادہ علی کو قبر میں لٹا دیا گیا تو مامون نے قبر میں اتارنے والوں سے کہا کہ قبر سے باہر آ جاؤ پھر خود اس کی قبر میں اتر کر اس کو مخاطب کر کے کہا اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے اور تجھے تیری آرزو اور مراد سے سرفراز فرمائے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے سعادت ابدی سے نوازے گا اور تیرے صدقے مجھے بھی اپنی رحمتوں سے سرفراز فرمائے گا۔ تو کتنا اچھا بیٹا تھا اللہ تعالیٰ تجھے میرے چچا زاد بھائی حضرت محمد ﷺ کی معیت نصیب فرمائے اور مجھے صبر کی توفیق عطا فرمائے پھر اس کی قبر کو بند کر دیا گیا۔ اس پر مٹی ڈالی جانے لگی وہ وہیں قبر کے پاس کھڑا روتا رہا۔ قبر پر مٹی ڈالتے وقت کچھ مٹی اس کے کپڑوں پر بھی پڑنے لگی خادم اپنے رومالوں سے اس کو صاف کرنے لگے تو اس نے غصہ میں ہو کر کہا مجھ سے دور ہو جاؤ میرا بیٹا علی مٹی کے اندر آزمائش کے اندر ہے اور تم مجھ سے مٹی جھاڑ رہے ہو پھر اس نے کہا کہ اے میرے اللہ اس کو اپنے قول ثابت کے ساتھ ثابت قدم رکھ میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں اس سے راضی ہوں اے ارحم الراحمین رحم فرما۔ پھر اس نے محمد بن سعد ترمذی کو حکم دیا کہ میرے بیٹے کی وصیت کے مطابق سورۃ فجر کی تلاوت کرو، جب محمد بن سعد نے تلاوت شروع کی تو آخرت کے خوف سے اور خدا کے عذاب سے مامون کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ قاری تلاوت کرتا رہا اور یہ مسلسل روتا رہا

یہاں تک کہ جب قاری اس آیت پر پہنچا۔ فَكَثُرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ﴿١٧﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿١٨﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبَازِلٌ مُّصَادٍ ﴿١٩﴾ (فجر) ”پھر ان میں سے بہت سوں نے فساد پھیلایا تو ان پر تمہارے رب نے عذاب کے کوڑے برسائے بیشک تمہارا رب مفسدوں پر نظر رکھے ہوئے ہے۔“ تو اس نے قاری کو حکم دیا کہ بس رک جاؤ۔ کیونکہ اس کے بیٹے نے خط میں اس کو یہی لکھا تھا کہ چودھویں آیت تک پڑھیں اور عبرت حاصل کریں۔ بیٹے کی نصیحت باپ کے دل میں گھر کر گئی تھی۔ اس دن سے مامون تمام دنیا کے عیش و عشرت سے کنارہ کش ہو گیا۔ اس نے غربا و مساکین میں ہزار ہزار دینار صدقہ و خیرات کئے، تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا۔ اور اپنی حکومت کے تمام عہدیداران اور افسران کو سخت ہدایات جاری کر دیں کہ کسی کے ساتھ ظلم اور نا انصافی نہ ہونے پائے اور بقیہ اپنی تمام زندگی اللہ کی یاد اور آخرت کی فکر میں روتے ہوئے گزار دی۔ (کتاب التوبین، ابن قدامہ ص ۱۸۲)

### حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی توبہ

حضرت عمر فاروق پر ایک مجوسی ابولؤلؤ نے قاتلانہ حملہ کیا اور آپ پر خنجر کے پے در پے وار کئے جس سے آپ شدید زخمی ہو گئے، اس ہی حال میں آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ مجھ پر کس نے قاتلانہ حملہ کیا ہے؟ حضرت عباس نے کہا کہ ایک مجوسی ابولؤلؤ نے کیا ہے۔ آپ نے فرمایا الحمد للہ کسی کلمہ پڑھنے والے کا ہاتھ میرے خون سے رنگین نہیں ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا میرے بھائیوں کو بلا کر لاؤ۔ لوگوں نے عرض کیا کون سے بھائیوں کو بلا کر لائیں۔ آپ نے فرمایا عثمان، علی، ابوظلمہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص ان سب کو میرے پاس بھیجو جب یہ سب آگئے تو آپ نے مسلمانوں کی قیادت اور امارت کا مسئلہ ان کے سپرد فرمایا کہ میرے بعد آپ سب مل کر اتفاق و اتحاد سے اس مسئلہ کو طے کر لینا ابھی آپ ہدایات دے رہے تھے کہ آپ کے جسم سے ایک خون کا فوارہ نکلا اور آپ کا ضعف مزید بڑھ گیا آپ نے اس وقت دودھ کا شربت طلب فرمایا وہ حاضر کیا گیا آپ نے نوش فرمایا لیکن وہ سارا دودھ زخموں سے باہر آ گیا۔ اس وقت آپ کو یقین

ہو گیا کہ اب میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت اگر ساری دنیا بھی میرے پاس ہو تو قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے بچنے کے لئے میں ساری دنیا بطور فدیہ دے دوں۔ اور وہ تو ہے نہیں۔ لیکن الحمد للہ میں بہتر انجام دیکھ رہا ہوں۔ حضرت ابن عباس نے عرض کیا کہ اگر آپ نے کہا ہے کہ بہتر ہے انشاء اللہ اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر ہی جزاء عطا فرمائے گا۔ اور کیوں نہ ہو آپ کی تو وہ ذات ہے کہ حضور ﷺ نے آپ کے لئے اللہ سے دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ عمر کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما اور واقعی مسلمان اس وقت خوفزدہ تھے لیکن آپ کے اسلام لانے سے اسلام کی عظمت اور شان و شوکت میں اضافہ ہو گیا آپ نے جس شان سے مکہ سے ہجرت کی وہ بھی ایک بہت بڑی فتح تھی۔ پھر آپ ہر جگہ دشمنوں کے مقابلہ میں حضور ﷺ کے ساتھ ساتھ رہے یہاں تک کہ جب حضور ﷺ نے اس عالم سے پردہ فرمایا تو وہ آپ سے بہت خوش تھے اس کے بعد آپ حضور ﷺ کے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق کے بھی ہر آن مددگار رہے اور وہ بھی آخری وقت میں آپ سے راضی گئے، پھر خود آپ خلیفہ بنے آپ نے شہر کے شہر آباد کئے بے شمار مال بطور خراج مسلمانوں کو ملا اور مسلمانوں میں خوشحالی کا دور دورہ ہو گیا آپ کے لئے تو خوشخبری ہی خوشخبری ہے۔

آپ نے فرمایا اے ابن عباس! کیا تم کل قیامت میں اللہ کے سامنے ان سب باتوں کی گواہی دو گے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا ہاں ضرور گواہی دوں گا۔ پھر آپ نے فرمایا اللہم لک الحمد، اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں پھر اپنے بیٹے حضرت عبد اللہ ابن عمر سے فرمایا جو آپ کے سر کو اپنی جھولی میں لئے بیٹھے تھے کہ میرے منہ اور رخساروں کو زمین پر ملو۔ حضرت عبد اللہ ابن عمر کہتے ہیں میں نے آپ کے سر کو اپنی رانوں سے اٹھا کر اپنی پنڈلیوں پر رکھ لیا۔ آپ نے فرمایا نہیں اس طرح نہیں بلکہ میرے چہرے کو زمین سے لگا دو پھر آپ نے اپنے چہرے اور ڈاڑھی کو زمین سے مل کر خوب غبار آلودہ کر لیا تاکہ اس عاجزی و انکساری اور تذلیل و زاری پر اس رحیم و کریم رب کو رحم آ جائے اور اس وقت آپ

کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے وَیَلُّ اَمِّکَ وَوِیْلُ اُمِّکَ یَا عُمَرَانِ لَمْ یَغْفِرِ اللّٰهُ لَکَ اے عمر! اگر خدا نے تجھے معاف نہ کیا تو پھر تیری اور تیری ماں کی تباہ و بربادی ہے۔

(قصص التائبین، محمد عبدالملک، الرغبی ص ۵۲، بحوالہ طبری)

## پیر چنگی کی توبہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ اقدس میں ایک پیر چنگی تھا جس کا کام گانے بجانے کا تھا اور وہ موسیقی کی محفل سجا کر اس میں اپنی طرب انگیز آواز کے جادو جگا کر اپنا پیٹ پالتا تھا۔ لیکن جب بڑھا اور ضعیف ہو گیا اور اس کی آواز بھی اس کا ساتھ چھوڑنے لگی تو لوگوں نے بھی اس کو چھوڑنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ اس کو فاقوں تک کی نصیحت آنے لگی ایک روز وہ دنیا کے غموں سے پریشان ہو کر اور دنیا والوں کی بے رخی اور بے اعتنائی سے دل برداشتہ ہو کر قبرستان میں آ کر پڑ گیا اور کہنے لگا مکہ اے مولا! میں نے اپنی ساری زندگی لہو و لعب اور گناہوں میں گزار دی ہے میں نے ستر ہمال تیری نافرمانی کی تجھ سے منہ موڑے رکھا لیکن پھر بھی تو نے مجھ پر کرم فرمایا اور میری گرفت نہیں فرمائی۔ میں نے گانے سنا کر لوگوں کے دل خوش کئے آج ان میں سے کوئی بھی مجھے نہیں پوچھتا اے میرے رب اب میں تیرے پاس آیا ہوں اور تجھے سناؤں گا اور تجھے راضی کروں گا کل تک مخلوق کو سنا کر ان سے پیسے وصول کرتا تھا اب تجھے سنا کر اس کا بدلہ اور صلہ تجھ سے لوں گا یہ کہہ کر اس نے قبرستان میں گانا شروع کر دیا اور گاتے گاتے سو گیا۔ ادھر حضرت عمر اپنے گھر میں آرام فرما تھے ان کو خواب میں رب کائنات نے حکم دیا کہ۔

بندہ داریم خاص و محترم

سوئے گورستان تو رنجہ کن قدم

کہ اے عمر! قبرستان کی طرف جاؤ وہاں ہمارا خاص مقرب بندہ ہے اس کو عزت و احترام سے کچھ نذرانہ پیش کر کے آؤ۔ حضرت عمر حکم رب پاتے ہی اللہ کے اس مقبول بندے کی زیارت اور خدمت کرنے کے لئے فوراً چل پڑے قبرستان پہنچے تو اس بدنام زمانہ

گوئیے کو دیکھا، آپ نے سوچا کہ یہ کہاں اللہ کا مقرب بندہ ہوگا؟ یہ تو گنہگار بدکار اور بدنام زمانہ شخص ہے یہیں کہیں کوئی اور اللہ کا مقبول بندہ ہوگا اس کو ڈھونڈتے ہیں۔ آپ نے سارے قبرستان میں تلاش کیا لیکن سوائے اس پیر چنگی کے آپ کو اور کوئی بھی نظر نہیں آیا۔ آخر جب آپ کو یقین ہو گیا کہ اس کے سوا اور کوئی شخص یہاں نہیں ہے اور یہی وہ اللہ کا مقرب بندہ ہے جس کے پاس مجھے بھیجا گیا ہے تو پھر آپ بڑے ادب کے ساتھ دوزانو ہو کر اس کے پاس بیٹھ گئے اور ادب کے باعث اس کو جگانا بھی مناسب نہ سمجھا۔ بیٹھے بیٹھے اچانک آپ کو چھینک آگئی آپ کی آواز سے پیر چنگی کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے جب حضرت عمر کو دیکھا تو آپ کی ہیبت سے اس کا پسینہ چھوٹ گیا اور وہ گھبرا کر اور آپ کے خوف سے بھاگنے لگا آپ نے فرمایا۔

بس عمر گفتش مترس از من مرم  
کت بشارتہا زحق آوردہ ام

آپ نے فرمایا مجھ سے مت ڈر، آرام و سکون سے میرے پاس بیٹھ میں تو تیرے پاس حق تعالیٰ کی طرف سے تیرے لئے بشارت لے کر آیا ہوں رب تعالیٰ نے تیری بڑی تعریفیں فرمائی ہیں جس کو سن کر یہ عمر بھی تیری زیارت کا مشتاق ہو کر یہاں آیا ہے پھر آپ نے فرمایا۔

حق سلامت میکند میپر سد  
چونی از رنج و غمان بے حدت

اللہ تعالیٰ نے تجھے سلام کہلوا یا ہے تیری مزاج پر سی فرمائی ہے اور تیرے لئے یہ نذرانہ بھجوایا ہے۔ یہ سن کر پیر چنگی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے وہ شرم سے پانی پانی ہو گیا اور کہنے لگا کہ اے میرے خدا تو کتنا مہربان ہے تیرے ایک نافرمان گنہگار بندے نے توبہ کر کے صرف تجھے ایک بار رو کے پکارا تو تو نے اس پر اتنا لطف و کرم فرمایا یہ کہہ کر اس نے اپنی سارنگی وغیرہ توڑ دی اور رب کو پکارتا ہوا جنگل میں نکل گیا۔ (مثنوی مولانا روم)

## دینار عیار کی توبہ

ایک شخص ہر وقت پیسہ اور دنیا کمانے میں مصروف رہتا تھا اور اس کو نماز کا ہوش تھا نہ روزہ کا نہ اللہ کے کسی اور حکم کا پاس تھا۔ ہر وقت دینار اور درہم کے ہیر پھیر میں لگا رہتا تھا۔ جس کی وجہ سے ”دینار عیار“ کے نام سے وہ مشہور ہو گیا تھا اس کی ماں اسے بہت نصیحت کرتی تھی لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ ایک روز وہ ایک قبرستان میں سے گزرا تو وہاں ایک قبر کے پاس بہت سی بوسیدہ انسانی ہڈیاں اس نے دیکھیں اسے دیکھ کہ اس کے دل پر چوٹ لگی اور اس نے اپنے دل میں کہا کہ اے دینار عیار تیرے تیرے اوپر تجھے بھی ایک نہ ایک دن قبر میں جانا ہے جہاں یہ سارا جسم اس کا گوشت پوست اور ہڈیاں اسی طرح بوسیدہ ہو کر مٹی ہو جائیں گی اور تو ابھی تک گناہوں میں اور اللہ کی نافرمانیوں میں پھنسا ہوا ہے۔ اسے اپنے گناہوں پر ندامت محسوس ہونے لگی اور اس نے توبہ کا ارادہ کر لیا اسی وقت آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی کہ اے اللہ! میں نے اپنے تمام معاملات کی باگ ڈور تیرے سپرد کر دی ہے اب مجھ پر رحم کر اور کرم فرما پھر وہ اپنی ماں کے پاس گیا اس حال میں کہ قبر کی وحشت اور آخرت کے خوف سے اس کا رنگ زرد ہو گیا تھا۔ اور اس کی حالت غیر ہو رہی تھی۔ اس نے اپنی ماں سے کہا کہ اے اماں جان! جو غلام بھاگ جائے اور اپنے آقا کا نافرمان ہو جائے پھر پکڑا جائے تو اس کے ساتھ اس کا آقا کیا سلوک کرتا ہے؟ ماں نے کہا بیٹا! اس کو بطور سزا سخت کھر در اور گاڑا کپڑا پہنایا جاتا ہے اور بہت خراب سا کھانا دیا جاتا ہے اس نے کہا اماں مجھے بھی ایک موٹا کھر در اونی جبہ پہننے کو دے دو اور چند جو کے دانے کھانے کو دے دو اور میرے ساتھ بھی وہی سلوک کر جو ایک بھاگے ہوئے غلام کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ تاکہ میری اس ذلت و خواری تذلل و انکساری کو دیکھ کر شاید میرے حقیقی رب اور آقا کو مجھ پر ترس آجائے اور وہ مجھے معاف فرمادے۔ ماں نے ایسا ہی کر دیا جیسا اس نے کہا پھر اس کا عالم یہ تھا کہ جب آدھی رات ہو جاتی تھی تو سابقہ لغزشوں اور گناہوں پر رورو کہ اللہ سے معافی مانگا کرتا تھا اور ساری رات بار بار یہ الفاظ دہرایا کرتا تھا۔ ”وَيَحْكُ يَا



دِينَارُ الْكَ قُوَّةٌ عَلَى النَّارِ“ کیف تعرضت لغضب الجبار؟ ستیاناس جائے اے دینار تیرا! کیا تو جہنم کی آگ کو برداشت کر سکتا ہے اگر نہیں تو پھر تو نے گناہ کر کے اس جبار وقہار رب کے غضب کو کیوں دعوت دی ہے؟ ساری رات اس کی اسی آہ و بکا میں گزر جاتی تھی۔ جب صبح ہو جاتی تو اس کی ماں کہتی بیٹا اپنے پر کچھ ترس کھاؤ وہ کہتا اماں ”وعینی اتعب قليلا لعلی استريح طويلا“ چھوڑو مجھے اپنے آپ کو یہاں کچھ تکلیف دینے دو شاید اس کی وجہ سے کل مجھے طویل آرام نصیب ہو جائے۔ اے اماں! کل اس رب جلیل کے سامنے کھڑا ہونا ہے نہ جانے وہ کسی سایہ میں کھڑا کرنے کا حکم دے گا یا سخت دھوپ میں مجھے تو اس دن کی سختی کا ڈر ہے جس کے بعد کوئی راحت نہیں ہوگی۔ ماں نے کہا بیٹا پھر بھی تھوڑا سا رات کو آرام کر لیا کر اس نے کہا اماں آپ میری ضمانت دیتی ہیں کہ کل مجھے راحت مل جائے گی۔ ماں نے کہا کہ بیٹا اس کی کون ضمانت دے سکتا ہے اس نے کہا کہ پھر میں جس حالت میں ہوں مجھے اسی حالت میں رہنے دیجئے کہیں ایسا نہ ہو کل قیامت کے دن آپ جنت میں جا رہی ہوں اور مجھے جہنم کی طرف لیجا یا جا رہا ہو۔ ایک روز رات کو وہ قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا۔ جب یہ آیت آئی۔ فَوَسَّيْكَ لَنَسْتَلْتَهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٦﴾ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٧﴾ (الحجر) اور آپ کے رب کی قسم ہم البتہ ان سے ضرور سوال کریں گے ان تمام کاموں کا جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔

اس آیت کو پڑھ کر وہ اپنے گناہوں کے حساب و کتاب دینے کے خوف سے مچھلی کی طرح تڑپنے لگا یہاں تک کہ بے ہوش ہو کر گر پڑا ماں آئی اس نے اس کو آواز دی لیکن اس کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا ماں گھبرا گئی اس نے اس کو بلا کر کہا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک یہ تجھے کیا ہو گیا؟ اس پر بڑی نحیف سی آواز میں اس کی زبان سے یہ الفاظ نکلے۔ اماں! کل قیامت کے میدان میں اگر تو مجھے نہ پائے تو جہنم کے داروغہ سے میرے متعلق پوچھ لیجیو اتنا کہہ کر اس کی چیخ نکلی اور روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی جب غسل اور کفن دے کے اس کا جنازہ لایا گیا تو اس کی ماں یہ آواز لگاتی ہوئی پھر رہی تھی کہ اے لوگو! اس کی

نماز جنازہ پڑھ لو جس کو جہنم کی آگ کے خوف نے مار دیا ہے پھر اس کے جنازہ میں جتنے لوگ شریک ہوئے شاید ہی وہاں کسی اور کے جنازہ میں اتنے لوگوں نے کبھی شرکت کی ہو جتنے لوگ اس پر روئے شاید ہی وہاں کسی کے غم میں اتنے آنسو بہائے گئے ہوں۔

(کتاب التوبین، ابن قدامہ ص)

### کوفہ کے باشندہ کی توبہ

حضرت منصور بن عمار کہتے ہیں کہ جب میں حج کرنے کے لئے گیا تو راستہ میں کوفہ کے ایک محلہ میں چند روز کے لئے میرا قیام ہوا ایک تاریک رات میں جب میں باہر نکلا تو میں نے ایک شخص کو دیکھا جو چیخ چیخ کر یہ فریاد کر رہا تھا کہ اے میرے اللہ! تیری عزت و جلال کی قسم مجھ سے جو گناہ ہوئے ہیں ان سے میرا ارادہ تیری مخالفت کا ہرگز نہ تھا۔ بیشک میں نے تیری نافرمانی کی ہے۔ اس وقت میں تیری سزا سے ناواقف بھی نہ تھا لیکن بس مجھ سے خطا ہو گئی میری بدبختی نے اس گناہ پر میری مدد کی اور آپ نے میرے گناہوں کی جو ستر پوشی فرمائی اس نے مجھے امید دلا دی کہ اب کچھ نہیں ہوگا۔ مجھ سے قصداً گناہ ہو گئے۔ اور اپنی ناسمجھی کی وجہ سے میں تیری نافرمانی کر بیٹھا ہوں اب تجھ کو پورا حق ہے کہ تو جو چاہے میرے ساتھ کرے لیکن اے اللہ اب اگر تو مجھے عذاب دے گا تو تیرے عذاب سے مجھے کون بچائے گا اور اگر تو نے مجھ سے اپنی رسی کاٹ دی تو پھر میں کس رسی کو پکڑوں گا۔ ہائے جوانی! ہائے جوانی!

حضرت منصور ابن عمار کہتے ہیں کہ جب وہ اپنی فریاد کر چکا تو میں یہ آیت مبارکہ پڑھتے ہوئے اس کے پاس سے گزرا۔ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَ قُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ** ① (التحریم) اے ایمان والو! اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر بہت سخت طاقتور (بے رحم) فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

حضرت ابن عمار کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ اس آیت کو سن کر دوزخ کی آگ کے

خوف سے وہ تڑپنے لگا لیکن کچھ دیر بعد وہ بالکل ساکت اور خاموش ہو گیا۔ میں وہاں سے آگے چلا گیا۔ صبح اٹھا تو دیکھا کہ اس کے گھر کے سامنے ایک جنازہ رکھا ہوا تھا میں جب وہاں گیا تو مجھے دیکھ کر اس کی بوڑھی ماں کہنے لگی کہ یہ وہی شخص ہے جو اس کی جڑا بنتی ہے وہ اللہ اس کو دے یہ ہی رات کو میرے بیٹے کے پاس سے گزرا تھا اس وقت وہ نماز پڑھ رہا تھا اس نے ایک آیت تلاوت کی جسے سن کر دوزخ کی دہشت کی وجہ سے میرے بیٹے کا پتہ پھٹ گیا وہ کچھ دیر تڑپا اور اسی وقت جاں بحق ہو گیا۔ (کتاب التوابعین، ابن قدامہ ص ۲۹۹)

فضیل بن عیاض کی توبہ

حضرت فضیل بن عیاض جو مکہ معظمہ کے بڑے مشہور زاہد و عابد اور ولی کامل گزرے ہیں وہ شروع میں ڈاکے ڈالا کرتے تھے اور راستے میں قافلے لوٹا کرتے تھے ایک روز رات کو وہ ڈاکہ ڈالنے کے لئے نکلے تو راستہ میں ان کو ایک قافلہ ملا جب وہ اس کے قریب پہنچے تو انہوں نے قافلہ والوں کی آواز سنی جو آپس میں ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے کہ یہاں مت ٹھہرو اس جگہ سے فوراً واپس کہیں اور چل کے پڑاؤ ڈالو کیونکہ یہاں ایک ڈاکو فضیل ہوتا ہے جو قافلوں کو لوٹ لیتا ہے۔ فضیل نے جب یہ آواز سنی تو اس کا دل اللہ کے خوف سے کانپ گیا کہ اس کی مخلوق مجھ سے کس قدر پریشان ہے میں قیامت کے دن اس کو کیا منہ دکھاؤں گا اسی وقت آپ نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور قافلے والوں کے پاس پہنچ کر کہا کہ اے قافلے والو! مجھ کو ہی فضیل کہتے ہیں لیکن اب تم بے فکر ہو کر رہو میں نے توبہ کر لی ہے اب میں کبھی یہ کام کر کے اپنے رب کو ناراض نہیں کروں گا۔ پھر فضیل اس قافلے والوں کے لئے گھاس چارہ وغیرہ لینے کے لئے نکل گئے وہاں سے جب ان کے لئے گھاس وغیرہ لے کر آئے تو قافلے والوں میں سے کوئی شخص یہ آیت تلاوت کر رہا تھا۔ اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ (الحديد: ۱۶) کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد کے لئے یہ آیت سن کر فضیل نے کہا کہ کیوں نہیں! خدا کی قسم وہ وقت اب آ گیا ہے اور اب میں تائب ہو گیا ہوں۔

پھر تو فضیل کا عالم یہ تھا کہ جزاء اور سزاء کے ڈر اور عذاب خدا کے خوف سے ہر وقت وہ لرزتے اور کانپتے رہتے تھے۔ ایک رات قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت کر رہے تھے وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجْتَهِدِينَ مِنْكُمْ وَ الصَّابِرِينَ ۗ وَ نَبْلُوَنَّكُمْ ۖ (محمد) ہم تمہاری ضرورت جانچ پڑتال کریں گے یہاں تک کہ دیکھ لیں تمہارے جہاد کرنے والوں اور صابروں کو اور تمہارے حالات کی بھی جانچ پڑتال کریں گے۔ حضرت فضیل اس آیت میں وَ نَبْلُوَنَّكُمْ ۖ کے الفاظ کو بار بار ذہرا کر روتے جاتے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ کیا تو ہمارے کاموں کی جانچ پڑتال کرے گا؟ اے اللہ اگر تو نے ہمارے کاموں کی جانچ پڑتال کی تو ہم رسوا ہو جائیں گے۔ ہمارے سارے راز فاش ہو جائیں گے اگر تو نے ہمارے کاموں کی جانچ پڑتال کی تو ہم ہلاک ہو جائیں گے ہم تباہ و برباد ہو جائیں گے ہم عذاب میں گرفتار ہو جائیں گے۔ (کتاب التوابع، ابن قدامہ ص ۲۱۳)

بادشاہ کے مصاحب کی توبہ

ایک بادشاہ کا مصاحب تھا جسے بادشاہ کے قُرب پر بڑا فخر اور غرور تھا اور اس گھمنڈ میں وہ خوب بدکاریاں کیا کرتا تھا اور کسی کی باتوں کی کوئی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ حضرت مالک بن دینار اس زمانے کے بڑے مشہور بزرگ ہوئے تھے، وہ شخص آپ کے پڑوس میں ہی رہتا تھا سب پڑوسیوں نے آپ سے آپ اس کی شکایت کی آپ نے اس سے فرمایا کہ یہ سب پڑوسی تجھ سے اور تیری بدکاریوں سے تنگ ہیں اور تیرا گلہ کر رہے ہیں تو کسی اور محلے میں چلا جا اس نے کہا میں اپنے مکان میں رہتا ہوں مجھے میرے مکان سے کون نکال سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اپنا مکان بیچ دو ہم اس کے پیسے دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس نے کہا کہ میں تو اپنا مکان نہیں بیچوں گا۔ سب نے اس سے کہا کہ پھر ہم بادشاہ سے تیری شکایت کریں گے اس نے کہا کہ میں تو اس کے خاص دوستوں میں سے ہوں تمہاری شکایت کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ لوگوں نے کہا کہ پھر ہم تیرے لئے اللہ سے بددعا کریں گے اس نے کہا کہ اللہ تم سے زیادہ مجھ پر رحم و کرم فرمانے والا ہے۔ الغرض سب مایوس ہو کے واپس آ گئے رات کہ

حضرت مالک بن دینار نے اٹھ کر دو رکعت نماز ادا کی اور نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر جب اللہ کی بارگاہ میں اس کے لئے بددعا کرنا چاہی تو غیب سے آواز آئی اے مالک بن دینار اس کے لئے بددعا نہ کرنا وہ تو ہمارے پیارے اولیاء میں سے ہے یہ سن کر مالک بن دینار حیران رہ گئے اور دوسری صبح ہوتے ہی اپنے سابقہ رویے پر معذرت کرنے کے لئے اس کے دروازے پر پہنچ گئے۔ جب دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ سمجھا کہ پھر پڑوسی مجھے نکالنے کے لئے آئے ہیں لہذا معذرت خواہانہ انداز میں ان سے کہنے لگا کہ آپ لوگ فکر نہیں کریں میں جلد ہی یہاں سے چلا جاؤں گا مالک بن دینار نے کہا کہ اب ہم تجھے نکالنے کے لئے نہیں آئے ہیں ہم تو یہ واقعہ تجھے سنانے کے لئے آئے ہیں جو رات کو ہمارے ساتھ پیش آیا۔ رات والی بات سن کر اس پر گریہ طاری ہو گیا اور وہ زار و قطار رونے لگا کہ جب آپ لوگ میرے پاس سے اٹھ کر گئے تھے اسی وقت میں نے سچی توبہ کر لی تھی۔ مالک بن دینار کہتے ہیں کہ پھر وہ شہر چھوڑ کر چلا گیا اور پھر کبھی نظر نہیں آیا ایک روز حج کے موسم میں اچانک حرم شریف میں مجھے وہ نظر آیا تھا خوف خدا سے وہ بیمار ہو گیا تھا اور وہیں اس کا انتقال ہو گیا تھا۔

(کتاب التواہین ابن قدامہ ص ۲۶۸)

## مناجاتیں

آئیے ذرا دیکھیں کہ اللہ کے مقبول اور مقرب بندوں نے کس کس انداز میں اپنے رب سے استغفار، توبہ اور مناجاتیں کی ہیں۔ ان کے اپنے رب سے مانگنے کے انداز بھی کیسے کیسے دلکش و دلربا و نرالے ہیں ہمیں نہ مانگنے کا سلیقہ آتا ہے نہ سوال کا ڈھنگ، آئیے اللہ کے ان پیاروں سے اللہ کے حضور دامن طلب پھیلانے کا سلیقہ سیکھیں اور اسی مقبول اور پیارے انداز میں ہم بھی اس کے سامنے دست طلب دراز کریں جس انداز میں انہوں نے اللہ سے مانگ کر اللہ کا قرب حاصل کیا تھا شاید وہ انداز اور ادا اپنانے پر خدا ہمیں بھی اپنی بے پایاں رحمتوں سے سرفراز فرمادے اور اپنی بخشش و مغفرت سے ہمیں بھی نواز دے اور اپنے پیاروں کی صف میں ہمیں بھی شامل فرمائے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی مناجات

رَبَّنَا ظَنَّمْنَا أَنفُسَنَا ۖ وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ  
مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿۳۱﴾ (الاعراف)

”اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کر لیا ہے اور اگر تو ہمیں نہ  
بخشے اور رحم نہ فرمائے تو ہم ضرور جہاں ہو جائیں گے۔“

حضرت نوح علیہ السلام کی مناجات

رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا  
تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُنْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿۶۱﴾ (ہود)

”اے میرے پروردگار! میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے کہ میں سوال کروں تجھ  
سے ایسی چیز کا جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو نے مجھے نہیں بخشا اور مجھ پر رحم نہ  
فرمایا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔“

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مناجات

سُبْحٰنَكَ تَبَّتْ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۳۱﴾ (الاعراف)

”پاک ہے تیری ذات! میں تیری جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے  
پہلے یقین لانے والا ہوں۔“

حضرت داؤد علیہ السلام کی مناجات

سُبْحَانَ خَالِقِ النُّورِ إِلَهِي! أَنْتَ الْمُغِيثُ أَنَا الْمُسْتَعِيثُ فَمَنْ  
يَدْعُوا الْمُسْتَعِيثُ إِلَّا الْمُغِيثُ، سُبْحَانَ خَالِقِ النُّورِ إِلَهِي! إِلَيْكَ  
فَرَرْتُ بِذَنْبِي وَعَافَيْتَنِي بِخَطِيئَتِي فَلَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْقَانِطِينَ، وَلَا  
تُخْزِنِي يَوْمَ الْحِسَابِ (کتاب التوابع ابن قدامہ ص ۲۵)

”پاک ہے نور کا پیدا کرنے والا! اے میرے معبود، بیشک تو مدد فرمانے والا

ہے میں مدد طلب کرنے والا ہوں، مدد کا طلب گار اگر مدد دینے والے کو نہیں پکارے گا تو اور کس کو پکارے گا۔ پاک ہے نور کا پیدا کرنے والا! اے میرے معبود! میں اپنی خطاؤں سے بھاگ کر تیرے پاس آیا ہوں میں اپنی لغزشوں کا اعتراف کرتا ہوں مجھے مایوس نہ کیجیو اور قیامت کے دن مجھے رسوا نہ فرمائیو۔

حضرت یونس علیہ السلام کی مناجات

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿۱۰۰﴾

”تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں ہی قصور داروں میں سے ہوں۔“ (الانبیاء)

حضرت ایوب علیہ السلام کی مناجات

رَبِّ اِنِّي مَسْنِي الضُّرِّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّحِيْمِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ (الانبیاء)

”اے میرے رب! مجھ پر تکلیف آ پڑی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔“

حضرت زکریا علیہ السلام کی مناجات

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ (الانبیاء)

”میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑو اور تو سب وارثوں سے بہتر وارث ہے۔“

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مناجات

آنحضرت ﷺ تو گناہوں سے معصوم تھے لیکن آپ نے اپنے امتیوں کو گنہگار غلاموں کو استغفار کا طریقہ اور گناہوں کو بخشوانے کا سلیقہ بتانے کے لئے اپنے رب کی بارگاہ میں یوں دعائیں فرمائیں۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَاَوْعَدِكَ مَا اِسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلٰى وَاَعُوْذُ بِكَ

أَبُوءِ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ

”اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ مجھے تو نے ہی پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں اور جہاں تک مجھ سے بن پڑتا ہے تیرے ساتھ یوم میثاق میں جو میں نے عہد اور وعدہ کیا تھا اس پر قائم ہوں جو برائیاں میں نے کیں ان کے برے نتائج سے تیری پناہ کا طالب ہوں اور جو جو نعمتیں تو نے مجھ پر فرمائیں میں ان سب کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے سب گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں بس اب تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا“ (صحیح بخاری ص ۳۳، حسن حصین ص ۳۲)

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ وَ بِمَعَاذِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَ بِكَ مِنْكَ لَا أَحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَي نَفْسِكَ (معن ابوداؤد، محزب الا عظم ملا علی قاری ص ۸۷)

”اے اللہ! تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ لیتا ہوں۔ تیری سزا سے تیرے ہی عفو و درگزر کی پناہ لیتا ہوں۔ الغرض تجھ سے تیری ہی پناہ لیتا ہوں یعنی تیری تمام صفات جلالیہ سے صفات جمالیہ کی پناہ لیتا ہوں۔ میں تیری پوری تعریف نہیں کر سکتا ہوں تو ایسا ہی ہے جیسا خود تو نے اپنی تعریف فرمائی ہے۔“

اللَّهُمَّ مَغْفِرَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَ رَحْمَتُكَ أَرْجَى عِنْدِي مِنْ عَمَلِي (مستدرک ص ۵۲۳، کنز العمال ص ۱۹۷، ج ۱، حسن حصین ص ۱۲۷)

”اے اللہ تیری بخشش میرے گناہوں سے کہیں وسیع ہے اور تیری رحمت میرے عملوں (یعنی عبادتوں) سے کہیں زیادہ امید کے لائق ہیں۔“

اللَّهُمَّ إِنِّي أَتُوبُ إِلَيْكَ مِنَ الْمَعَاصِي لَا أَرْجِعُ إِلَيْهَا أَبَدًا

(حسن حصین ص ۱۲۷)

”اے اللہ میں اپنی تمام نافرمانیوں سے توبہ کرتا ہوں۔ اب کبھی پھر ایسا نہیں



کروں گا۔“

يَا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيلَ وَ سَتَرَ عَلَى الْقَبِيحِ يَا مَنْ لَا يُؤَاخِذُ بِالْجَرِيرَةِ  
وَلَا يَهْتِكُ السِّرَّ يَا عَظِيمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ  
الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَى يَا مُنْتَهَى  
كُلِّ شِكْوَى يَا كَرِيمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيمَ الْمَنِّ يَا مُبْدِيَ النِّعَمِ قَبْلَ  
اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّنَا وَ يَا سَيِّدَنَا وَ يَا مَوْلَانَا وَ يَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا أَسْأَلُكَ  
يَا اللَّهُ أَنْ لَا تَشْوِي خَلْقِي بِالنَّارِ

(مستدرک ص ۵۴۶، کنز العمال ص ۲۰۲، حصن حصین ۲۰۳)

”اے وہ ذات جس نے میری خوبیاں سب پر ظاہر کر دیں اور میری برائیاں  
چھپالیں اے وہ ذات جو ہر جرم پر گرفت نہیں کرتی اور ہمارے گناہوں کا پردہ  
چاک نہیں فرماتی۔ اے بڑے معاف فرمانے والے! اے سب سے بہتر اور  
درگزر کرنے والے! اے وسیع مغفرت فرمانے والے! اے رحمتیں بانٹنے کے  
لئے دونوں ہاتھوں کو پھیلانے والے! اے ہر سرگوشی کے جاننے والے! اے  
ہر شکایت کے لئے آخری بارگاہ! اے بہت درگزر فرمانے والے! اے  
ہمارے پروردگار! اے ہمارے سردار! اے ہمارے مالک! اور اے ہماری  
آرزوں اور خواہشوں کی آخری امید! اے میرے خدا! میں تجھ سے بس یہ  
مانگتا ہوں کہ میرے جسم کو آگ میں نہ جلائیو۔“

اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِي وَ تَرَى مَكَانِي وَ تَعْلَمُ سِرِّي وَ  
عَلَانِيَتِي لَا يَخْفَى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِي أَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيرُ  
الْمُسْتَعِينُ الْمُسْتَجِيرُ الْوَجِلُ الْمُسْتَفِيقُ الْمَقْرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذُنُوبِي  
أَسْأَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمِسْكِينِ وَ ابْتِهَالُ إِلَيْكَ ابْتِهَالُ الْمُذْنِبِ  
الذَّلِيلِ وَ أَدْعُوكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيرِ وَ دُعَاءَ مَنْ خَضَعَتْ

لَكَ رَقَبَتُهُ وَ فَاضَتْ لَكَ عِبْرَتُهُ وَ ذَلَّ لَكَ جِسْمُهُ وَ رَغِمَ لَكَ  
 أَنْفُهُ اَللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي بِدُعَائِكَ شَقِيًّا وَ كُنْ لِي رَوْفًا رَحِيمًا يَا  
 خَيْرَ الْمَسْئُولِيْنَ وَ يَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ

(جامع صغیر ص ۸۴، کنز العمال ص ۱۹۲ ج ۱، مجمع الزوائد ص ۱۸۳ ج ۱۱)

”اے اللہ! تو میری بات سن رہا ہے اور میری جگہ کو دیکھ رہا ہے اور میری  
 پوشیدہ اور اعلانیہ سب باتوں کو جانتا ہے میری کوئی بات تجھ سے چھپی ہوئی  
 نہیں۔ میں مصیبت میں گرفتار محتاج ہوں تیرے پاس فریاد لایا ہوں اور تجھ  
 سے پناہ کا طلب گار ہوں، تیرے عذاب سے ڈر رہا ہوں کانپ رہا ہوں۔  
 اپنے گناہوں کا پورا پورا اعتراف کرتا ہوں تجھ سے سوال کر رہا ہوں مسکین کی  
 طرح اور تیرے سامنے گڑ گڑا رہا ہوں ایک ذلیل مجرم کی طرح اور تجھ کو اس  
 طرح پکار رہا ہوں جس طرح ایک مصیبت زدہ اور خوف زدہ پکارتا ہے اس کی  
 گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے اور اسکے آنسو بہ رہے ہیں اور یہ تیرے  
 سامنے تذلل و عاجزی اختیار کئے ہوئے ہے اور اس کی ناک مٹی میں ملی ہوئی  
 ہے اے اللہ! میں جو تجھ سے یہ دعا کر رہا ہوں! اس میں مجھے بد بخت اور محروم  
 نہ کیجیو۔ اور میرے لئے بڑا مہربان اور شفیق ہو جا اے ان سب سے بہتر جن  
 سے سوال کیا جاتا ہے! اور جو دینے والے ہیں ان میں سب سے بہتر اور بڑھ  
 کر دینے والی ذات!“

اَللَّهُمَّ اَنَا عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ وَ ابْنُ امْتِكَ ناصيتي بيدك  
 اتقلب في قبضتك و اصدق بِلِقائِكَ و اومن بوعدك  
 امرتني فعصيت و نهيتني فابيت هذا مكان العائديك من النار  
 لا اله الا انت سبحانك ظلمت نفسي فاغفر لي انه لا يغفر  
 الذنوب الا انت (الحزب الاعظم، ملا علی قاری ص ۲۱۰)

”اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندہ کا بیٹا ہوں۔ تیری ایک بندی کی اولاد ہوں۔ میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ میں چلتا پھرتا ہوں تیرے قبضہ میں اور تیری ملاقات کو سچا جانتا ہوں، اور تیرے وعدے پر ایمان رکھتا ہوں۔ تو نے مجھ کو حکم دیا مگر میں نے نافرمانی کی تو نے مجھے روکا مگر میں نہ رکایہ مقام ہے اس شخص کا جو تجھ سے دوزخ کے عذاب سے پناہ طلب کر رہا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اب تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی بخشنے والا نہیں۔“

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ بَطْرِ الْغِنَىٰ وَ مُدْلَةِ الْفَقْرِ يَا مَنْ وَعَدَ فَوْقِي وَ أَوْعَدَ فَعَفَا اغْفِرْ لَنَا لِمَنْ ظَلَمَ يَا مَنْ يَسْرُهُ طَاعَتِي وَلَا تَضُرَّهُ مَعْصِيَتِي هَبْ لِي مَا يَسْرُكَ وَ اغْفِرْ لِي مَا لَا يَضُرُّكَ

(الحزب الاعظم ص ۲۳۸)

”اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں مالداری پر اکر نے سے اور فقیری کی ذلت سے۔ اے وہ ذات جس نے وعدہ فرمایا تو اس کو پورا کیا اور عذاب کا کہا تو بخش دیا معاف فرما دے اس شخص کو جس نے ظلم کیا اور برے کام کئے۔ اے وہ خدا جس کو میری فرمانبرداری خوش کر دیتی ہے اور میری نافرمانی اس کا کچھ نہیں بگاڑتی جو بات تجھ کو خوش کرتی ہے وہ مجھ کو عطا فرما دے اور جو بات تیرا کچھ نہیں بگاڑتی مجھ کو معاف فرما دے۔“

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِنِعْمَةِ السَّابِقَةِ عَلَيَّ وَ بِلَائِكَ الْحَسَنِ الَّذِي ابْتَلَيْتَنِي بِهِ وَ فَضْلِكَ الَّذِي فَضَلْتَ عَلَيَّ أَنْ تَدْخُلَنِي الْجَنَّةَ بِمَنِّكَ وَ فَضْلِكَ وَ رَحْمَتِكَ

(کنز العمال ص ۲۰۰، مجمع الزوائد ۱، ۱۸۷)

”اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ان سابقہ نعمتوں کے صدقے

سے جو پہلے تو نے مجھ پر کی ہیں اور اس اچھی آزمائش کے صدقے سے میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جس سے تو نے میرا امتحان لیا ہے اور اس تیرے فضل کے وسیلہ سے مانگتا ہوں جو تو نے مجھ پر فرمایا ہے کہ تو اپنے احسان، فضل اور رحمت سے مجھے جنت میں داخل فرمادے۔“

اللَّهُمَّ اِنِّیْ اَفْضَلُ مَا تُؤْتِیْ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ  
اَعُوْذُبِکَ اَنْ تَصْدَعَنِیْ وَ جُھَکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

(عمل الیوم واللیلہ، ابن سنی ص ۷۳، الحزب الاعظم ص ۱۹۸)

”اے اللہ! جو بڑے سے بڑے انعامات تو نے اپنے نیک بندوں پر فرمائے ہیں وہ مجھ کو بھی عطا فرمادے اے اللہ! میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تو قیامت کے دن مجھ سے اپنا رخ رحمت پھیر لے۔“

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مناجات

جُدْ بِلُطْفِکَ یَا اِلٰهِیْ مَنْ لَّهٗ زَادَ قَلِیْلٌ  
مُفْلِسٌ بِالصِّدْقِ یَاتِیْ عِنْدَ بَابِکَ یَا جَلِیْلٌ

اے میرے اللہ! جس کے پاس بہت (آخرت کا) تھوڑا سا زادہ ہے اے اپنے خصوصی لطف و کرم سے نواز دے اے بزرگ و برتر تیرا جو بندہ صدق و سچائی سے خالی ہے وہ تیرے دروازہ پر (بھیک لینے) آیا ہے۔

ذَنْبُهُ ذَنْبٌ عَظِیْمٌ فَاغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ  
اِنَّهُ شَخْصٌ غَرِیْبٌ مُّذْنِبٌ عَبْدٌ ذَلِیْلٌ

اس کے بہت بڑے بڑے گناہ ہیں ان عظیم گناہوں کو معاف فرمادے کیونکہ وہ ایک نادار و لاچار شخص ہے اور خوار و گنہگار بندہ ہے۔

مِنْهُ عِصْیَانٌ وَ نِسْیَانٌ وَ سَهْوٌ بَعْدَ سَهْوٍ  
مِنْکَ اِحْسَانٌ وَ فَضْلٌ بَعْدَ اِعْطَاءِ الْجَزِیْلِ

اس کی طرف سے نافرمانیاں ہیں خطائیں ہیں بھول پر بھول ہے۔ اور تیری طرف سے احسان ہے اور فضل ہے عمدہ سے عمدہ عطاؤں پر عطاءئیں ہیں۔

طَالَ يَا رَبِّي ذُنُوبِي مِثْلَ رَمْلِ لَا تُعَذِّبْ  
فَاعْفُ عَنِّي كُلَّ ذَنْبٍ وَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ

اے میرے پروردگار! میرے گناہ ریت کے ذروں کی طرح بے حد و حساب ہو گئے ہیں آپ میرے ہر گناہ کو معاف کر دیجئے اور میری خطاؤں سے درگزر فرما دیجئے۔

كَيْفَ حَالِي يَا إِلَهِي لَيْسَ لِي خَيْرُ الْعَمَلِ  
سُوءُ أَعْمَالِي كَثِيرٌ زَادَ طَاعَاتِي قَلِيلٌ

اے میرے اللہ! میرا کیا بنے گا میرے پاس تو کوئی بھی نیک عمل نہیں ہے میری بد اعمالیاں بہت زیادہ ہیں جبکہ طاعتیں بہت تھوڑی سی ہیں۔

قُلْ لِنَارِ أَبْرَدِي يَا رَبِّ فِي حَقِّي كَمَا  
قُلْتَ قُلْنَا نَارَ كُونِي بَرْدٌ فِي حَقِّ الْخَلِيلِ

اے میرے رب! جس طرح آپ نے حضرت خلیل علیہ السلام کے لئے آگ کو حکم دیا تھا کہ ٹھنڈی ہو جا اسی طرح میرے لئے بھی آتش دوزخ کو فرما دیجئے کہ اے آگ ٹھنڈی ہو جا۔

أَنْتَ شَافِيٌّ أَنْتَ كَافِيٌّ فِي مُهِمَّاتِ الْأُمُورِ  
أَنْتَ حَسْبِي أَنْتَ رَبِّ أَنْتَ لِي نِعَمَ الْوَكِيلِ

تو ہی شفاء دینے والا ہے تو ہی میرے اہم معاملات میں میرے لئے کافی ہے۔ تو میرا رب ہے اور تو ہی میرا بہترین کارساز ہے۔

عَافِيٌّ مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَاقْصِ عَنِّي حَاجَتِي  
أَنْ لِي قَلْبًا سَقِيمًا أَنْتَ شَافِيٌّ لِلْعَلِيلِ

مجھے ہر مرض اور بیماری سے (گناہوں کی بیماری سمیت) عافیت عطا فرما دے اور

میری حاجت کو پورا فرمادے بیشک میرے پاس ایک بیمار دل ہے جبکہ ہر بیمار کو تو ہی شفا دینے والا ہے۔

رَبِّ هَبْ لِي كُنْزَ فَضْلِكَ أَنْتَ وَهَابٌ كَرِيمٌ

أَعْطِنِي مَا فِي ضَمِيرِي ذُلِّي خَيْرَ الدَّلِيلِ

اے رب! مجھے اپنے فضل کی دولت سے سرفراز فرمادے تو بڑا دینے والا سخی ہے جو میری دلی خواہش ہے اس سے مجھے نواز دے اور میری بہترین رہنمائی فرمادے۔

أَيْنَ مُوسَى أَيْنَ عِيسَى أَيْنَ يَحْيَى أَيْنَ نُوحٍ

أَنْتَ يَا صِدِّيقُ عَاصِي تَبُّ إِلَى الْمَوْلَى الْجَلِيلِ

کہاں موسیٰ، کہاں عیسیٰ، کہاں یحییٰ، کہاں نوح، (یعنی جب وہ اتنے اعلیٰ مرتبہ کے نبی اور معصوم ہو کر اللہ کی بارگاہ میں توبہ استغفار کر رہے ہیں) تو اے صدیق تو تو گنہگار ہے لہذا اپنے عظمت و جلال والے آقا کی بارگاہ میں فوراً توبہ کر۔

امام زین العابدین کی مناجات

اللَّهُمَّ إِنْ تَشَاءُ تَعَفَّ عَنَّا بِفَضْلِكَ وَ إِنْ تَشَاءُ تُعَذِّبُنَا فَبِعَدْلِكَ

لَنَا عَفْوِكَ بِمَنِّكَ وَ أَجْرُنَا مِنْ عَذَابِكَ بِتَجَاوُزِكَ فَإِنَّهُ لَا

طَاقَةَ لَنَا بِعَدْلِكَ. وَ لَا نِجَاةَ لِأَحَدٍ مِّنْأَدْوَانَ عَفْوِكَ يَا غَنِيَّ

الْأَغْنِيَاءَ هَا نَحْنُ عِبَادُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ وَ أَنَا أَفْقَرُ الْفُقَرَاءِ إِلَيْكَ

فَاجِرٌ فَاقْتِنَا بِوَسْعِكَ وَ لَا تَقْطَعْ رِجَاءَ نَا بِمَنْعِكَ

(صحیفۃ السجادیہ، مطبوعہ تہران، ایران ص ۸۶، ۸۴)

”اے اللہ اگر تو چاہے تو ہمیں معاف فرمادے تو یہ تیرا فضل ہوگا اور اگر تو

چاہے تو ہمیں عذاب دے دے تو یہ تیرا عدل ہوگا۔ بس اپنے کرم کے صدقے

میں ہمیں معافی عطا فرمادے اور درگزر فرمانے والی اپنی صفت کے صدقے

ہمیں اپنے عذاب سے بچالے۔ کیونکہ ہمیں تیرے عدل والے فیصلہ کو

برداشت کرنے کی طاقت نہیں اور ہم میں سے کسی کی نجات کی کوئی صورت نہیں سوائے تیرے عفو کے اے غنیوں کے غنی! دیکھ ہم یہ تیرے بندے تیرے سامنے حاضر ہیں اور میں تو تیرے فقیروں میں سب سے بڑا محتاج اور فقیر ہوں۔ میری فقیری اور محتاجی کو اپنے وسعت کرم سے دور فرما دے میری درخواست کو رد کر کے میری امید اور آس کو نہ توڑیو۔“

### امام جعفر صادق کی مناجات

اللهم احرمنى بعينك التى لا تنام و اكنفى بكنفك الذى يا  
يضام و ارحمنى بقدرتك على ، انت ثقتى و رجائى كم من  
نعمة انعمت بها على قل لك عندها شكرى و كم من بلية  
ابتليتنى بها قل لك عندها صبرى فيامن قل عند نعمته شكرى  
قلم يحرمنى و يا من قل عند بلائه صبرى فلم يخذلنى و يا من  
رانى على الخطايا فلا يفضحنى يا ذا المعروف الذى لا ينقطع  
ابداً، و يا ذا النعم التى لا تحصى عدداً، اسئلك ان تصلى على  
محمد و على آل محمد

(الفوائد فى الصلوات والعوائد، شيخ شہاب الدین اشرف جی ص ۱۱۱)

”اے اللہ! میری نگرانی فرما اس آنکھ سے جو سوتی نہیں اور مجھے پناہ میں لے لے اپنی اس طاقت کے جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اور مجھ پر رحم فرما اپنی اس قدرت سے جو تجھ کو میرے اوپر حاصل ہے تو ہی میرا آسرا ہے اور تو ہی میری امید ہے۔ کتنی نعمتیں ایسی ہیں جو تو نے مجھ پر فرمائیں لیکن میں ان کا شکر ادا نہیں کر سکا۔ اور کتنی مصیبتیں ایسی ہیں جن کے ذریعے تو نے میری آزمائش کی اور میں صبر نہ کر کے اس آزمائش پہ پورا نہ اتر سکا۔ تو اے وہ ذات! جس نے نعمتوں کی ناشکری پر بھی مجھے نعمتوں سے محروم نہیں کیا اور آزمائشوں میں

پورا نہ اترنے پر بھی مجھے رسوا نہیں کیا اے وہ ذات! جس نے مجھے گناہ کرتے دیکھا لیکن مجھے بدنام نہیں کیا۔ اے وہ ذات جو ان خوبیوں کی مالک ہے جو کبھی فنا نہیں ہونگی۔ اے وہ ذات جو بے حد و حساب نعمتیں عطا فرمانے والی ہے۔ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ حضور اکرم ﷺ پر اور ان کی آل پر درود بھیج دے۔“

### شیخ شرجی یمنی کی مناجات

لبست ثوب الرجاء و الناس قد رقدو

و بت اشکوا الی مولای ما اجدو

لوگ سو رہے ہیں اور میں امید لیکر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں میں رات جاگتے کر اپنے دکھ اور تکالیف اپنے آقا سے بیان کر رہا ہوں۔

و قلبت یا املی فی کل نائبة

ومن غلیہ نکشف الضر اعتمد

اور میں نے عرض کیا کہ اے وہ ذات جو ہر مصیبت میں میری امید ہے آپ کے سوا اپنی مصیبت کے حل کے لئے میں اور کس پر اعتماد کروں۔

اشکوا الیک امورا انت تعلمها

مالی علی حملها صبر و لاجلد

میں آپ ہی کی خدمت میں اپنے معاملات لے کر آیا ہوں جنہیں آپ اچھی طرح جانتے ہیں اب مجھ میں ان مصائب اور مشکلات کی برداشت کرنے کی ہمت اور طاقت نہیں ہے۔

وقد مدت یدی بالذل مبتھلا

الیک یا خیر من مدت الیہ ید

اے وہ بہتر ذات جس کی طرف دست سوال دراز کئے جاتے ہیں میں نے بھی تیری



طرف تذلل و زاری اور عجز و انکساری کے ساتھ اپنے ہاتھ پھیلا دیئے ہیں۔

فلا ترونها یا رب خائبة

فبحر جودک بری کل من یود

بس اے میرے پروردگار مجھے ناکام و نامراد نہ لوٹاؤ تیرا دریائے رحمت تو ہر آنے

والے کو سیراب کر دیتا ہے۔

ان اشعار میں اشارہ ہے اس حدیث مبارک کی طرف کہ

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي أَنْ يُمِدَّ الْعَبْدَ إِلَيْهِ يَدَهُ

فَيُرُدُّهَا صَفْرًا

”کہ بیشک اللہ تعالیٰ حی اور کریم ہے اس کو حیا آتی ہے کہ اس کا بندہ اس کی

طرف ہاتھ پھیلائے اور وہ اس کو خالی لوٹا دے۔“

(نوٹ) شیخ شہاب الدین الشرجی فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ اشعار آدھی رات کو اٹھ کر

پڑھے گا اور اس کے بعد جو اللہ سے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمائے گا اور جو

مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو وہی عطا فرمائے گا۔

امام سہیلی کی مناجات

اسی طرح ان مندرجہ مناجات کے اشعار میں بھی بڑا بلا کا درد ہے اور قضائے حاجات

کے لئے ان کا پڑھنا بھی بڑا اکسیر ہے۔

یا من یری ما فی الضمیر و یسمع

انت المعد لكل ما یتوقع

اے وہ ذات جو دل میں آنے والے خیالات کو بھی دیکھ لیتی ہے اور سن لیتی ہے ہر وہ

پتیز جس کی امید اور توقع رکھی جاتی ہے اس کا تو ہی لانے والا ہے۔

یا من یرجی للشدائد کلھا

یا من الیہ المشتکی و المفزع

اے وہ ذات کہ ہر سختی اور مصیبت میں اسی سے امید رکھی جاتی ہے اے وہ ذات کہ ہر گنہگار اہٹ اور پریشانی میں اسی سے فریاد کی جاتی ہے۔

یا من خزائن رزقہ فی قول کن

امن فان الخیر عندک اجمع

اے وہ ذات! جس کے ایک ”کن“ کہنے میں رزق کے خزانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ مجھ پر بھی احسان عظیم فرمادے کیونکہ تمام خیر اور بھلائیاں تیرے پاس ہیں۔

مالی سواء فقری الیک وسیلة

فبالافتقار الیک ربی اضرع

میرے پاس سوائے اپنے فقر اور محتاجی کے تیری بارگاہ میں پیش کرنے کے مجھے اور کوئی وسیلہ نہیں بس اے میرے رب میں اپنی اسی محتاجی کو لے کر تیری بارگاہ میں فریاد کر رہا ہوں۔

مالی سوا قرعی الیک حيلة

فاذا رددت فأی باب اقرع

میرے پاس تیرے در رحمت کو کھٹکھٹانے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں اگر تو نے مجھ کو دھتکار دیا تو پھر میں کس دروازہ کو کھٹکھٹاؤں گا؟

ومن الذی ادعو و اہتف باسمہ

ان کان فضلک عن فقیرک یمنع

اگر تیرے فضل و کرم نے اپنے اس محتاج اور فقیر کو دینے سے انکار کر دیا تو پھر وہ کون ہو گا جس کو میں پکاروں گا اور جس کا نام لے کر میں فریاد کروں گا۔

حاشا لجدوک ان تقنط عاصیا

الجود اوسع و المواہب اسرع

تیری جود و عطا سے ہر گز یہ امید نہیں کہ وہ اس عاصی و گنہگار کو مایوس کرے گی کیونکہ تیری جود و بخشش بھی بہت وسیع ہے اور تیری خطائیں بھی بہت تیزی کے ساتھ سائلوں کو نوازنے

والی ہیں۔ (الدیری ص ۶۸، الفواعل فی الصلوات والعوائد شہاب الدین الشرجی ص ۵۸)

### ابوالفضل البکری کی مناجات

یارب مازال لطف منک یشملنی  
وقد تجدد بی ما انت تعلمہ  
اے میرے رب! تیرا لطف و کرم ہمیشہ میرے شامل حال رہا جب بھی میں گناہ سے  
مردہ ہونے لگتا ہوں تو تو مجھے پھر تر و تازہ کر دیتا ہے۔

فاصرفہ عنی کما عودتنی کرما  
فمن سواک لہذا العبد یرحمہ  
جیسا کہ تو نے مجھے اپنے کرم کا عادی بنا دیا ہے اب پھر اپنا خاص کرم فرماتے ہوئے  
اس مصیبت اور آفت کو مجھ سے دور کر دے۔ پس تیرے سوا اس بندہ پر اور کون رحم کرے گا۔

### دوزخ کی آگ سے ڈرنے والے کی مناجات

الہی لست للفر دوس اہلا  
ولا اقوی علی نار جحیم  
فہب لی توبتی و اغفر ذنوبی  
فانک غافر الذنب العظیم  
اے میرے اللہ! میں اپنے گناہوں کی وجہ سے جنت کا مستحق نہیں اور دوزخ کی آگ  
کو برداشت نہیں کر سکتا بس اب تو میری توبہ کو قبول کر کے میرے سارے گناہوں کو بخش  
دے کیونکہ تو تو بڑے بڑے گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔

### علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات

یا من الیہ بجودہ اتوسل  
وعلیہ فی کل الامور اعول

اے وہ ذات جس کی بارگاہ میں اسی کے جو دو عطا کے وسیلہ کو لے کر آیا ہوں۔ اور اپنی تمام پریشانیوں اور مصیبتوں میں اسی سے رورو کر فریاد کر رہا ہوں۔

ادعوك رب تضرعا و تدللا

فاذا رددت یدی فمن ذا اسئل

اے میرے رب! میں بہت گڑگڑا کر اور بڑی عاجزی و انکساری اور ذلت و خواری کے ساتھ تجھے پکار رہا ہوں اگر تو نے میرے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو ٹھکرا دیا تو تو ہی بتا کہ پھر کس سے سوال کروں؟

قد قادنی املی الیک و دلنی

جود علیک و فاقہ و تدلل

میری امید مجھے یہاں تیرے پاس کھینچ کے لے آئی ہے مجھے اپنی مفلسی اور تدلل اور تیری جو دو عطا کو دیکھ کر تیری بارگاہ میں آنے کی جرأت ہوئی ہے۔

وعلمت انکء لا تخیب آملا

اضحی لوجودک یا کریم یومل

اور مجھے یقین ہے کہ تو امید لے کے آنے والے کو کبھی ناامید نہیں فرمائے گا۔ کیونکہ اے کریم! اب تیری جو دو عطا سے انہیں اپنی بخشش کی امید ہو چلی ہے۔

فبنور وجھک کن للذبی غافرا

فعلیک فی غفرانہ اتوکل

تیری شان کے لائق جو تیرا چہرہ ہے اس کے نور کا صدقہ میرے گناہوں کے لئے معاف کرنے والا بن جا! مجھے ان گناہوں کی بخشش میں صرف تجھ ہی پر بھروسہ اور تیرا ہی آسرا ہے۔

## ایک مقبول خدا کی مناجات

الہی عبدک العاصی اتاک  
مقرا بالذنوب فقد دعاک  
وان تغفر فانت لذاک اهل  
وان تطرد فمن یوحم سواک

اے میرے اللہ! تیرا گنہگار بندہ اب تیرے در پر آ گیا ہے، اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے تجھے پکار رہا ہے وہ تجھ سے بخشش طلب کر رہا ہے اگر تو اسے معاف کر دے تو تو ہی اس کے لائق ہے اور اگر تو اس کو دھتکار دے تو پھر تیرے سوا اس پر کون رحم کرے گا۔

## علامہ بوصیری کی مناجات

لعل رحمة ربی حین یقسمها، تاتی علی حسب

العصیان فی القسم

”امید ہے جب اللہ کی رحمت تقسیم ہوگی تو گناہوں کے موافق تقسیم ہوگی جس کے گناہ بہت ہونگے اس پر یقیناً رحمت بھی بہت ہوگی۔“

یارب اجعل رجائی غیر منعکھن لدیک و اجعل

حسابی غیر منخوء

”اے میرے پروردگار! تجھ سے جو مجھے امید ہے اس میری امید کے برعکس معاملہ نہ کیجیو اور میرے دل میں تجھ سے جو گمان رحمت ہے اس کو منقطع نہ فرمائیو۔“

والطف بعدک فی الدارین ان له

صبر امتی تدعه الالہوال ینہزم

اور اپنے اس بندہ پر دونوں جہاں میں لطف و کرم فرما کیونکہ اس کو سختیاں اور مصیبتیں پیش آتی ہیں۔ تو اس کا صبر ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔ یہ مصیبتوں کو برداشت نہیں کر سکتا۔

علامہ ابوالقاسم زحشری رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات

قرب الرحیل الی دیار الآخرة

فاجعل الہی خیر عمری آخرة

سفر اپنی آخری منزل کے قریب ہے۔ بس اے اللہ میری آخری عمر اچھی کر دے۔

وارحم مہیتی فی القبور و وحدتی

وارحم عظامی حین تبقى فاخرہ

اور رحم فرما مجھ پر جب قبر کی رات ہو اور وہاں کی تنہائی ہو اور میری ہڈیوں پر بھی رحم فرما جو جب وہ قبر میں بوسیدہ ہو کے ریزہ ریزہ ہو جائیں۔

فانا المنسکین الذی ایامہ

ولت باوزار غدت متواترہ

میں وہ مسکین ہوں جس کے اچھے دنوں نے بھی اس کے متواتر گناہوں کے باعث اس سے منہ موڑ لیا۔

فلئن رحمت فانت اکرم راحم

فبحار جودک یا الہی زاخرة

پس اگر تو نے رحم فرمایا تو تو رحم کرنے والوں کا بھی نخی اور داتا ہے اے میرے اللہ! تیری جود و عطا کا سمندر تو ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔

(جبال الذنوب وسیلۃ الغفران، ابو طلحہ محمد یونس ص ۱۷۰)

حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا کی مناجات

الہی اتحرق قلبا یحبک

اے میرے اللہ! کیا تو اس دل کو آگ میں جلانے گا جو تجھ سے محبت کرتا ہے۔

بعض عابدین کی مناجات

اللہم ان عفوک عن ذنوبی و تجاوزک عن خطیبتی و

سترک علی قبیح عملی اطمعنی ان اسئلک مالا  
استوجبه منک مما قصرت فیہ ، ادعوک آمناء  
اسئلک مستئنا نسا فانک للاسن الی وانا المسئنی الی  
نفسی فیما بینی بینک وتتودد الی بالنعم و اتبغض  
الیک بالمعاصی ولكن الثقة بک حملتی علی الجراة  
علیک بفضلک و احسانک علی فاغفرلی وارحمی  
وتب علی انک انت الغفور الرحیم (الفوائد للشریح ص ۳۲)

”اے اللہ! تیرا معاف فرمانا میرے گناہوں کو، تیرا درگزر فرمانا میری خطاؤں  
کو، تیرا پردہ پوشی فرمانا میری بد اعمالیوں کی، ان چیزوں نے مجھے حوصلہ دیا کہ  
میں تجھ سے اس چیز کا سوال کروں، جس کا میں مستحق نہیں اپنی تقصیر کی وجہ  
سے، میں تیری پناہ اور امن چاہتے ہوئے تجھ سے دعا مانگتا ہوں، تیرا انس اور  
کرم چاہتے ہوئے تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تو میرے ساتھ اچھا اور عمدہ  
سلوک کرنے والا ہے جبکہ میرے اور تیرے درمیان جو معاملات ہیں ان میں  
اپنے نفس کے ساتھ میں برا سلوک کرنے والا ہوں تو اپنی نعمتوں سے نواز کر  
میرے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے جبکہ میں تیری نافرمانیاں کر کے تیرے  
ساتھ اپنے بغض و عداوت کا اظہار کرتا ہوں لیکن تیری ذات پر جو مجھے بھروسہ  
اور اعتماد ہے اس نے مجھے ابھارا کہ میں تجھ سے تیرے فضل و احسان کے سوال  
کرنے کی جرأت کروں اب مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور میری توبہ  
قبول فرمائے کیونکہ تو بہت معاف فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔“

علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات

یا رب بالمنتار عبدک اسئال

منک الرضا و بجاہہ اتوسل

لا تفضحفی ان سترک اجمل  
و بحقہ اغفر ذنبی المکتوما  
صلوا . علیہ . وسلموا تسلیما

اے مالک و مختار رب! میں تیرا بندہ ہوں تجھ سے تیری رضا کا سوال کرتا ہوں اور تیرے پیارے نبی ﷺ کا جو مقام محبوبیت تیرے یہاں ہے اس کو تیری بارگاہ میں وسیلہ بنا کر عرض کرتا ہوں کہ مجھے قیامت کے دن رسوا نہ کیجیو۔ اور ان کے صدقہ میرے سارے گناہ معاف فرما دیجیو۔ کیونکہ تیری پردہ پوشی کا جواب نہیں ہے اور ان پر خوب رحمتیں نازل فرما اور سلام بھیج۔

یارب هذا العبد بابک یقرع و بنخیر من یتشفع یشفع  
خصصته بشفاعته لا تدفع وجعلته بالمومنین رحیما  
صلوا علیہ وسلموا تسلیما

اے میرے پروردگار! یہ بندہ تیرے دروازہ کو کھٹکھٹا رہا ہے اور وہ بہترین ذات جس کو تو نے شفیع بنایا ہے ان کی سفارش لے کر آیا ہے جن کو تو نے ایسی خاص شفاعت سے نوازا ہے جو کبھی رد نہیں ہوتی اور ان کو تو نے بندوں پر بہت ہی مہربان اور شفقت فرمانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ ان پر خوب رحمتیں نازل فرما اور خوب سلام بھیج۔

یارب رب فتی جنی فاستمانا . بمحمد قد نال غایات المنی  
فبجاهہ اغفر ما جنیت فہا انا لند امتی قد صوت رب ندیما  
صلوا علیہ وسلموا تسلیما

اے میرے رب! بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے گناہ کر کے حضور اکرم ﷺ کے صدقہ تجھ سے اما طلب کی تو تو نے ان کی مراد پوری فرمادی اور ان کو جہنم کی آگ سے اما عطاء فرمادی۔ بس مجھے بھی ان کے اس ہی مقام قرب کے واسطے سے معاف فرمادے۔



اے میرے رب! یہ رہا تیرا بندہ جو اپنی بد اعمالیوں پر بہت شرمسار ہے۔ اس کے آقا پر خوب رحمتیں نازل فرما اور خوب سلام بھیج۔

یارب انی فی جوارک لاند وبحصن عفوک من عذابک عاند  
ولدیک جاہ المصطفیٰ هو نافذ وله التجنات فلن اری محروما  
صلوا علیہ وسلموا تسلیما

اے میرے پالنہار! میں تیری پناہ کا طلب گار ہوں، تیرے عذاب سے تیرے عفو کی پناہ چاہتا ہوں اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ علیہ التحیۃ والثناء کا جو تیری بارگاہ میں بلند مرتبہ ہے اس کے صدقہ سے تجھ سے میں نے التجا کی ہے مجھے یقین ہے کہ اب میں تیری رحمت و عطاء سے کبھی محروم نہیں رہوں گا۔ میرے آقا پر خوب درود و سلام بھیج۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی مناجات

الہی ما احلمک علی من عصاک و ما اقربک ممن  
دعاک و ما اعطفک علی من سئالک و ما ارافک  
بمن املک من ذلذی سالک فحرمتہ اولجاء الیک  
فاہملتہا و تقرب منک فابعدتہ او هرب الیک فطردتہ  
لک الخلق و الامر الہی اتراک تعذبنا و توحیدک فی  
قلوبنا و ما اخالک تفعل و لئن فعلت اتجمعنا مع قوم  
طال ما بغضنا ہم لک فبالمکنون من اسمائک و  
ما وارثہ الحجب من بھائک ان تغفر لہذہ النفس  
الهلوع و لذا القلب الجزوع الذی لایصبر لحر  
الشمس فکیف یصبر لحر نارک یا حلیم یا عظیم یا  
کریم یا رحیم

(مجموعہ وظائفِ چشتیہ، اوراد اسبوع الشریف لسید عبدالقادر جیلانی ص ۲۳)

”اے میرے معبود! تو کتنا بردبار ہے اس پر جو تیری نافرمانی کرے، اور تو کتنا قریب ہے اس سے جو تجھے پکارے اور تو کتنا مہربان ہے اس پر جو تجھ سے سوال کرے اور تو کتنا بڑا رحیم ہے اس کے ساتھ جو تجھ سے امید رکھے وہ کون ہے کہ جس نے تجھ سے سوال کیا ہو اور تو نے اس کو محروم رکھا ہو؟ وہ کون ہے جو تیری طرف بلتی ہو اور تو نے اس کی طرف نگاہ رحمت نہ فرمائی ہو؟ وہ کون ہے جو تیری طرف دوڑا ہوا گیا ہو اور تو نے اس کو دھتکار دیا ہو؟ تمام مخلوق تیری ہے اور سب امر تیرے ہیں۔ اے میرے اللہ! کیا تو مناسب سمجھتا ہے کہ تو ہمیں عذاب دے در آنحالیکہ تیری رحمت ہمارے دلوں میں ہو میں نہیں سمجھتا کہ تو ایسا کرے گا اور اگر تو ایسا کرے گا تو کیا تو ہم کو ان لوگوں کے ساتھ جمع کرے گا جن کو ہم نے تیری محبت کی وجہ سے اپنا دشمن بنائے رکھا پس اپنے ناموں کی پوشیدہ تاثیرات کے طفیل اور پوشیدہ چمک دمک کے طفیل اس حریص نفس اور اس بے صبرے دل کو بخش دے جو کہ دھوپ کی گرمی کو برداشت نہیں کر سکتا وہ کیسے تیری آگ کی گرمی کو برداشت کر سکے گا اے حلم فرمانے والے! اے بڑے مرتبہ والے! اے سخی! اے مہربان!“

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی فارسی کی مناجات

ستار توئی پوش عیم بکرم

کز خلق جہاں بے محتاج ترم

تو ستار ہے یعنی پردہ پوشی کرنے والا لہذا میرے غیبوں کی بھی اپنے کرم سے پردہ پوشی

فرمادے کہ جہاں کی ساری مخلوق تیرے رحم و کرم کی محتاج ہے۔

در ہر کہ نظر کنم بہ بینم هنر

جز عیب نہ بینم چو نگرم

جس پر بھی نگاہ جاتی ہے اس میں کوئی نہ کوئی ہنر اور اچھائی نظر آتی ہے لیکن جب میں اپنی

طرف دیکھتا ہوں تو مجھے اپنے اندر سوائے عیوب اور برائیوں کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔

بیگانہ ز اخلام واز تقوی دور  
دائم بقریب نفس و شیطان مغرور

اخلاص اور تقویٰ سے میں بہت دور ہوں اور ہمیشہ نفس اور شیطان کے فریب اور جال میں گرفتار ہوں۔

سرتا قدم غرقہ عصیاں و فجور  
لیکن تو رحیمی و کریمی و غفور

میں سر سے پاؤں تک گناہوں اور نافرمانیوں میں غرق ہوں لیکن تو مجھ پر رحم و کرم فرمانے والا ہے اور میرے گناہوں کو معاف فرمانے والا ہے۔

گفتم ز مر قیاس بے ہودہ بے  
کرم ز گناہ آنچہ نہ کرد ہست کے

میں اپنے قیاس سے کہتا ہوں کہ جیسے میں نے گناہ کئے ہیں ایسے کسی نے نہیں کئے۔

القصہ ندائم اندریں ورطہ جہل  
جز لطف و عنایت تو فریاد رسے

بہر حال اس بھنور میں سوائے تیرے لطف و عنایت کے میرا کوئی مددگار اور فریاد رس نہیں۔

ایک عاشق رسول ﷺ کی مناجات

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر  
روز محشر عذر ہائے من پذیر  
یا اگر بنی حسابم ناگزیر  
از نگاہ مصطفیٰ پنہاں بگیر

اے اللہ! تو دونوں عالم سے بے نیاز ہے۔ میں فقیر و محتاج ہوں، حشر کے دن میرے

عذروں کو قبول فرما لیجیو۔ اور اگر تو دیکھے کہ میرا حساب و کتاب لینا بہت ہی ضروری ہے تو پھر آقا حضور سروردو جہاں ﷺ کی نگاہوں سے چھپا کر میری پکڑ لیجیو۔ اور ان کے سامنے میرا حساب و کتاب نہ لیجیو۔ (کیونکہ ان کے سامنے جب میرے عیب کھلیں گے تو میں شرم سے ان کا سامنا نہیں کر سکوں گا ادھر میری بد اعمالیوں اور سیاہ کاریوں اور ان کی وجہ سے مجھ پر ہونے والی سختیوں کو دیکھ کر ان کے قلب کو بھی ایذا پہنچے گی لہذا ان کے سامنے میری پکڑ نہ لیجیو۔ بلکہ ان کی نگاہوں سے چھپا کر میرا حساب و کتاب لیجیو تاکہ تیرے محبوب کو ایذا نہ ہونے پائے)

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات

اے خدائے پاک و بے انباز و یار  
دست بگیرد جرم مارا در گزار  
اے خدائے پاک! اے وحدہ لا شریک! میری دست گیری فرمائیے اور میرے جرموں  
سے درگزر فرمادیجئے۔

کار تو تبذیل اعیان و عطاء  
کار ما سہو است و نسیان و خطاء  
تیرا کام عطا و بخشش کرنا ہے، میرا کام بھولنا اور خطاء کرنا ہے۔  
اے کریم ذوالجلال مہرباں  
دائم المعروف دارائے جہاں  
اے بے مانگے عطا کرنے والے! اے بزرگی والے مہرباں! اے ہمیشہ بھلائی کرنے  
والے! اے سارے جہاں کے بادشاہ!

من بعضیاں صرف وقت خود کنم  
بنی واز علم ی پوشی برم  
میں گناہوں میں ہمیشہ مصروف رہا اور تو ہمیشہ میری پردہ پوشی فرماتا رہا۔

من گنہ آرم تو ستاری کنی  
 جرم من آرم تو معذاری کنی  
 میں گناہ کرتا ہوں تو اس کی پردہ پوشی فرما دیتا ہے۔ میں جرم کرتا ہوں تو عذر قبول فرما  
 لیتا ہے۔

جرمہا بنی و نشمے نا آوردے  
 اے بقر بابت چہ نیکو داورے  
 تو میری نافرمانیوں کو دیکھ کر بھی مجھ پہ غصہ نہیں ہوا تیرے اس علم و کرم کے قربان  
 جاؤں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات

الہی واقف بر حال زارم  
 ہمیں دانم کہ جز تو کس ندارم  
 اے میرے اللہ! تو میرے حال زار سے اچھی طرح واقف ہے، میں جانتا ہوں کہ  
 تیرے سوا میرا کوئی نہیں۔

الہی کردہ ام بیار تقصیر  
 و زان حسرت بغایت شرمسارم  
 اے میرے اللہ! مجھ سے بہت غلطیاں ہو گئیں اب ان پر افسوس کیساتھ میں نہایت  
 شرمندہ ہوں۔

الہی غرقہ ام در بحر عصیاں  
 بدست رحمت اقلن برکنارم  
 اے میرے اللہ! میں بحر عصیاں میں غرق ہوں، مجھے اپنے دست کرم سے نکال کر  
 کنارہ لگا دیجئے۔

الہی از کمال لطف پذیر  
دل سوزاں و چشم اشکبارم  
اے میرے اللہ! اپنے نہایت لطف و کرم سے میرے اس جلے ہوئے دل کو اور اشکبار  
آنکھوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

الہی چوں در بیجا رستہ کردی  
قیامت ہم چناں امیدوارم  
اے میرے اللہ! جب تو نے یہاں مجھے چھوڑ دیا ہے تو قیامت کے دن بھی مجھے تجھ سے  
یہی امید ہے کہ وہاں بھی مجھے چھوڑ دے گا۔

الہی جو عزیزم کر دی امروز  
مکن فردا بروئے خلق خوارم  
اے میرے اللہ! جب تو نے آج یہاں عزت سے رکھا ہے تو کل قیامت کے دن بھی  
اپنی ساری مخلوق کے سامنے مجھے رسوا نہ کیجیو۔

الہی در شے در منزل گور  
بلطف خویش گراں نغمسارم  
اے میرے اللہ! جب قبر کی سخت رات آئے تو خاص اپنے لطف و کرم سے میرے غم  
اور گھبراہٹ کو دور فرما دیجو۔

الہی بر جنید ایمان نگہدار  
کہ اینست حاصل جاں اعتبارم  
اے میرے اللہ! جنید کے ایمان کی حفاظت فرمائو کہ یہی تو اس کا ایک حاصل زندگی ہے۔  
حضرت شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات

از در و بے قرارم فریادرس الہی  
کس نیست جز تو یارم فریادرس الہی

میں درد سے تڑپ رہا ہوں۔ میری فریاد رسی فرما اے میرے اللہ! تیرے سوا میرا کوئی مددگار نہیں میری فریاد رسی فرما اے میرے اللہ۔

دم دم بے بلاہا کردم بے خطاھا  
بر نفس خود جفاھا فریاد رس الہی  
ہر ہر پل میں نے خطائیں اور نافرمانیاں کی ہیں اور اپنے نفس پر ظلم ڈھائے ہیں میری فریاد رسی فرما اے میرے اللہ!

تو عالم الغیبی تو سا ترا العیبی  
تو غافر الذنوبی فریاد رس الہی  
تو پوشیدہ امور کو جاننے والا ہے۔ تو عیبوں کو چھپانے والا ہے۔ تو گناہوں کو بخشنے والا ہے۔ میری بھی فریاد رسی فرما اے میرے اللہ!

شمس گناہ کردہ نامہ سیاہ کردہ  
عمرے تباہ کردہ فریاد رس الہی  
شمس تبریز نے بہت گناہ کئے ہیں۔ اپنا نامہ اعمال سیاہ کر لیا ہے اپنی عمر تباہ و برباد کر دی ہے۔ اس کی فریاد رسی فرما اے میرے اللہ!

خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات  
بادشاہا جرم مارا در گزار  
ما گنہ گاریم و تو آمرزگار  
اے بادشاہ! ہمارے جرموں سے درگزر فرما دے۔ ہم گنہگار ہیں لیکن تو تو بخشنے والا

ہے۔

تو نکوکاری و ما بد کردہ ایم  
جرم بے اندازہ بیحد کردہ ایم  
تو نے ہمیشہ ہمارے ساتھ اچھائی کی ہم نے ہمیشہ برائی کی اور بے حد و حساب تیری

نافرمانیاں کیں۔

بے گناہ نگذشت برما ساعتے  
 با حضور دل نہ کردہ ام طاعتے  
 ہماری زندگی میں کوئی ایک گھڑی بھی بغیر گناہ کے نہیں گزری اور حضور قلب کے ساتھ  
 ہم نے تیری کوئی عبادت نہیں کی۔

بردر آمد بندہ بگر یختہ  
 آبرونے خود ز عصیاں ریختہ  
 بھاگا ہوا بندہ اب تیرے در پر آیا ہے، گناہوں سے اپنی عزت و آبرو کو گنوا چکا ہے۔

مغفرت وارم امید از لطف تو  
 ز آنکہ خود فرمودہ لا تقنطوا  
 تیرے لطف و کرم سے بخشش و مغفرت کی امید رکھتا ہے کیونکہ تو نے خود فرمایا ہے  
 لا تقنطوا من رحمۃ اللہ کہ اللہ کی رحمت سے کبھی ناامید نہ ہونا۔

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات

بلطفم بخواں یا مراں از درم  
 ندارد بجز آستانت سر

اے میرے مولا! خواہ تو مجھ پر کرم فرمائے یا اپنے در سے مجھے دھتکار دے میرا سراں  
 تیری چوکھٹ سے نہیں ہٹ سکتا۔ کیونکہ دونوں جہاں میں تیرے سوا میرا کوئی نہیں ہے۔

چہ عذر آرد ازنگ تردامنی  
 مگر عجز پیش آورم کالے غنی

اپنے گناہوں کے متعلق میں تیرے سامنے کیا عذر پیش کروں؟ ہاں اے خالق تیری  
 بارگاہ میں صرف اپنی عجز و انکساری پیش کر سکتا ہوں۔



فقیرم بجرم گناہم مکیر  
 غنی را رحم بود بر فقیر  
 میں تیرا فقیر ہوں گناہوں کے جرم میں میری پکڑ نہ فرما، کیونکہ غنی تو ہمیشہ فقیروں پر رحم  
 و کرم ہی کرتے ہیں۔

ز مسکینم روئے در خاک رفت  
 غبار گناہم بر افلاک رفت  
 اپنی عاجزی و مسکینی کے باعث میرا چہرہ خاک پر رکھا ہوا ہے اگرچہ میرے گناہوں کا  
 غبار آسمان تک پہنچ گیا ہے۔

تو یک نوبت اے ابر رحمت بار  
 کہ در پیش باران نپاید غبار  
 اے اللہ مجھ پر اپنا باران رحمت برسا دے کیونکہ بارش کے سامنے غبار کہاں ٹھرتا ہے۔

خدایا مقصر بکار آدمیم  
 گنہگار و امید وارم آدمیم  
 اے میرے خدا میں بہت گناہ اور تقصیریں کر کے آیا ہوں۔ گنہگار ہوں لیکن بڑی  
 امیدیں لے کر تیرے پاس آیا ہوں۔

التجائے شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ  
 حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ میرے جنازہ میں یہ شعر  
 پڑھتے ہوئے جانا۔

مفلسا نیم آمدہ در کوئے تو  
 شیئا لله از جمال روئے تو  
 مفلس تیرے کوچہ میں آئے ہیں خدا کے واسطے اپنے جمال روئے انور کا صدقہ کچھ  
 عطا فرما دیجئے۔

## حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات

گرچہ عصیاں بے عدا ماں نظر بر رحمت

آیت لا تقنطوا بر خود گواہ آوردہ ام

اگرچہ میرے گناہ بے حد و حساب ہیں لیکن میری نظر تیری رحمت پر ہے اور دلیل کے طور پر آیت مبارک لا تقنطوا من رحمة اللہ لے کر آیا ہوں۔

جز تو دیگر دستگیرم نیست در دنیاؤ دیں

بہزاراں انفعال و رو سیاہ آوردہ ام

تیرے سوا دنیا و دیں میں میری کوئی دستگیری کرنے والا نہیں ہزار ہا شرمندگی کے ساتھ اپنا رو سیاہ لے کر آپ کے پاس آیا ہوں۔

درہا آوردہ ام شاہا کہ گنج تو نیست

بے کسی و تا کسی عجز و گناہ آوردہ ام

اے بادشاہ! تیری بارگاہ میں ایسے موتی لے کر آیا ہوں جو تیرے خزانہ میں نہیں اور وہ بے کسی لاچارگی، عجز و انکساری اور گناہ و خواری ہے۔

## مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی فارسی مناجات

اے خدا اے مہرباں مولائے من

اے انیس خلوت شہائے من

اے خدا! اے مہرباں! اے میرے مولا! اے میری راتوں کی خلوتوں کے انیس

اے کریم کار ساز و بے نیاز

دائم الاحسان شہ بندہ نواز

اے کریم! اے کام بنانے والے بے نیاز، ہمیشہ اپنے بندوں پر احسان کرنے والے

شہ بندہ نواز۔

اے بیادت نالہ مرغ سحر  
 اے کہ ذکرت مرہم زخم جگر  
 اے وہ ذات کہ جس کی یاد مرغ سحر کے نالوں میں بھی ہے۔ اے وہ ذات کہ جس کا  
 ذکر زخم جگر کا مرہم بھی ہے۔

اے کہ نامت راحت جاں و دم  
 اے کہ فضل تو کفیل مشکلم  
 اے وہ ذات کہ جس کا نام میرے لئے راحت جاں ہے۔ اے وہ ذات کہ جس کا  
 فضل میری ہر مشکل کا حل ہے۔

ہر دو عالم بندہ اکرام تو  
 صد چو جان من فدائے نام تو  
 دونوں عالم تیری عطاء و بخشش کے غلام ہیں۔ میرے جیسی سو جانیں بھی تیرے نام پر  
 قرباں ہیں۔

ماخطا آریم و تو بخش کنی  
 نعرہ انی غفور ے زنی  
 میں خطا کرتا ہوں تو تو اس کو بخش دیتا ہے اور اعلان فرماتا ہے کہ میں بخشنے والا ہوں۔  
 اللہ اللہ زیں طرف جرم و خطا  
 اللہ اللہ زان طرف رحم و عطاء  
 اللہ اللہ! اس طرف جرم ہی جرم خطائیں ہی خطائیں ہیں۔ اللہ اللہ! اس طرف رحم ہی  
 رحم اور عطاءئیں ہی عطاءئیں ہیں۔

مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اردو مناجات  
 یا الہی ہر جگہ تیری عطاء کا ساتھ ہو جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو  
 یا الہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے ساقی کوثر شہ جود و عطاء کا ساتھ ہو

یا الہی گورتیرہ کی جب آئے سخت رات  
یا الہی گرمی محشر سے جب بھڑکیں بدن  
یا الہی جب بہیں آنکھیں حساب جرم میں  
یا الہی رنگ لائیں جب میری بے پاکیاں  
یا الہی جب سر شمشیر پر چلنا پڑے  
رب سلم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

☆☆☆☆☆☆

ہم ہیں ان کے وہ ہیں تیرے تو ہوئے ہم تیرے  
اس سے بڑھ کر تیری سمت اور وسیلہ کیا ہے  
صدقہ پیارے کی حیاء کا نہ لے مجھ سے حساب  
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

☆☆☆☆☆☆

گنہ رضا کا حساب کیا وہ اگر چہ لاکھوں سے ہیں سوا  
مگر اے عفو تیرے عفو کا تو حساب ہے نہ شمار ہے نہ

☆☆☆☆☆☆

مولانا حسن رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات

غش آگیا کلیم نے مشتاق دید کو  
اس بے کسی میں دل کو مرے ٹیک لگ گئی  
تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جرم  
لاج رکھ لے گناہ گاروں کی  
عیب میرے نہ کھول محشر میں  
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل  
سبقت رحمتی علی غضبی  
جلوہ بھی بے نیاز ہے اس بے نیاز کا  
شہرہ سنا جو رحمت بیکس نواز کا  
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہ حجاز کا  
نام رحمن ہے تیرا یا رب  
نام ستار ہے تیرا یا رب  
نام غفار ہے تیرا یا رب  
تو نے جب سے سنا دیا یا رب

آسرا ہم گنہ گاروں کا اور مضبوط ہو گیا یارب  
ہے انا عند ظن عبدی بی میرے ہر درد کی دوا یارب

☆☆☆☆☆☆

### بیدم وارثی کی مناجات

سجدہ اسی کا سجدہ ہو سر وہی سرفراز ہو  
دور سے تیرے کوئی گدا خالی کبھی نہیں پھرا  
یار کے پائے ناز پر جسکی اداء نماز ہو  
میری طرف بھی اے کریم دست کرم دراز ہو

اس سنگ آستاں پہ جبیں نیاز ہے  
زاہد کو اپنے زہد و عبادت پہ ہے غرور  
واللہ کیا نماز ہماری نماز ہے  
مجھ کو ترے کرم و تیری رحمت پہ ناز ہے

واعظ میرے گناہوں پہ تیری نگاہ ہے  
بیدم اگر خزانہ کونین بھی ملے  
میری نظر ہے رحمت پروردگار پر  
صدقہ کروں میں دولت دیدار پر

ہاں ہاں میرے عصیاں کا پردہ نہیں کھلے گا  
میری رسوائیاں محشر میں ممکن ہی نہیں بیدم  
ہاں ہاں تیری رحمت کا ہے کام خطا پوشی  
وہ اپنے نام لیوا کو ذلیل و خوار دیکھیں گے

میرے عصیاں دیکھ کر میری ندامت دیکھ کر  
دیکھ کر دریا رواں اشکوں کا میری آنکھ سے  
کیسے ممکن ہے تیری رحمت نہ آئے جوش میں  
لہریں لیتا ہے تبسم اس لب خاموش میں  
اور حشر میں بے شمار میرے قصور ہیں تو ہوں  
تجھ سے کریم کے لئے مجھ سا گنہگار کیا

### ایک اردو شاعر کی مناجات

تو تو جس خاک کو چاہے وہ بنے بندہ تیرا  
میں خدا کس کو بناؤں جو خفا ہو جائے

حرم و دیر کے جھگڑے تیرے چھپنے سے ہیں  
ورنہ تو پردہ اٹھا دے تو تو ہی تو ہو جائے

حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمت اللہ علیہ کی مناجات

یا الہی تو ہے زحمن و رحیم صاحب جود و کرم فضل عمیم  
ہے پناہ بے پناہاں تیری ذات ہے عفو گناہاں تیری ذات  
آسرا بے آسرونکا ہے تو ہی بے سہاروں کا سہارا ہے تو ہی  
لے کے صد حسرت بایں لطف و عطاء میں کروں ہر دم تیرے جرم و خطا  
پر کروں کیا آہ تیرے حلم و خیر کرتے ہیں مجھ کو گناہوں پر دلیر  
نیک ہوں یا بد، بھلا ہوں یا برا تیرا کہلا کے کہاں جاؤں خدا  
مجھ سے بندے ہیں تیرے بے انتہا پر نہ مجھ کو تجھ سا سوا ملے دوسرا  
تجھ سے ہی شرمندگی بس ہے مجھے پر نہ کر شرمندہ آگے غیر کے  
شامت اعمال سے اپنے مگر ایک مدت تک رہا میں دور تر  
ہو کے قائل اپنی تقصیرات سے اب جو آیا ہوں تو مجھ کو بخش  
کیا کروں میں عذر تقصیرات کا تیرے آگے عجز و زاری کے سوا  
آہ و زاری سے اٹھا دست دعا مانگتا ہوں تجھ سے تجھ کو اے خدا

☆☆☆☆☆☆

علامہ اقبال کی مناجات

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی  
میرے جرم خانہ خراب کو تیرے عفو بندہ نواز میں  
تو بچا بچا کے نہ رکھ اسے ترا آئینہ ہے وہ آئینہ  
جو شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہ آئینہ ساز میں

## جگر مراد آبادی کی مناجات

اس امت عاصی سے نہ منہ پھیر خدایا  
نازک ہے بہت غیرت سلطان مدینہ  
کچھ اور نہیں کام جگر مجھ کو کسی سے  
کافی ہے نسبیں ایک نسبت سلطان مدینہ

## ایک شاعر کی مناجات

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارہ نہ کیا  
پر تو نے دل آزرہ ہمارا نہ کیا  
ہم نے تو جہنم کی بہت کیس تدبیریں  
لیکن تیری رحمت نے گوارا نہ کیا

## امیر مینائی کی مناجات

وہ کرشمے شان رحمت نے دکھائے روز محشر  
چیخ اٹھا ہر بے گناہ میں بھی گناہ گاروں میں ہوں  
بے گناہوں میں چلا زاہد جو اس کو ڈھونڈنے  
مغفرت بولی ادھر آئیں گنہگاروں میں ہوں

☆☆☆☆☆☆

نگاہ کرم سے مجھ کو نہ دیکھ اے دوزخ  
خبر نہیں تجھے کس کا گناہ گار ہوں میں  
پھر اس کی شان کریبی کے حوصلے دیکھ  
گناہ گار یہ کہہ دے گنہگار ہوں میں

## داغ کی مناجات

قمر کو جامہ شب تو بصر کو پردہ چشم  
کئی لباس تیرے نور کو سیاہ ملے  
نوید بخشش عصیاں اسے سنا دینا  
جو شرمسار کہیں داغ رو سیاہ ملے

☆☆☆☆☆☆

داغ ہے روز قیامت میری شرم اس کے ہاتھ  
میں گناہوں سے جو مجھ کو ہوا خوب ہوا

☆☆☆☆☆☆

وہ کریم کیا نہیں ہے وہ رحیم کیا نہیں ہے  
کبھی داغ بھول کر بھی نہ غم نجات کرنا

☆☆☆☆☆☆

## ذوق کی مناجات

بے سیاہی نہ چلا کام قلم کا ایک ذوق  
رو سیاہی سر و ساماں ہے یہ کاروں کا

اکبرالہ آبادی کی مناجات

کیا خبر تھی کہ گناہوں سے ہے عزت میری  
قابل دید ہے توبہ پہ ندامت میری

محمود کی مناجات

الہی میری حشر میں لاج رکھ لے  
خطا وار ہوں میں عطاء چاہتا ہوں



## بیدل کی مناجات

نہ جنت ، نہ باغ ارم چاہتے ہیں  
گنہگار ہیں بس کرم چاہتے ہیں  
☆☆☆☆☆☆

## اکبر و ارثی کی مناجات

ہے غفور الرحیم تیرا نام  
بخشنا ہے قدیم تیرا کام  
بطفیل محمد عربی  
یہ اصحاب پاک و آل نبی

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ  
کی شہرہ آفاق تفسیر کا جدید، سلیس، دلکش، دلاویز اردو ترجمہ

ادارہ ضیاء  
لمصنفین

بھیرہ شریف کی زیر نگرانی  
مرکزی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کے علماء کی ایک نئی کاوش

تفسیر در منثور جلد 6

زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ چکی ہے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور



تفسیر ضیاء القرآن پبلی کیشنز

تفسیر جمال القرآن

قرآن پاک کا انتہائی خوبصورت ترجمہ جس کے ہر لفظ سے اعجاز و شہانہ کا حسن نظر آتا ہے

تفسیر ضیاء القرآن

فہم شہدان کا بہترین ذریعہ  
ابن ذل کے لیے ایک نایاب تحفہ

تفسیر خزانہ لؤلؤ  
عبدالقادر سلیمان بن ابی یوسف

تفسیر ابن کثیر ۳ جلد  
علامہ ابو القادر محمد بن ابی یوسف

تفسیر تاحدیہ  
علامہ ابن کثیر علیہ

تفسیر الحسان ۲ جلد  
ابو الحسان محمد بن احمد قادری

تفسیر احکام القرآن  
مولانا جمال الدین قادری

تفسیر سورۃ النساء

تفسیر مشکوٰۃ  
عارف باللہ حضرت قاضی شمس الدین  
پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر درمستور  
علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

بیت القرآن  
مفسر: حافظ القاری  
محمد طیب نقشبندی

بیت النبیین  
مفتی سعادت علی قادری

تفسیر نور العرفان  
محمد اللہ مفتی احمد باغیانہ

7221953-7220479 گنج بخش روڈ لاہور  
7238010 جس  
7225085-7247350 ۹۔۹ اکویم مارکیٹ ۵۰ ادوار بازار کراچی  
2210212-2212011 ۱۳۔ انفال سٹریٹ ۵۰ ادوار کراچی  
2630411

ضیاء القرآن پبلی کیشنز